قال رسول اللہ ﷺ: ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی

صفر المظفر ۱۴۳۰ھ
فروری 2009ء

مسلسل اشاعت کے ۴۷ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ماہنامہ لولاک ملتان

جلد ۱۳
شمارہ ۲

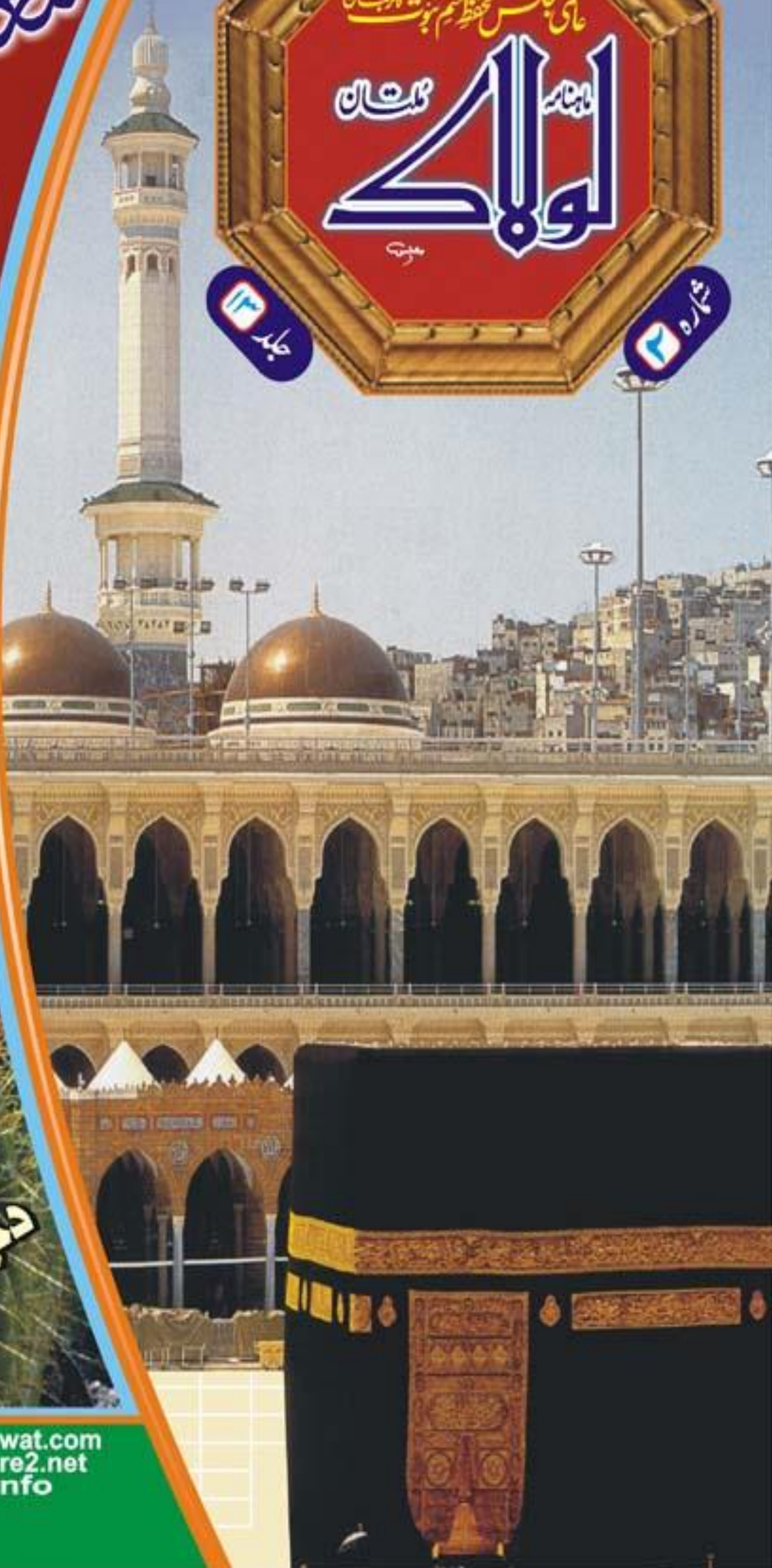

## معجزات نبوی ﷺ

## سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اوصاف و کمالات

## اسرائیل کی فلسطین سے وحشیانہ جنگ

## پاکستانی قادیانی جماعت کی اسرائیل دوستی

## ابتدائے دجل و فریب

www.khatm-e-nubuwwat.com
www.lolaak.clickhere2.net
www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۲ ● جلد: ۱۳

**بیاد**

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

**مجلسِ منتظمہ**

| | |
|---|---|
| علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |
| مولانا بشیر احمد | حافظ محمد یوسف عثمانی |
| مولانا محمد اکرم طوفانی | حافظ محمد ثاقب |
| مولانا فقیر اللہ اختر | مولانا مفتی حفیظ الرحمن |
| مولانا محمد نذر عثمانی | مولانا قاضی احسان احمد |
| مولانا غلام حسین | مولانا محمد طیب فاروقی |
| مولانا محمد اسحاق ساقی | مولانا محمد علی صدیقی |
| مولانا غلام مصطفیٰ | مولانا محمد حسین ناصر |
| چوہدری محمد اقبال | غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ |
| مولانا عبدالرزاق | مولانا محمد قاسم رحمانی |
| مولانا عبدالستار حیدری | مولانا عبدالحکیم نعمانی |

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا غلام رسول دینپوری
کمپوزنگ: یوسف ہارون

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4583486-4514122

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## کلمۃ الیوم


| | | |
|---|---|---|
| اسرائیل کی فلسطین سے وحشیانہ جنگ | ادارہ | 3 |
| قاری محمد اسماعیل شہیدؒ | // | 4 |


## مقالات ومضامین


| | | |
|---|---|---|
| معجزات نبویؐ | امام ابن حزم اندلسیؒ | 5 |
| حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | 10 |
| حضرت سیدنا سعید بن العاصؓ | قاری اعجاز عابد | 12 |
| حضرت امیر شریعتؒ | مولانا محمد اکرم طوفانی | 15 |
| مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی تقریر | ادارہ | 18 |
| مولانا سید انظر شاہؒ کا سوانحی خاکہ | خودنوشت | 25 |


## ردقادیانیت


| | | |
|---|---|---|
| قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ | مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ | 28 |
| قادیانی جماعت کی اسرائیل دوستی | عرفان محمود برق | 32 |
| ابتدائے دجل وفریب | ماسٹر تاج الدین انصاریؒ | 39 |
| نبوت کسبی نہیں، وہبی ہے | پیرزادہ سید ریاض الدینؒ | 42 |


## متفرقات


| | | |
|---|---|---|
| سوانح فیضؒ | مولانا خدا بخش ملتانی | 47 |
| رزق بقدر مقدر | محمد معاویہ | 53 |
| جماعتی سرگرمیاں | ادارہ | 54 |
| تبصرہ کتب | مولانا غلام رسول دین پوری | 56 |

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

# اسرائیل کی فلسطین سے وحشیانہ جنگ!

ایک وہ وقت بھی تھا فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی رحمتہ اللہ علیہ کی فوج اور عیسائی لشکر کے مابین جنگ ہوئی تو اختتام جنگ پر عیسائی سپاہیوں کی صفوں کی صفیں کٹی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ جدھر نظر اٹھتی تو سامنے عیسائی قیدی کھڑا نظر آتا۔ ایک ایک رسی میں تیس تیس چالیس چالیس عیسائی بندھے ہوئے تھے۔ ایک مسلمان سپاہی تنہا چالیس عیسائیوں کو خیمہ کی رسی سے ہانک کر چلتا۔ بازار دمشق میں تین تین دینار میں ایک عیسائی فروخت ہوتا۔ مسلمان کے پاس اگر جوتا نہیں ہوتا تھا تو وہ اپنے حصہ میں سے ایک عیسائی قیدی فروخت کر کے جوتا خرید کر لیتا۔ وہ مسلمان جو کل کافروں کو کوڑیوں کے بھاؤ بیچتا تھا آج اسی مسلمان کا خون مکھی اور مچھر کے خون سے بھی سستا ہو گیا ہے۔ نصف صدی سے کچھ زائد عرصہ میں ہزاروں فلسطینی مسلمان اسرائیلی جارحیت کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ سرزمین انبیاء فلسطین میں جب سے یہود بے بہبود نے اپنا تسلط قائم کیا ہے۔ اس وقت سے انہوں نے فلسطینی مسلمانوں سے جینے کا حق سلب کر لیا ہے۔ گزشتہ چند ایام سے تو یہود اسرائیل کی جارحیت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔

حیرت ہے اقوام متحدہ کی بے حسی پر کہ اسرائیل کے اس جارحانہ اقدام پر وہ کوئی مظاہرہ نہیں کرتی اور نہ ہی کوئی انتقام لیتی ہے۔ جبکہ دینی قیادتوں پر آوازے کستی ہے۔ ہم اسرائیلی جارحیت اور یہودی صیہونی سازشوں کی تہہ دل سے مذمت کرتے ہیں اور جمیع مسلمانوں سے متحد ہونے کی التجا کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ:

خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ: ’’وانتم الاعلون ان کنتم مومنین ۰ آل عمران: ٤ ‘‘ ﴿تم ہی بلند ہو گے بشرطیکہ مومن رہے۔﴾ آج بھی پورا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اصحاب بدر و احد کے لئے پورا ہوا۔ خصوصاً احد میں جب مسلمان اپنے شجاعوں کی تڑپتی لاشیں دیکھ رہے تھے اور ہزیمت کے خیال میں متخیل ہو رہے تھے تو خدا تعالیٰ کے اس اعلان نے ان شکستہ قلوب کی ڈھارس باندھی۔ پھر قوی ہو گئے اور تا حیات اعداء اللہ اور اعداء رسول و دشمنان اسلام کا بہادری سے مقابلہ کیا اور یہود کی بزدلی کو خوب جانچا۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کتاب تا قیامت بتلاتی رہے گی کہ:

’’اے موسیٰ! (علیہ السلام) جاؤ تم اور تمہارا رب مل کر لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔‘‘

ان نامردوں و بزدل یہودیوں کے سامنے مسلمان سہمے ہوئے ہیں جن کے قلوب پر اللہ تعالیٰ نے نامردی و بزدلی کا ٹھپہ لگا دیا ہے۔ انشاء اللہ! تا قیامت یہ مہران کے قلوب سے زائل نہ ہو گی۔ لگتا ہے ہمارے ایمانوں میں کچھ ضعف سا آ گیا ہے جس کی وجہ سے یہ کمر شکستہ افراد مسلمانوں کی حمیت و غیرت کو للکارنا چاہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم تمام دینی قیادتوں کو متحد ہونے کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ یکجا ہو کر اسرائیل، امریکہ وغیرہم کے اقدامات کی مخالفت کریں اور دین کی سربلندی کے لئے شب و روز کوشاں رہیں۔ فلسطین میں نہتے محسور

ومجبور مسلمانوں کا بے دریغ قتل، معصوم بچوں کی شہادت، پھول سے معصوموں کے زخم جو اخبارات میں چھپ رہے ہیں ان سے ہمارے قلوب کیوں نہیں پسیجتے۔ محاصرہ، فضائی وزمینی حملے، ٹینکوں سے چڑھائی، طیاروں سے بمباری نے قیامت قائم کردی ہے۔ جاگ دل مسلم کہ تیرا خون کیوں اتنا ارزاں ہوگیا ہے؟۔

## قاری محمد اسماعیل شہیدؒ

ہمارے ضلع خوشاب کے ایک معروف اور قدیمی قصبہ گنجیال میں انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں بنین وبنات کے دو مدرسے اپنے اخلاص کی دولت سے چلانے والے قاری محمد اسماعیل شہیدؒ ۴ر نومبر ۲۰۰۸ء بروز منگل ساڑھے سات بجے شب، سول لائن جوہر آباد میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر کے سفر آخرت کو سدھار گئے۔ برلب سڑک اس فرزند اسلام کے سینے پر گولیاں برسا کر دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون !ان کی ساری زندگی خدمت دین، خدمت قرآن کریم اور خدمت علماء واکابر سے مزین تھی۔ وہ قرآن کے نور سے اپنے علاقہ کو منور کر دینا چاہتے تھے۔ کچھ عرصہ قبل جب قائد آباد میں تحصیل سطح پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یونٹ عمل میں لایا گیا تو انہیں وہاں کے لئے بحیثیت امیر چنا گیا۔ اس سے پہلے وہ جمعیت علماء اسلام کے لئے کام کرتے رہے۔ وہ بے لوث محنت کے امین تھے۔ انتہائی ملنسار اور خوش مزاج تھے۔ کسی سے کوئی منافرت نہ رکھتے تھے۔ گو کہ اسباب کی فراوانی انہیں حاصل نہ تھی۔ اس کے باوجود وہ اپنی تدریسی خدمات کو بام عروج پہ پہنچانا چاہتے تھے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے تو بے محل نہ ہوگا کہ یہ خانقاہ سراجیہ اور خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کا فیض ہی تھا جو انہیں خدمت دین کے لئے توفیق ایزدی سے اڑائے پھرتا تھا۔ جس روز انہیں شہید کیا گیا اس روز بھی وہ خانقاہ سراجیہ سے کام کی غرض سے جوہر آباد آئے تھے۔ موت وحیات کا خالق انہیں وہاں سے جائے اجل پر لے کر آیا تھا۔ جنازے کے وقت علاقہ بھر کے علماء ومشائخ اور عوام کا جم غفیرہ دیکھنے میں آیا۔ حتیٰ کہ عورتیں بھی اپنے گھروں سے نکل کر جنازہ گاہ کے اردگرد جمع ہوگئیں۔

بعد ازاں خانقاہ سراجیہ میں مشاورت سے طے پانے کے بعد ۱۶ر نومبر ۲۰۰۸ء کو قصبہ گنجیال میں ایک تعزیتی جلسہ قاری محمد اسماعیل شہید کی یاد میں کیا گیا۔ جس میں سرگودھا، خوشاب اور میانوالی تینوں اضلاع سے علماء کرام بکثرت تشریف لائے۔ صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے جلسہ کی صدارت کی اور صاحبزادہ صاحب ہی خانقاہ کی مشاورت میں اس مدرسہ کے باقاعدہ سرپرست مقرر ہوئے۔ شہید کے بیٹے جو زیر تعلیم ہیں مہتمم قرار پائے۔ فراغت کے بعد یہ ذمہ داری انہیں سونپ دی جائے گی۔ جلسہ میں سرکردہ مقامی علماء کے ساتھ ساتھ مولانا مفتی طاہر مسعود مدیر مفتاح العلوم سرگودھا، مفتی شاہد مسعود سرگودھا، مفتی زاہد محمود جوہر آباد، حکیم رشید احمد ربانی جوہر آباد، مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالستار، مولانا مہر علی اترا، مولانا محمد آصف گنجیال نے انتہائی مفید ومؤثر بیانات فرمائے اور دیگر بہت سے نامور علماء نے شرکت فرمائی۔ ٹیکسلا سے شہید کے استاد قاری صاحب بھی تشریف لائے تھے اور طے پایا کہ مولانا محمد امجد صاحب اس مدرسہ کا اہتمام فی الحال چلائیں گے۔

آخری غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق ان کا قاتل گرفتار ہوگیا ہے۔ موبائل چھیننے کی غرض سے ان پر حملہ آور ہوا۔ آپ نے دفاع کیا۔ اس نے گولیاں چلادیں۔ حق تعالیٰ قاری صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائیں۔ آمین!

# معجزات نبوی ﷺ!

امام ابن حزم ظاہری اندلسیؒ

۞...... سرکار دوعالم ﷺ کے معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ قرآن حکیم ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ نے عرب وعجم سب کو دعوت دی۔ آپ ﷺ کی بعثت صرف اپنے زمانہ کے انسانوں کے لئے نہیں بلکہ ہر زمانہ کے انسان اور قیامت تک ان سب لوگوں کے لئے ہے جن تک آپ ﷺ کا پیغام پہنچے۔ آپ ﷺ نے سب انسانوں کو چیلنج کیا کہ اگر تم کو قرآن مجید کے وحی ہونے میں کوئی شک ہے تو اس جیسی کتاب تم بھی بنالاؤ۔ لیکن تمام فصحاء اور بلغاء اس کا مثل بنا کر لانے اور اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز رہے۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فأتوا بسورة من مثله وادعوا شهداء کم من دون الله ان کنتم صادقین ۰ بقره:۲۲ ‘‘ ﴿اگر تم کو اس میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے تو تم اس کے مثل ایک سورۃ ہی بنالاؤ اور اللہ کے سوا تمہارے جتنے حمایتی ومددگار ہوں ان کو بھی بلالو۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔﴾

دوسری جگہ فرمایا کہ:’’ام یقولون افترٰه قل فأتوا بسورة مثله وادعوا من استطعتم من دون الله ان کنتم صادقین ۰ یونس:۳۸ ‘‘ ﴿کیا وہ کہتے ہیں کہ اس کلام کو اس نے خود گھڑ لیا ہے۔ آپ (ﷺ) ان سے کہہ دیں اگر ایسا ہے تو تم اس کا مثل بنالاؤ اور اللہ کے سوا جتنے تمہارے مددگار ہو سکیں ان کو بھی بلالو۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔﴾

## شق القمر (چاند کا پھٹ جانا)

۞...... یہ واقعہ مکہ میں بمقام منیٰ اس وقت پیش آیا جبکہ قریش مکہ نے آپ ﷺ سے ایک نشانی کا مطالبہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے چاند کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ اسی وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ اسی بارے میں یہ آیت ہے:

’’اقتربت الساعة وانشق القمر ۰ وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ۰ قمر:۱،۲ ‘‘ ﴿قیامت کی گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔﴾

۞...... حضرت جابرؓ کے گھر میں بہت سے لوگوں کا کھانا کھانا۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہؓ کے گھر میں غزوۂ خندق کے موقعہ پر بہت سے لوگوں کا سیراب ہونا۔ ایک دفعہ اسی افراد کی تعداد تھی۔ جبکہ کھانے کی مقدار چار مد یعنی ایک صاع تھی۔ دوسری دفعہ جو کی روٹیوں سے بہت سے لوگوں نے کھانا کھایا۔ اس کھانے کی مقدار اتنی کم تھی کہ حضرت انس بن مالکؓ اس کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔

۞...... آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا۔ ایک چھوٹا سا پانی کا برتن جس میں آپ کا ہاتھ

بھی نہیں آ سکتا تھا۔آپ ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ مبارک رکھا۔ ہاتھ رکھتے ہی آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کا فوارہ پھوٹنے لگا۔اس سے تمام لشکر نے جو پیاسا تھا پانی پیا اور اسی سے سب نے وضو بھی کیا۔

## دوسرا واقعہ

۞ …… تبوک کے چشمہ میں حضور ﷺ نے اپنے وضو کا پانی ڈالا۔اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔آپ ﷺ کے پانی ڈالتے ہی وہ چشمہ پانی سے ابلنے لگا۔جس سے تبوک کا سارا لشکر سیراب ہوا۔اسی طرح حدیبیہ کے کنوئیں میں جس میں پانی بالکل نہیں تھا آپ ﷺ نے کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی منگایا اور تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر کلی کی تو وہ کنواں پانی سے ابل گیا۔اس کنوئیں کے پانی سے چودہ سو آدمی سیراب ہوئے۔

۞ …… ایک دفعہ حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ ان چار سو سواروں کو کھجوروں کا توشہ دیں۔ اگرچہ وہ کھجوریں بہت تھوڑی تھیں۔آپ ﷺ کے حکم کے مطابق جو کھجوریں تھیں وہ لا کر رکھ دی گئیں۔اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سب سیر ہوگئے اور کھجوروں میں کمی نہیں آئی۔وہ جتنی تھیں اتنی ہی رہیں۔

۞ …… ایک معرکہ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک مٹھی کنکریوں کی اٹھا کر دشمن کی طرف پھینکی جو اس لشکر کی ہزیمت کا باعث ہوگئیں۔اس کی طرف خداوند تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے:

”وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ (سورہ انفال:۱۷)“ ﴿(اے نبیؐ) جب تو نے کنکریاں پھینکیں تو وہ تو نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں۔﴾

۞ …… اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث کر کے کہانت کو باطل کر دیا اور کہانت کا یہ سلسلہ جو عرصہ سے چلا آ رہا تھا ہمیشہ کے لئے منقطع ہوگیا۔

۞ …… کھجور کے کٹے ہوئے تنے سے آواز گریہ کا نکلنا۔واقعہ یہ ہے کہ حضور ﷺ خطبہ کے وقت ایک کھجور کے کٹے ہوئے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔جب آپ ﷺ کے لئے منبر بن گیا تو آپ ﷺ اس پر چڑھ کر خطبہ دینے لگے۔کھجور کے تنے کا حضور ﷺ کی ٹیک لگانے کے اعزاز سے محروم ہونے پر اس سے رونے کی آواز نکلی۔جس کو تمام حاضرین نے سنا۔حضور ﷺ نے منبر سے اتر کر اس پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ چپ ہوگیا۔

۞ …… حضور ﷺ کا یہود کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ اگر تم اپنے اس دعوئی میں سچے ہو کہ آخرت میں نجات وکامیابی صرف تمہارے لئے ہے تم موت کی تمنا کرو اور ساتھ ہی ان کو یہ خبر دی کہ تم ہرگز اس کی تمنا نہ کرو گے۔قرآن میں اس کا ذکر موجود ہے۔

۞ …… حضور ﷺ کو غیب کی خبروں سے مطلع کیا جانا:

الف …… حضور ﷺ کا حضرت عمار بن یاسرؓ کے بارے میں خبر دینا کہ ان کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔یہ حضرت علیؓ کی فوج میں تھے اور باغیوں کے ہاتھ سے جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

ب …… آپ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں جنت کی خوشخبری دی۔بشارت کے ساتھ فتنہ وفساد سے دوچار ہونے کی اطلاع بھی دی۔چنانچہ وہ اپنے زمانہ خلافت میں اس امتحان سے دوچار ہوئے اور شہید ہوئے۔

ج ...... حضورﷺ کا حضرت حسنؓ کے بارے میں یہ خبر دینا کہ خداوند تعالیٰ دو بڑی جماعتوں میں ان کے ذریعہ صلح کرائے گا۔ چنانچہ آپﷺ کی یہ پیشین گوئی حضرت علیؓ کی شہادت کے چھ ماہ بعد اسی طرح پوری ہوئی اوران کے ذریعہ دو بڑی جماعتوں میں صلح ہوئی۔

د...... آپﷺ کا ایک شخص کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا یہ بتانا کہ یہ اہل جہنم میں سے ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ شخص اس جنگ میں زخمی ہوا اور اس نے اسی حالت میں خودکشی کر لی۔ یہ تمام وہ خبریں جو بغیر علم غیب کے کسی دوسرے ذرائع نجوم، قیافہ اور کہانت وغیرہ سے نہیں دی جاسکتیں۔

۞ ...... ہجرت کے موقعہ پر سراقہ بن مالک بن جشم کا رسول اللہﷺ کا تعاقب کرنا۔ جب وہ آپﷺ کا پیچھا کرتا ہے تو اس کے گھوڑے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس جاتے ہیں۔ وہ آپﷺ سے دعاء کی درخواست کرتا ہے۔ آپﷺ اس کے لئے دعاء مانگتے ہیں جس سے اس کو نجات ملتی ہے۔

۞ ...... اسی سراقہ بن مالکؓ کے بارے میں آپﷺ کا یہ خبر دینا کہ اس کو کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں کاخ کسریٰ فتح ہونے کے بعد جب مال غنیمت میں کسریٰ کے کنگن آتے ہیں تو حضرت عمرؓ ان کو بلاتے ہیں اور کنگن پہناتے ہیں۔

۞ ...... اسود عنسی کذاب کے قتل کئے جانے کی خبر دینا چنانچہ وہ آپﷺ کی خبر کے مطابق یمن میں بمقام صنعاء مارا جاتا ہے اور جس کے ہاتھوں وہ مارا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں بھی بتایا کہ فلاں شخص نے قتل کیا۔

۞ ...... حضورﷺ کا نجاشی کی وفات کے بارے میں خبر دینا حالانکہ آپﷺ کے اور اس کے درمیان کئی دن کی مسافت کا فاصلہ تھا۔ آپﷺ اور تمام صحابہؓ بقیع کی طرف گئے۔ وہاں جاکر آپﷺ نے اس کے لئے دعائے مغفرت کی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ جس دن آپﷺ نے اس کے مرنے کی خبر دی اسی دن اس کی موت واقع ہوئی تھی۔

۞ ...... ہجرت مدینہ کے دن رسول اللہﷺ اپنے گھر سے نکلے۔ جبکہ قریب سو کفار قریش آپﷺ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے انتظار میں تھے کہ آپﷺ نکلیں تو قتل کر دیں۔ آپﷺ نے نکلتے وقت اپنے ہاتھ میں مٹی اٹھائی اور ان کی منہ پر پھینکی جس سے وہ آپﷺ کو نہ دیکھ پائے۔ آپﷺ ان کے قریب ہی سے سلامتی کے ساتھ نکل آئے۔

۞ ...... اونٹ کا آپﷺ سے اپنے مالک کی شکایت کرنا۔

۞ ...... آپﷺ کا اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کے بارے میں فرمانا کہ تم میں سے ایک جہنم میں جائے گا۔ ان سب کی موت اسلام میں ہوئی۔ سوائے ایک شخص کے کہ وہ مرتد ہوگیا۔ وہ شخص رحال الحنفی تھا اور وہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ مرتد ہونے کی حالت میں مارا گیا۔

۞ ...... ان میں سے ایک دوسرے شخص کے بارے میں آپﷺ کا فرمانا کہ وہ آگ میں جل کر مرے گا۔ چنانچہ وہ شخص آگ میں گرا اور جل کر مر گیا۔

۞ ...... حضورﷺ نے ایک ضرورت کے موقع پر دو درختوں کو بلایا۔ وہ دونوں درخت آپﷺ کے پاس آئے اور آکر مل گئے۔ پھر آپﷺ کے فرمانے پر وہ متفرق ہوگئے۔

۞ ...... رسول اللہﷺ اگرچہ میانہ قد کے تھے۔ لیکن جب آپﷺ کسی قد آور شخص کے ساتھ چلتے تو دوسرے شخص سے آپﷺ زیادہ قد آور معلوم ہوتے تھے۔

۞ ...... حضورﷺ نے نجران کے عیسائیوں کو اتمام حجت کے لئے مباہلہ کی دعوت دی۔ لیکن وہ مباہلہ کرنے سے باز رہے اور مقابلہ پر نہیں آئے۔ ان کو کسی نے بتایا اگر ایسا کیا گیا تو وہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ آپﷺ کے قول کی صحت پر یقین رکھتے تھے۔

۞ ...... عامر بن طفیل بن مالک اور اربد بن قیس بن جزیہ دونوں عرب کے مشہور شہسوار اور بہادر تھے۔ دونوں رسول اللہﷺ کے پاس آپﷺ کے قتل کے ارادے سے آئے۔ لیکن ذات خداوندی ان دونوں کے ارادوں کے درمیان اڑے آئی اور یہ ناکام رہے۔ ایک دفعہ تو اربد بن قیس اور رسول اللہﷺ کے درمیان عامر بن طفیل روک بن گیا۔ جب اس نے آپﷺ کے قتل کا ارادہ کیا تو اس کو عامر بیچ میں حائل نظر آیا۔ دوسری مرتبہ اربد کو بیچ میں دیوار نظر آئی۔ رسول اللہﷺ نے ان دونوں کے حق میں ان کے ارادۂ بد کی وجہ سے بددعاء کی۔ عامر تو لوٹتے ہوئے طاعون کے مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا اور اربد بجلی کے گرنے سے ہلاک ہوا۔

۞ ...... حضورﷺ نے ابی بن خلف الجمعی کے بارے میں خبر دی تھی کہ وہ مارا جائے گا۔ چنانچہ اس کو معرکہ احد میں ایک معمولی زخم آیا اور اسی سے اس کی موت واقع ہوئی۔

۞ ...... حضورﷺ کو جان سے مارنے کے لئے ایک یہودی عورت نے آپﷺ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ آپﷺ کے ساتھ جو کھانے میں شریک تھا وہ تو اسی وقت اس زہریلے کھانے کے اثر سے مر گیا۔ لیکن آپﷺ پر اس کا اثر نہیں ہوا۔ بلکہ آپﷺ اس کے بعد مزید چار سال تک زندہ رہے۔ اس بکری کے زہر آلود پارچہ گوشت نے آپﷺ سے کلام کیا کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔

۞ ...... رسول اللہﷺ نے معرکہ بدر میں اپنے اصحاب کو قریش کے بڑے بڑے سرداروں کے مارے جانے اور ان کے مقتل (قتل گاہوں) کے بارے میں بتا دیا تھا۔ چنانچہ ان میں سے ایک ایک شخص اسی جگہ مرا ہوا پایا گیا۔ جہاں آپﷺ نے بتایا تھا کہ یہ فلاں کا مقتل ہے۔ اس میں ذرا فرق نہیں تھا۔

۞ ...... رسول اللہﷺ نے اپنی امت میں سے ان لوگوں کے بارے میں خبر دی جو بحری معرکہ کریں گے۔ آپﷺ نے ام حرام بنت ملحان سے فرمایا تھا کہ تم بھی ان میں سے ہوگی۔ چنانچہ حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں یہ اپنے شوہر کے ساتھ بحری غزوہ میں شریک تھیں اور وہیں وفات پائی۔

۞ ...... حضورﷺ کے لئے پوری کرۂ ارض سمیٹ دی گئی تھیں اور آپﷺ کو مشارق و مغارب کی وہ تمام فتوحات جو ہونے والی تھیں دکھا دی گئی تھیں۔ آپﷺ کو اپنی امت کی حکومت کے اس جگہ تک پہنچ جانے کی خبر دی گئی جو آپﷺ کے لئے مقدر کر دی گئی تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپﷺ کی امت کی حکومت و سلطنت مشرق یعنی بلاد سندھ ترکستان سے لے کر مغرب یعنی بلاد اندلس اور بربر تک پہنچی اور مسلمان ہر طرف شمال جنوب مشرق مغرب میں پھیل گئے۔ اس طرح آپﷺ کی یہ پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔

۞ ...... آپ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو خبر دی کہ اے بیٹی! تم سب سے پہلے مجھ سے آکر ملوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہ حضور ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد ہی اس دنیا سے چل بسیں۔

۞ ...... حضور ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو اطلاع دی کہ تم میں سب سے پہلے مجھ سے آکر وہ ملے گی جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہوگا۔ حضرت زینبؓ نے ان میں سب سے پہلے وفات پائی۔ کیونکہ حضرت زینبؓ ہی ان میں سے سب سے زیادہ کشادہ دست اور فیاض تھیں۔ (ہاتھ کا لمبا ہونا عربی میں کشادہ دست اور فیاض سے کنایہ ہے)

۞ ...... رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا جو دودھ نہیں دیتی تھی۔ آپ ﷺ کے ہاتھ پھیرتے ہی اس کے تھنوں میں دودھ آ گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اسلام لانے کا سبب یہی معجزہ تھا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ام معبد خزاعیہ کے خیمہ میں بھی پیش آیا۔

۞ ...... حضرت ابوقتادہ انصاریؓ کی آنکھ کا ڈھیلا گر گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے اٹھا کر آنکھ میں رکھ دیا۔ آنکھ پہلے کی طرح صحیح ہوگئی۔ بلکہ زیادہ اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔

۞ ...... حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آشوب چشم تھا۔ حضور ﷺ نے ان کو غزوۂ خیبر میں علم عطاء کرنے کے لئے بلایا۔ جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن مل دیا۔ وہ اسی وقت اچھی ہوگئیں۔ اس کے بعد ان کی آنکھیں دکھنے نہیں آئیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو علم دے کر فرمایا یہ نہیں لوٹیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں خیبر فتح کرائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت علیؓ خیبر فتح کرنے کے بعد واپس ہوئے۔

۞ ...... صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم کھانا کھانے کے دوران کھانوں سے تسبیح کی آواز سنتے تھے۔

۞ ...... ایک صحابیؓ کے ٹانگ میں چوٹ آئی۔ حضور ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا ان کی ٹانگ اسی وقت اچھی ہوگئی۔

۞ ...... غزوۂ تبوک میں زادراہ کی کمی پڑ گئی۔ حضور ﷺ نے سب سے بچا ہوا زادراہ طلب فرمایا۔ آپ ﷺ نے ایک چادر بچھائی اور تمام فوج کا زادراہ جمع کرایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس پر برکت کی دعاء کی۔ پھر آپ ﷺ نے تمام لوگوں سے فرمایا اپنے اپنے برتن بھرلو۔ تمام لوگوں نے اپنے برتن بھر لئے اس کے بعد پھر بھی بچ گیا۔

۞ ...... حکم بن ابی العاص کے بارے میں روایت ہے کہ یہ شخص چلنے میں استہزاء کے طور پر آپ ﷺ کی نقل اتارتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی اس حرکت پر فرمایا یہ ایسا ہی ہوجائے۔ چنانچہ یہ اپنے مرنے تک لنگڑا کر چلنے لگا اور اس کی ٹانگوں میں رعشہ طاری ہوگیا۔

۞ ...... امامہ بنت حارث بن عوف کو آپ ﷺ نے اپنے نکاح کا پیغام دیا۔ اس کا باپ ایک بدو اور اجڈ تھا۔ یہ اپنی قوم بنی مرۃ کا سردار تھا۔ اس نے اس پیغام کو ناپسند کرتے ہوئے جھوٹ کہا کہ اس کے چہرہ میں سفید داغ ہیں۔ جس کو عرب میں برص سے موسوم کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے انکار پر فرمایا وہ ایسی ہی ہوجائے اس کو اسی وقت برص کا مرض لاحق ہوگیا۔ جب اس کا باپ گھر لوٹا تو اس کو ایسا ہی پایا۔ اس کے بعد اس نے اس کی شادی اس کے ابن عم یزید بن جمرۃ بن عوف سے کردی۔ اس سے ایک لڑکا شبیب بن یزید (شاعر) پیدا ہوا جو ابن برصاء کے نام سے معروف تھا۔

# حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ ...... اوصاف وکمالات!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت علی المرتضیٰؓ کی تربیت رحمت دو عالم ﷺ نے خود فرمائی جو آٹھ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ جن کو رحمت دو عالم ﷺ نے جنت کا سرٹیفکیٹ عطاء فرما کر عشرہ مبشرہ میں شامل فرمایا۔ جن کو حضور ﷺ نے اپنا بھائی قرار دیا۔ جن کا حضرت فاطمہ الزہرہؓ کے ساتھ نکاح فرما کر شرف دامادی عطاء فرمایا۔ جنہیں السابقون الاولون میں ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ جنہیں شجاعت وبہادری کی وجہ سے اسد اللہ الغالب کا لقب ملا۔ جنہیں حضور ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر علم عطاء فرما کر اللہ تعالیٰ کے محبوب کا سرٹیفکیٹ دیا۔

جنہیں رحمت عالم ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگا کر ان کی آنکھ کو شفایاب کر دیا۔ جنہیں نصاریٰ نجران کے ساتھ مباہلہ میں ساتھ رکھ کر اہل بیت میں شامل فرمایا۔ جنہیں غدیر خم کے مقام پر مؤمنین کا دوست قرار دیا۔ ''من کنت مولاہ فعلی مولاہ ''جن کی زبان ودل کی پختگی کے لئے حضور ﷺ نے دعاء فرمائی۔''اللھم اھد قلبہ وثبت لسانہ ''جن کی محبت کو آقائے نامدار ﷺ نے اپنی محبت قرار دیا۔ جن کے ساتھ بغض وعداوت وبغض کو حضور ﷺ نے اپنی عداوت قرار دیا۔ جن کی صلب سے ہونے والی اولاد پر حضور ﷺ نے فخر کیا اور فرمایا کہ ان کی صلب سے میری اولاد بڑھے گی۔ جن کے فیصلے حیران کن ثابت ہوئے۔ جو فہم قرآن میں مہارت کاملہ رکھتے تھے۔ جو اپنے زمانے میں حفظ قرآن میں بے مثال تھے۔

جنگ خیبر میں جن کے ہاتھ پر فتح خیبر کی حضور ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی۔ جن کو حضور ﷺ نے ابوتراب کے لقب سے نوازا۔ جن سے آقائے نامدار ﷺ کی ۵۸۸ احادیث روایت ہیں۔ جن کے حسن تدبر سے کوفہ صحابہ کرامؓ کی چھاؤنی بن گیا اور سینکڑوں محدثین کوفہ میں پیدا ہوئے۔ جن کی محبت اور عداوت میں غلو کو باعث ہلاکت قرار دیا۔ شب ہجرت خالق کی امانت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حصہ میں آئی تو مخلوق کی امانتیں حضور ﷺ نے آپ کے سپرد فرما کر کامل اعتماد فرمایا۔ جو خوف خدا کی وجہ سے ہر وقت چشم پرنم رہتے۔ جن سے صحابہ کرام اور تابعین کے جم غفیر نے حدیثیں روایت کیں۔ جن کے متعلق خوارج کے ساتھ جنگ کی خبر خود سرور کائنات ﷺ نے دی۔ جنہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ قتال کے باوجود انہیں مسلمان سمجھا اور فرمایا کہ معاویہؓ کے ساتھ ایمانی اور مذہبی کوئی اختلاف نہیں۔

جنہوں نے اپنے مقرر کردہ قاضی شریحؒ کی عدالت میں مدعا علیہ کی حیثیت سے پیش ہونے میں کوئی باک محسوس نہ کیا اور جن کی صداقت کی وجہ سے عیسائی مدعی کو ایمان نصیب ہوا۔ جو حضور ﷺ کے کاتبان وحی میں رہے۔ بڑے بڑے صحابہ کرامؓ جن سے استفسارات فرمایا کرتے تھے۔ تصوف کے چار سلسلوں میں سے تین آپ کی ذات گرامی سے ہو کر حضور ﷺ تک پہنچتے ہیں۔ علم نحو کی بنیاد آپؓ نے رکھی۔

امیر المؤمنین ہونے کے باوجود ساری زندگی فقر وفاقہ میں گذاری اور کوئی مکان نہ بنوایا۔ اختیارات اور استطاعت کے باوجود گھر کے کام کاج خود کرتے اور کوئی غلام نہ رکھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔ (ترمذی)

''تراھم رکعا سجدا'' کا مصداق مفسرین نے آپ کو قرار دیا ہے۔ جو اپنے دور خلافت میں بھی تنہا بغیر باڈی گارڈ کے بازار میں چلتے پھرتے نظر آتے جو عمدہ اور نفیس کھانوں کے بجائے سادہ غذا کو ترجیح دیتے تھے۔ لوگوں کی منت سماجت کے باوجود قبل از وقت خلافت کو قبول نہ فرمایا۔ (نہج البلاغہ)

اپنے بچوں کے نام ابوبکر وعمر رکھ کر آپ نے حضرات شیخینؓ کے ساتھ محبت والفت کا ثبوت دیا۔ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت فرما کر امت کو افتراق وانتشار سے بچایا۔ جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد آپؓ کی بیوہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے ساتھ نکاح کو فرما کر محمد ابن ابوبکرؓ کی یتیم پروری کی۔ جنہوں نے حضرت فاروق اعظمؓ کی آراء کو دین اللہ قرار دے کر اتحاد ملی اور وحدت دینی کا ثبوت دیا۔ جنہوں نے حضرت عمرؓ کے تیار کردہ لشکر کو جند اللہ قرار دے کر دین کو تقویت پہنچانے کا سامان مہیا کیا۔ جنہوں نے اصحاب رسول کی تعریف فرما کر مذہب اہل السنت کی تائید کی۔ جنہوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کرنے والے باغیوں کے مقابلہ میں حسنین کریمینؓ کو بھیج کر حضرت عثمانؓ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔

جنہوں نے جنگ جمل میں بھی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے متعلق ''والھا الحرمة الاولیٰ'' فرما کر حضرت ام المؤمنینؓ کی عزت وحرمت کا اقرار فرمایا۔ (نہج البلاغہ)

اپنے دور خلافت میں فدک تقسیم نہ کر کے حضرت ابوبکرؓ کی ہمنوائی کا اعلان فرمایا۔ جنہوں نے حضور ﷺ کی وفات کے وقت قلم، دوات نہ دے کر حضرت فاروق اعظمؓ کے قول کی تصویب فرمائی۔ جو حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت فاروق اعظمؓ کو روضہ اطہر میں تدفین کی جگہ دینے میں ساتھ تھے۔

رشد وہدایت کے اس آفتاب عالم تاب کو ابن ملجم خارجی نے ۲۰رمضان المبارک ۴۰ھ کی صبح کو زہر آلود خنجر کے ساتھ شدید زخمی کیا اور آپ ۲۱رمضان المبارک ۴۰ھ کو داغ مفارقت دے گئے۔ ''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون'' اللہ تعالیٰ آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں۔

(تعارف خلفاء راشدین! ملخصاً: از علامہ دوست محمد قریشیؒ)

## ایک قادیانی کا قبول اسلام

جناب رب نواز ولد عبدالرحمٰن قوم مغل سکنہ چک نمبر 55/4A تحصیل ہارون آباد نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کذاب ہونے کا اعلان کر کے قبول اسلام کر لیا۔ جامعہ رشیدیہ ہارون آباد کے مہتمم مولانا محمد صدیق، مفتی عبدالخالق اور محمد ادریس بھٹی کو ایک تحریر لکھ کر دی۔ جس میں قادیانیت سے تائب ہونے اور قبول اسلام کرنے کا اعلان کیا۔

# حضرت سعید بن العاصؓ!

انتخاب: قاری اعجاز عابد نوشہرہ

## نام ونسب

۱ھ میں پیدا ہوئے۔ سعید نام رکھا گیا۔ نسب نامہ یہ ہے: سعید بن عاص بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی۔ اماں کا نام ام کلثوم تھا۔ نانہالی شجرہ یہ ہے: ام کلثوم بنت عمر بن عبداللہ بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی۔

بنی امیہ کے گھرانے میں سعید کے آباؤ اجداد بڑے دبدبہ وشکوہ کے رئیس تھے۔ ان کے والد عاص بدر میں حضرت علیؓ کے ہاتھ سے مارے گئے۔ ان کے دادا سعید ابو حیحہ ذوالتاج تاج والے کہلاتے تھے۔ یہ جس رنگ کا عمامہ باندھتے تھے اس رنگ کا مکہ میں دوسرا نہ باندھ سکتا تھا۔ (تہذیب الکمال ص۸۰)

فتح مکہ کے بعد قریش کا کوئی گھرانہ اسلام سے خالی نہ رہ گیا تھا۔ اس وقت سعید کی عمر ۸، ۹ سال کی ہوگی اس لئے ہوش سنبھالتے ہی انہوں نے اپنے گرد وپیش اسلام کو پرتو فگن دیکھا۔ عہد نبوی اور عہد صدیقی میں بالکل بچہ تھے۔ عہد فاروقی کے آخر میں عنفوان شباب تھا۔ اس لئے ان تینوں زمانوں کا کوئی واقعہ قابل ذکر نہیں ہے۔

## جرجان اور طبرستان کی فتح

حضرت عثمانؓ کے زمانے میں پورے جوان ہوچکے تھے۔ چنانچہ اسی عہد سے ان کے کارناموں کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کا گھرانہ ریاست وحکومت میں ممتاز تھا۔ اس لئے حضرت عثمانؓ نے انہیں اس کام کے لئے منتخب کیا اور ۲۹ھ میں ولید ابن عقبہ کی جگہ کوفہ کو گورنر مقرر کیا۔ شجاعت وبہادری ورثہ میں ملی تھی۔ اس لئے کوفہ پر تقرر کے ساتھ ہی ۲۹ھ میں جرجان اور طبرستان پر فوج کشی کردی اور دوسری طرف سے عبداللہ ابن عامر والی بصرہ بڑھا۔ سعیدؓ کے ساتھ حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، عبداللہ بن عباسؓ، ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ وغیرہ پر حملہ کر کے طمیمہ، نامند، راویان اور دب وند فتح کرلیا اور جرجان کے فرمانروا نے دو لاکھ پر صلح کرلی۔ کوہستانی علاقہ والوں نے بھی صلح کرلی۔ طبرستان اور جرجان کے بعد آذربائیجان کی بغاوت فرو کی۔

## معزولی اور عہد معاویہؓ

۳۴ھ میں اہل کوفہ کی شکایت پر حضرت عثمانؓ نے معزول کردیا۔ ۳۵ھ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا۔ اس کے نتائج میں جمل اور صفین کی خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ لیکن سعیدؓ ان میں خانہ نشین رہے اور حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں سے کسی کا ساتھ نہ دیا۔ استقرار حکومت کے بعد امیر معاویہؓ نے ان کو مدینہ کا عامل بنایا۔ لیکن پھر کچھ دنوں کے بعد معزول کر کے ان کی جگہ مروان کو مقرر کیا۔ (استیعاب ج۲ص۵۵۶)

## وفات

۶۹ھ میں وفات پائی۔ وفات کے بعد سات لڑکے یادگار چھوڑے۔ عمر، محمد، عبداللہ، یحییٰ، عثمان، عتبہ اور آبان۔ (ایضاً استیعاب ج۲ ص۵۵۶)

## فضل وکمال

حضرت عثمانؓ نے مصاحف کی کتابت کے لئے جو جماعت منتخب کی تھی ان میں ایک سعیدؓ بھی تھے۔ (اسدالغابہ ج۲ ص۳۱۱) اور قرآن کریم کی کتابت میں صرف ونحو اور زبان کی صحت کی نگرانی ان ہی کے متعلق تھی۔ (اسد الغابہ) ان سے حدیثیں بھی مروی ہیں۔ لیکن چونکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ پر بچہ تھے۔ اس لئے براہ راست مرفوع حدیثیں نہیں ہیں۔ بلکہ حضرت عمرؓ وعثمانؓ اور عائشہؓ سے روایتیں کی ہیں۔

حضرت سعیدؓ نہایت عاقل وفرزانہ تھے اور ان کے بہت حکیمانہ مقولے ضرب المثل ہوگئے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ: ''شریف سے مذاق نہ کرو کہ تم سے جلنے لگے گا اور کمینہ سے مذاق نہ کرو کہ وہ جری ہوجائے گا۔'' رائے ظاہر کرنے میں بہت محتاط تھے۔ کسی چیز کے متعلق پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا اظہار نہ ہونے دیتے تھے۔ کہا کرتے تھے دل بدلتا رہتا ہے اس لئے انسان کو اظہار رائے سے احتیاط کرنی چاہئے اور ایسا نہ کرنا چاہئے کہ آج ایک چیز کی تعریف توصیف میں رطب اللسان ہو اور کل اس کی مذمت شروع کردے۔ (تہذیب الکمال)

## فیاضی

شجاعت کے ساتھ فیاضی اور دریادلی بھی خمیر میں داخل تھی۔ ہفتہ میں ایک دن اپنے بھائی بھتیجوں کو ساتھ کھلاتے تھے۔ اس کے علاوہ سب کو کپڑے اور نقدی عطاء کرتے تھے اور ان کے گھروں پر سازوسامان بھجواتے تھے۔ (تہذیب الکمال)

یہ فیاضی محض اعزہ کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ کارخیر میں بھی بہت فیاضی سے صرف کرتے تھے۔ ہر شب جمعہ کو کوفہ کی مسجد میں غلام کے ہاتھ دینار سے بھری ہوئی تھیلیاں نمازیوں میں تقسیم کراتے تھے۔ اس معمول کی وجہ سے شب جمعہ کو مسجد میں نمازیوں کا بڑا ہجوم ہوتا تھا۔ (اصابہ ج۲ ص۹۸)

کبھی کوئی سائل دروازہ سے ناکام واپس نہ ہوتا تھا۔ اگر روپیہ پاس نہ ہوتا تو ایک تحریری یادداشت بطور ہنڈی کے دے دیتے کہ جب روپیہ آجائے سائل وصول کرلے۔ (استیعاب ج۲ ص۵۵۶)

اس فیاضی کی وجہ سے لوگ ان کے ساتھ لگے رہتے تھے اور کوئی نہ کوئی ہر وقت ساتھ رہتا تھا۔ مدینہ کی معزولی کے زمانہ میں ایک دن مسجد میں آرہے تھے۔ ایک آدمی ساتھ ہولیا۔ سعیدؓ نے پوچھا کوئی کام ہے۔ اس نے کہا نہیں آپ کو تنہا دیکھ کر ساتھ ہوگیا۔ کہا کاغذ دوات اور میرے فلاں غلام کو لیتے آؤ۔ اس آدمی نے فوراً تعمیل کی۔ سعیدؓ نے بیس ہزار کا خط لکھ دیا اور کہا جب ہمارا وظیفہ ملے گا تو یہ رقم تم کو مل جائے گی۔ لیکن ادائیگی کے پہلے ان کا

انتقال ہوگیا۔ان کے انتقال کے بعد وہ خط اس شخص نے ان کے لڑکے عمر کو دے دیا۔انہوں نے اس کی رقم ادا کی۔
(استعیاب ج۲ ص ۳۱۱)

شریف اہل حاجت کو بلا سوال دیتے تھے اور شرفاء پروری کی وجہ سے بہت مقروض ہوگئے تھے۔ وفات کے وقت اسی ہزار قرض تھا۔ وفات سے پہلے لڑکوں کو بلا کر پوچھا تم میں سے کون میری وصیت قبول کرتا ہے۔ بڑے لڑکے نے اپنے کو پیش کیا۔ سعیدؓ نے کہا اگر میری وصیت قبول کرتے ہو تو میرا قرض بھی چکانا ہوگا۔ لڑکے نے پوچھا کتنا ہے۔ کہا اسی ہزار دینار۔ لڑکے نے کہا اتنا قرض کس طرح ہوگیا۔ کہا بیٹا ان شریفوں اور غیرت مند لوگوں کی حاجت پوری کرنے میں جو میرے پاس حاجت لے کر آتے تھے اور فرط خجالت سے ان کے چہرہ کا خون خشک ہوا جاتا تھا میں سوال کے قبل ہی ایسے لوگوں کی حاجت پوری کر دیتا تھا۔ (اسد الغابہ ج۲ ص ۳۱۱)

## حق پسندی

ان کے والد عاص جنگ بدر میں حضرت علی المرتضیٰ کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عاص کے ہم نام اپنے ماموں کو قتل کیا تھا۔ اس لئے اشتراک نام کی وجہ سے دھوکہ ہوتا تھا کہ حضرت عمرؓ نے سعیدؓ کے والد کو قتل کیا۔ ایک موقع پر حضرت عمر فاروقؓ نے اس غلط فہمی کو رفع کرنے کے لئے فرمایا کہ میں نے تمہارے والد کو نہیں بلکہ اپنے ماموں عاص کو قتل کیا تھا۔ یہ سن کر سعیدؓ نے جواب دیا کہ اگر آپ میرے باپ کو بھی قتل کئے ہوتے تو کیا برا کیا تھا۔ آپ حق پر تھے اور وہ باطل پر۔ حضرت عمرؓ کو اس حق پسندی پر بڑی حیرت ہوئی۔ (اسد الغابہ ج۶ ص ۳۱۱)

## شہدائے احد کی عجیب وغریب کیفیت

حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں جب میدان احد میں زیر زمین نہر کھودی گئی تو:

۱...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عمرو بن جموحؓ کی نعش بالکل سلامت اسی طرح نکلی کہ زخم پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ جب ہاتھ ہٹایا گیا تو خون بہہ نکلا اور تھوڑی دیر بعد ہاتھ وہاں جا کر چپک گیا۔

۲...... جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ جب حضرت امیر معاویہؓ نے وہ نہر کھودنے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ اپنے شہداء کو یہاں سے ہٹا لیا جائے تو جن لوگوں نے اپنے رشتہ داروں کی قبروں کو کھود کر وہاں سے نکالا وہ سارے کے سارے ایسے تھے جیسا کہ ابھی ابھی غسل دیا گیا ہو۔ ان کے بدنوں سے پانی نچڑ رہا تھا۔ ایک شہید کے پاؤں پر غلطی سے کدال لگ گئی تو اس سے تازہ خون بہہ نکلا۔ (المصنف ۵۳۷، وفاء الوفاء ۱۱۷، ناقابل یقین سچے واقعات ۲۲۶)

## ضروری اعلان!

خریداران ماہنامہ لولاک کی خدمت میں گزارش ہے کہ خط وکتابت اور منی آرڈر ارسال کرتے وقت اپنا خریداری نمبر......اور ایڈریس......صحیح......صاف......اور مکمل......تحریر کیا کریں۔ شکریہ!

گاہے گاہے باز خواں ...... ایں قصۂ پارینہ را

# حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مولانا محمد اکرم طوفانی

## مقام انبیاء

فرمایا: انبیاء نہ آتے تو کائنات ایک ایسی کتاب ہوتی جس کے ابتدائی اور آخری صفحات کھو گئے ہوں۔ یہ چیز انبیاء کی ہی معرفت بنی نوع انسان کو ملی ہے کہ انسان اور اس کے رب کے درمیان کیا رشتہ ہے۔

## شرافت و بہادری

فرمایا: شریف کبھی بزدل نہیں ہوتا اور کمینہ کبھی بہادر نہیں ہوتا۔ کمینہ پر جب ابتلاء آتی ہے تو دشمن کے سامنے ایڑیاں رگڑتا ہے اور شریف جب دشمن اس کے قابو میں آتا ہے تو اسے معاف کر دیتا ہے اور ماضی کے کسی واقعہ پر اسے مطعون بھی نہیں کرتا۔ (اللہ اکبر) فرمایا: حضور اکرم ﷺ کی بہادری اور شرافت دیکھئے جب حضرت عمرؓ نے ایمان لانے کے بعد عرض کیا۔ حضور ﷺ آپؐ کعبے میں نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ فرمایا تیری قوم پڑھنے نہیں دیتی۔ حالانکہ کعبہ میں نماز پڑھنے میں ایک رکاوٹ خود عمرؓ تھے۔ مگر یہ نہیں فرمایا کہ تم پڑھنے نہیں دیتے تھے۔ سبحان اللہ کیا شرافت ہے۔

## نوجوان کو نصیحت

فرمایا: دوسروں کی عزت کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھو۔ اللہ تمہاری عزت کی حفاظت کرے گا۔ اللہ کے فوجی بن جاؤ۔ پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔ تمہارے لئے دن رات دعاء کرتا ہوں اب چمن اور اس کی شاخیں تم نوجوانوں کی باغبانی کے سپرد ہیں۔ اپنی ذات پر اعتماد قائم رکھو۔ قوموں کی زندگی ایک تسلسل کا نام ہے۔ اس تسلسل کو زندہ رکھو۔ جب تک جیو وضع داری سے جیو کہ یہی ایمان کی نشانی اور حاصل زندگی ہے۔

## چار چیزوں سے محبت

فرمایا: دنیا میں چار چیزیں محبت کے قابل ہیں۔ مال، جان، آبرو اور ایمان۔ لیکن جب جان پر کوئی مصیبت آئے تو مال قربان کر دینا چاہئے۔ (اور جان بچا لو) اور اگر آبرو عزت پر کوئی مصیبت آئے تو مال جان دونوں کو قربان کر دو۔ عزت بچا لو اور اگر ایمان پر کوئی مصیبت وابتلاء آئے تو مال، جان، آبرو عزت سب کو قربان کر دینا چاہئے۔ اگر ان سب کے قربان کرنے سے ایمان محفوظ رہتا ہے تو یہ سودا سستا ہے۔

## میرے اسلاف

فرمایا: صحابہ کرامؓ نے سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی شکل میں قرآن و سنت کو عملی صورت میں دیکھا ہے۔

ان کی عملی زندگیوں سے تابعین نے اثر قبول کیا۔علیٰ ہذا القیاس اسلام کی صحیح تعبیر وتشریح ان اسلاف کی وساطت سے ائمہ اربعہ تک پہنچی۔تا آنکہ زمین ہند میں حضرت مجدد الف ثانیؒ، امام انقلاب حضرت شاہ ولی اللہؒ، امیر المؤمنین سید احمد شہیدؒ، امیر المجاہدین حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ۔ یہ سب حضرات اسی سچے اور صحیح اسلام کے مبلغ وداعی بنے اور ان کے بعد مولانا رشید احمد گنگوہی، شیخ الہند مولانا محمود حسن، محدث العصر علامہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ اور دیگر حضرات نے اسلام کے لئے نئی نئی تعبیر اور تشریح سے کام نہیں لیا اور اسلام کے حقیقی مفہوم کو خلط ملط کرنے کے بجائے اپنے اسلاف کی اتباع کی اور ان حضرات کے طرز عمل کو مشعل راہ بنایا۔ یہ ہیں میرے اسلاف تم ان جیسی کوئی مثل تو پیش کرو۔

## مقام نبوت

فرمایا: توحید، رسالت، قیامت اور تمام عقائد عبادات اور معاملات اسلام کی اصل ہیں۔ان تمام مسائل کی تعریف اور تعین نبوت کرتی ہے۔اگر نبوت بدل سکتی ہے تو یہ سب کچھ بدل سکتا ہے۔ یہاں تک کہ حلال وحرام بھی بدل سکتا ہے۔

## مولانا انور شاہ کشمیریؒ شاہ جیؒ کی نظر میں

شاہ جی کو قدرت نے فوق العادت زبان کی شیریں، بیان کی روانی اور تعبیر کی قوت عطاء فرمائی تھی۔ بعض دفعہ ایک ایک جملہ میں پوری داستان ختم کر دیتے تھے۔ایک دفعہ جامعہ ڈابھیل تشریف لائے۔ اساتذہ استقبال کے لئے تشریف لے گئے۔لاری میں آرہے تھے میں نے (یعنی صاحب مضمون) نے کہا شاہ جی آج تو حضرت شیخ پر سٹیج پر ایک تقریر کر دیجئے۔یعنی حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ پر تو شاہ جی بخاریؒ نے فرمایا بھائی یوسف کیا کہوں۔ صحابہ کا قافلہ جارہا تھا انور شاہ صاحب پیچھے رہ گئے۔ بے اختیار میں نے کہا۔’’حسبك الله یا عطاء الله‘‘ اور رفقاء نے جملہ نہیں سنا تھا۔ جب سنایا تو سب تڑپ اٹھے۔

## محبت رسول اللہ ﷺ

فرمایا: ختم نبوت کی حفاظت میرا ایمان ہے۔ جو شخص بھی اس رداء چادر کی چوری کرے گا۔ میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑادوں گا۔ جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ میں میاں (محمد ﷺ) کے سوا کسی کا نہیں۔ نہ اپنا نہ پرایا۔ میں انہی کا ہوں وہ میرے ہیں۔ جن کے حسن وجمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا ہو۔ میں اس کے حسن وجمال پر مر نہ مٹوں تو لعنت ہے۔ مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں۔ لیکن سارقوں، قادیانیوں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں۔ قادیانیوں سے تعلقات، سلام، کلام، میل جول رکھنے والا محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاریؒ فرماتے ہیں۔ محبت رسول ہر مؤمن مسلم کے ایمان کی اساس اور بنیاد ہے۔ مگر حضرت شاہ بخاریؒ کے قلب اقدس میں محبت رسول اللہ ﷺ کا جو بحر ناپید کنار جس طرح متلاطم تھا۔ اس

کی نظیر اسلام (یعنی صحابہؓ وغیرہ) میں تو مل سکے گی مگر شاہ جیؒ کے بعد موجودہ دور میں ڈھونڈتے سے بھی ہی مشکل ملے گی۔ جذبہ محبت رسول اللہ ﷺ کا دل میں اس قدر وفور تھا کہ جہاں بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر خیر آ گیا۔ آپ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور جب بھی عزت و ناموس مصطفیٰ کو خطرہ لاحق ہوا۔ آپ اپنے آپ کو بھول کر فوراً میدان جہاد میں آ جاتے اور بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہ فرماتے۔

مرزائیت سے آپ کو جو دلی نفرت تھی آپ نے اپنی ساری زندگی استقلال وطن اور خاص کر مرزائیت کے بخیئے ادھیڑنے میں صرف فرمادی۔ اس کا باعث بھی یہی جذبہ محبت رسول اللہ ﷺ تھا۔ حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کو آپ حضور ﷺ کی توہین سمجھتے تھے۔ اس لئے آپ نے تادم انتقال مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے دعوے کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ کڑی سے کڑی مصیبتیں برداشت کیں۔ عالم پیری میں بھی ضعف ونقاہت اور مرض وعلالت کے باوجود تحریک تحفظ ختم نبوت کی قیادت فرماتے ہوئے چلے گئے اور سال بھر سے زیادہ آخری ایام بھی اسی محبت رسول ﷺ کی نظر کر دیئے۔ قید و بند کی صعوبتیں خندہ پیشانی اور صبر وثبات سے برداشت کیں۔

### بدیں وجہ

بندہ راقم عرض کرتا ہے کہ ۱۹۸۳ء میں سرگودھا کے بریلوی مکتب فکر کے عظیم خطیب مولانا حامد علی شاہ صاحب گجراتیؒ سے چنیوٹی دواخانہ پر ملاقات ہوگئی۔ باتوں باتوں میں حضرت شاہ جیؒ کا ذکر خیر آ گیا۔ میں نے پوچھ ہی لیا کہ شاہ صاحب آپ کا کیا خیال ہے حضرت بخاریؒ کے بارے میں۔ تو فی البدیع فرمایا مجھ سے پوچھتے ہو تو سچی بات ہے خدا کی قسم شاہ جی بخاریؒ خاتم الخطباء تھے۔ نہ اب کوئی ماں پیدا ہوگی اور نہ ہی کوئی ایسے خطیب۔ بس میں تو اتنا جانتا ہوں۔ واقعتہً خدا کی قسم شاہ جیؒ کے بعد اب کوئی شاہ جیؒ جیسا خطیب نہ ہم نے دیکھا اور نہ سنا۔ آپ کی عظمت کا اقرار اور آپ کی پرخلوص شخصیت سے ہر مکتبہ فکر کے لوگ پیار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔

---

## ملک کی بگڑتی ہوئی صورت حال میں قادیانی غیر مسلم اقلیت ملوث ہے

جامع مسجد پشاور کینٹ کے خطیب مولانا سمیع اللہ جان فاروقی نے اپنے خطاب جمعہ میں ملک میں پیدا شدہ صورت حال پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ بے دین لابی اور غیر مسلم اقلیت قادیانیت نے اکھٹے ہوکر ارتدادی اور کفریہ سرگرمیوں میں تیزی پیدا کر دی ہے۔ پاکستان میں امتناع قادیانی آرڈیننس کا قانون موجود ہے اور محافظین قانون کی فوج ظفر بھی موجود ہونے کے باوجود یہ غیر مسلم اقلیت قانون کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ملک وملت کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ مولانا نے مشائخ عظام، علماء کرام، خطباء ملت اور اہل پاکستان سے اپیل کی کہ وہ وطن عزیز کی بقاء اور سالمیت اور استحکام کی خاطر اپنے سیاسی گروہی اور فروعی اختلاف کو بھول کر مکمل یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک سیسہ پلائی دیوار بن کر پرچم ختم نبوت کے زیر سایہ متحد ہوکر اسلام کی سربلندی اسلامی نظام کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

# مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی تقریر!

۱۹۵۲ء میں معروف زمانہ ختم نبوت کانفرنس کراچی میں منعقد ہوئی۔ اس میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی معرکۃ الاراء تقریر ہوئی۔ اس کی رپورٹنگ روزنامہ آزاد لاہور کی اشاعت ۲۵ رجنوری ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔ نصف صدی سے زائد عرصہ گذرنے پر آج بھی اس کی آب وتاب باقی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ ادارہ!

کراچی ختم نبوت کانفرنس کے آخری اجلاس میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد کی تشریح میں اپنی معرکۃ الآ راء تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

## حرف اوّل

صدر گرامی قدر ومعزز حاضرین! مرزائیت کے سلسلہ میں مجلس احرار اسلام کی اس پہلی کانفرنس کا یہ آخری اجلاس ہے۔ یہ قصہ جس قدر طویل اور یہ داستان جس قدر دراز ہے۔ وقت اتنا ہی مختصر ہے۔ بہرحال ہم نے آپ کو شرکت کی دعوت دی اور آپ نے شمولیت کی تکلیف فرمائی ہے تو اب آپ کو کچھ دیر یہاں بیٹھنا ہوگا اور ہمیں کچھ کہنا ہوگا۔ حضرات! مرزائیت کی ابتداء سے آج تک جن اکابر، جن علماء اور جن بزرگوں نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے کوششیں کی ہیں۔ ہم ان کے مشکور وممنون ہیں۔ لیکن مرزائیت کا مسئلہ کوئی مذہبی جھگڑا یا دینی تنازعہ نہ تھا۔ بلکہ یہ گروہ برٹش امپیرئلزم کا ایک نمائشی بت تھا۔ جس کی پشت پر انگریز کی تمام قوت وطاقت اس کی حفاظت ونگرانی کے لے موجود تھی۔ اس لئے جن بزرگوں نے فرداً فرداً اس فتنہ کے سدباب کے لئے قدم اٹھایا وہ ان کے ساتھ ہی ختم ہوگیا۔ اس لئے کہ ان کی پشت پر کوئی منظم جماعت اور کوئی مضبوط تنظیم نہ تھی۔ اس لئے ضرورت اس امر کی تھی کہ کوئی منظم جماعت منظم طریق سے اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے تاکہ اگر کوئی شخصیت اٹھ بھی جائے تو کام جاری رہے۔ چنانچہ جماعت احرار نے اپنی تمام بے سروسامانی کے ساتھ اس بار کو اٹھایا ہے۔

## حقیقت مرزائیت

حضرات! آج مجھے معلوم ہوا کہ شہر کے اکثر حصوں میں مرزائیوں نے یہ اعتراض کئے ہیں کہ لو صاحب! ختم نبوت کانفرنس میں ختم نبوت، اجرائے نبوت، حیات مسیح، وفات مسیح کی تائید یا تردید قرآن وحدیث سے کوئی دلائل تو پیش کئے ہی نہیں گئے۔ بلکہ سیاسی نوعیت کی تقریریں ہوتی رہی ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جماعت احرار نے مذہبی مناظروں سے ہٹ کر مرزائیت کی شہ رگ پر انگوٹھا رکھ دیا ہے۔ یہ مذہبی مناظرے، یہ دینی بحثیں، یہ ختم نبوت،

اجرائے نبوت کے مسائل، یہ آیات کا قادیانی الٹ پھیر۔ یہ سب کچھ مرزائیوں نے محض خود کو ایک دینی فرقہ اور ایک مذہبی پارٹی ظاہر کرنے کے لئے اٹھا رکھے ہیں۔ ورنہ مرزائیت نہ تو کوئی مذہب ہے اور نہ ہی اس کا کسی دین سے کوئی تعلق۔ یہودیوں کا، نصرانیوں کا، سکھوں کا، ہندوؤں کا تو کوئی مذہب ہے۔ وہ سچا ہو یا جھوٹا، حق ہو یا باطل۔ لیکن مرزائیوں کا کوئی مذہب نہیں۔ ان کا کسی مذہبی فرقے، کسی دینی گروہ سے کوئی رشتہ وتعلق نہیں۔ بلکہ جس طرح کوئی عادی مجرم، کوئی ملزم، کوئی قاتل اپنے جرم کے اظہار کے خوف سے خود کو محفوظ کرنے کے لئے گلے میں لمبا سا کرتہ پہن لیتا ہے۔ چہرے پر راکھ مل لیتا ہے۔ کمر میں زنجیر باندھ لیتا ہے اور ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا پکڑ کر فقیر یا سادھو بن جاتا ہے۔ اسی طرح مرزائیوں نے حقیقت حال کے اظہار کے خوف سے مذہب کا یہ جامہ، دین کا یہ لبادہ اور اسلام کا یہ چغہ پہن رکھا ہے۔ ورنہ اصل میں یہ محض ایک پولیٹکل پارٹی، ایک سیاسی گروہ اور انگریزی جاسوسوں کی ایک منڈلی ہے۔ جسے انگریز نے اپنی اغراض کے لئے پیدا کیا تھا۔

میرے پاس اپنے اس دعویٰ کے لئے دلائل موجود ہیں۔ مرزائی نہ تو دین کو جانتے ہیں نہ اسلام کو سمجھتے ہیں۔ ان کا نہ تو قرآن کریم سے کوئی رشتہ اور نہ ہی حدیث رسول ﷺ سے کوئی واسطہ۔ بلکہ محض بحث کے لئے انہوں نے چند آیات کا جھٹکا کر رکھا ہے۔ جن کا ہر جگہ الٹ پھیر کرتے رہتے ہیں۔ میں ایک روز ملتان میں ایک مسجد میں بیٹھا تھا۔ ایک طرف ایک مرزائی ایک مولوی صاحب سے بحث کر رہا تھا۔ مرزائی بار بار یہ کہتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور مولوی صاحب انکار میں سر ہلا دیتے۔ پندرہ بیس منٹ اسی ردوکد میں گذر گئے۔ میں اٹھ کر ان کے پاس آ بیٹھا اور میں نے اس مرزائی کو اپنی طرف مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ آپ مولوی صاحب کو معاف فرمائیں اور ان کی جگہ مجھ سے بات کریں۔

وہ جھٹ کہنے لگا: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔''

میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا: ''آؤ دعاء کریں اللہ انہیں جنت نصیب کرے اور اب آگے بولیئے۔''

وہ حیران سا رہ گیا اور کہنے لگا: ''اچھا نبوت جاری ہے۔''

میں نے کہا: ''تو پھر؟''

وہ کہنے لگا: ''مرزا قادیانی نبی ہیں۔''

میں نے کہا: ''میں نبی ہوں۔''

وہ کہنے لگا: ''تم کیسے۔''

میں نے کہا: ''مرزا صاحب کیسے؟''

اگر وہ نبی ہو سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں اور اگر میں نبی نہیں ہو سکتا تو وہ کیونکر ہوگئے؟ اس پر وہ بیچارا اس طرح خاموش ہوا کہ جیسے زبان گنگ ہوگئی ہو اور اس کا تمام علم ختم ہوگیا ہو۔

## دو مثالیں

یہ بتانے سے میرا مقصد یہ ہے کہ دراصل ان دینی بحثوں سے مرزائیت کا کوئی تعلق نہیں۔ اس سے ان

کا مقصد محض حقیقت حال کو مسلمانوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا ہے۔ جہاں تک مرزائیوں کا فہم قرآن اور ربط دین سے تعلق ہے۔ دو ایک مثالوں سے آپ اچھی طرح سمجھ جائیں گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً'' ﴿خدا نے تم کو جو حلال اور ستھری چیزیں دی ہیں انہیں کھاؤ۔﴾

مرزا قادیانی اور اس کی پارٹی اس آیت کی تشریح یہ کرتے ہیں کہ تم اسی نبی کو مانو جو ٹوسٹ اور پیسٹری کے زمانہ میں آئے اور چونکہ بغیر میرے اور کسی نبی کے زمانہ میں ٹوسٹ اور پیسٹری نہ تھی۔ اس لئے نبی مجھے مانو۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''واتخذوا من مقام ابرھیم مصلّے'' ﴿اور حضرات ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز بناؤ۔﴾

مرزا غلام احمد فرماتے ہیں کہ یہ میری نبوت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چودھویں صدی میں ایک ابراہیم آئیگا۔ اسے نبی مان لینا اور وہ ابراہیم میں ہی ہوں۔ ان مثالوں سے اب آپ حضرات اندازہ کریں کہ مرزائیت کا اسلام سے کیا رشتہ اور کیا تعلق ہے؟

## ہماری تجویز

حضرات! قرارداد جو آج آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مؤسس پاکستان حضرت علامہ اقبال مرحوم کے مطالبہ کے مطابق مرزائیوں کو مسلمان سے علیحدہ اقلیت تسلیم کیا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمان مرزائیت کی حقیقت سے لاعلمی کی وجہ سے یہ سمجھتا ہے کہ جس طرح حنفی، وہابی، شیعہ، سنی، بریلوی، اور دیوبندی، یہ مسلمانوں کے فرقے ہیں۔ اسی طرح شاید مرزائی بھی اسلام کا ہی فرقہ ہے اور یہ اس لئے کہ عہد انگریزی میں مرزائیوں کو بھی مسلمانوں کی فہرستوں میں لکھا جاتا تھا اور مسلمان جب کسی ضرورت یا کسی مشکل میں پھنس جاتا اور پھر اس سے مطالبہ کیا جاتا کہ مرزائیت کو قبول کرلو۔ نوکری بھی مل جائے گی۔ زن بھی مل جائے گی۔ زر بھی مل جائے گا۔ تو وہ سوچتا اچھا، حنفی نہ سہی وہابی ہی ہوگئے۔ دیوبندی نہ سہی بریلوی ہوگئے اور مسلمان نہ سہی مرزائی ہوگئے۔ اس لئے کہ یہ بھی تو مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے۔ لیکن اگر حکومت، قانون اور مملکت یہ فیصلہ دے دے کہ مرزائی اسلام سے جدا دوسری قوم ہے تو یہ فیصلہ پھر کسی عالم، پیر، ملا یا مفتی کا فتویٰ نہ ہوگا۔ بلکہ ملک کا قانون ہوگا۔ جمہوریت کا فتویٰ ہوگا اور گورنمنٹ کا فیصلہ اور پھر کوئی مسلمان کسی قیمت پر بھی اپنے دین کو چھوڑنے پر تیار نہ ہوگا۔

آپ کسی مسلمان کے سامنے دنیا کی تمام بڑی سے بڑی دولت کا ڈھیر کردیں۔ اگر اس میں ایمان کا کوئی ذرہ بھی موجود ہے تو وہ ایمان کو چھوڑنے اور اسلام سے روگرداں ہونے کو قبول نہ کرے گا۔ آپ کسی مسلمان کو بڑی سے بڑی ملازمت کا لالچ دیجئے کہ وہ ہندومت قبول کرلے۔ اس کے آگے سرمایہ کا انبار لگا دیجئے کہ وہ سکھ مذہب اختیار کرلے۔ وہ یقیناً کبھی بھی اس کے لئے آمادہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ملک کی حکومت اور مملکت یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ اسلام ایک مذہب اور ہندومت دوسرا مذہب۔ اگر حکومت مرزائیت کو بھی اس طرح علیحدہ اقلیت قرار دے دے

تو پھر مسلمانوں کے لئے مرزائیت کے جال میں پھنسنے کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے گا۔ ملازمتوں میں تناسب ہوگا۔ الاٹمنٹوں میں حصہ کا تعین ہوگا اور آج کی طرح یہ نہیں ہوگا کہ لائیں بھی ہم، پکائیں بھی ہم اور بانٹنے کا چمچہ چوہدری سرظفر اللہ اور چوہدری عبداللہ (قادیانیوں) کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔

## نبوت اور قومیت

حضرات! اس تجویز میں یہ کہا گیا ہے کہ قوم نبوت سے بنتی ہے۔ اس لئے مرزائیت کو اسلام سے الگ قرار دیا جائے۔ میں اس کی معمولی سی تشریح کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے سوچئے کہ ایک قوم دوسری قوم سے الگ کیوں ہوئی ہے۔ ہندوستان میں ہم ایک قوم تھے اور ہندو ایک قوم، عیسائی ایک قوم تھے اور سکھ ایک قوم۔ وہ کون سی اختلافی چیز تھی کہ جس نے ایک گروہ کو دوسرے سے الگ کردیا۔ ہندو بھی اسی ملک میں اسی فضاء میں رہتے، سہتے، جیتے مرتے تھے۔ جس میں ہم ان کے ظاہری اعضاء افعال بھی وہی تھے جو ہمارے، وہ بھی نیکی کو اچھا اور برائی کو برا سمجھتے تھے اور ہم بھی تو پھر کیا قوم اس لئے بدل گئی کہ ہم خالق کائنات کو اللہ کہتے ہیں۔ وہ رام کہتے تھے۔ ہم شلوار پہنتے ہیں اور وہ دھوتی باندھتے تھے؟ آخر وہ کون سی خصوصیت تھی کہ جس کی بناء پر ایک ہی ملک، ایک ہی فضا اور ایک سے ماحول میں رہنے والے ایک سے انسانوں میں تفریق ہوگئی۔ سنئے میں بتاتا ہوں، قومیت کی بنیاد نبوت پر ہے۔ جس نے محمد ﷺ کو مانا وہ مسلمان ہے۔ جس نے کرشن کو مانا وہ ہندو ہے۔ جس نے نانک کو مانا وہ سکھ ہوگیا اور جس نے عیسیٰ علیہ السلام کو مانا وہ عیسائی ہوگیا۔

میں سچے اور جھوٹے کی بحث نہیں کررہا جو شخص بھی خود کو نبی کہتا ہے چاہے اس کا دعویٰ حق ہو یا باطل جو اسے نبی مانیں گے وہ دوسروں سے کٹ جائیں گے اور پھر آپ فرض کیجئے ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی مانتا ہے۔ وہ یہودی کہلاتا ہے۔ بیس برس بعد وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی مان لیتا ہے۔ اب وہ یہودی نہیں رہا۔ بلکہ عیسائی ہوگیا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اقرار کیا ہے۔ اب یہی شخص دس سال بعد حضور نبی کریم ﷺ کو اپنا نبی، امام، ہادی اور مقتداء مان لیتا ہے تو وہ عیسائیت سے نکل کر اسلام میں داخل ہوجاتا ہے اور اسلام میں داخل ہونے کے لئے اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ حضور ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا ہے اور اب آگے سمجھئے کہ اگر یہی شخص مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی مان لیتا ہے تو وہ اسلام سے نکل کر مرزائیت کے دائرے میں داخل ہوجاتا ہے اور اس کے لئے حضور ﷺ کی نبوت کا انکار شرط نہیں۔ بلکہ مرزاغلام احمد قادیانی کی نبوت کا اقرار شرط ہے اور جس طرح یہودیت، عیسائیت سے الگ قوم ہے اور عیسائیت اسلام سے الگ قوم ہے۔ اسی طرح مرزائیت بھی اسلام سے الگ ہے۔ اگر کافر اور مؤمن ایک قوم نہیں۔ ہندو اور مسلمان ایک قوم نہیں۔ جس طرح ایک نبی کا اقرار اور انکار کرنے والے یعنی مؤمن اور کافر الگ الگ قوم تصور ہوتے ہیں۔ اسی طرح مرزاغلام احمد قادیانی کا اقرار وانکار کرنے والے بھی ایک

دوسرے سے علیحدہ جدا قوم ہیں۔ یہ الگ بحث ہے کہ اس کا دعویٰ سچا ہے یا جھوٹا اور حضرت قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھنے کے استفسار پر جس طرح سرظفر اللہ نے مولانا محمد اسحاق مانسہروی کو بتایا تھا کہ تم مجھے کافر سمجھ لو اور حکومت کو مسلمان؟ یا حکومت کو کافر اور مجھے مسلمان۔ بہرحال دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہے اور ایک ضرور مؤمن۔ میں کہتا ہوں کہ کون کافر اور کون مؤمن مجھے اس وقت اس بحث کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم مؤمن ہیں تو بھی تم سے علیحدہ اور اگر ہم کافر ہیں تو بھی تم سے علیحدہ۔ اس لئے کہ مؤمن و کافر بھی ایک قوم نہیں ہوسکتے۔

## اقبال اور مرزائیت

یہی وہ بنیادی اصول تھا، یہی وہ بات تھی جس کی بناء پر حکیم الامت، نقاش پاکستان، مؤسس پاکستان حضرت علامہ اقبال مرحوم نے مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ آج جب اقبال کے خوابوں کی تعبیر پوری ہوئی اس کا فلسفہ حقیقت بن کر پاکستان کی شکل میں طلوع ہوا تو اس کی روح تڑپ رہی ہے کہ مرزائی آج بھی مسلمانوں ہی میں شمار ہیں۔ شہید حریت حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ جب ہندوستان میں انگریز کی حکومت ختم ہو جائے تو میری قبر پر کھڑے ہو کر کہنا کہ آج انگریز کے اقتدار کا جنازہ اٹھ گیا اور ملک آزاد ہو گیا۔ جب بہاولپور میں مرزائیوں اور مسلمانوں کے مابین مقدمہ چل رہا تھا تو حضرت سید انور شاہ صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ اگر میں مقدمہ کے فیصلے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو میری قبر پر کھڑے ہو کر مقدمہ کا فیصلہ سنا دینا۔

میں آج بزم اقبال کے عہدہ داروں، شیدائیان اقبال اور پرستاران اقبال سے کہتا ہوں کہ اقبال کی قبر پر پھولوں کی چادریں چڑھانے سے پہلے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر کہو کہ اقبال تیرا مطالبہ پورا ہو گا اور تیرے ملک میں مرزائیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔

## مرزائیوں کا عمل

یہ مسئلہ کی دینی اور آئینی حیثیت تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ مرزائیوں کا اپنا عمل بھی ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ وہ مسلمانوں سے علیحدہ رہے۔

۱...... جب ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسائل کے حل کے لئے وزراتی مشن آیا تو مرزا بشیر الدین محمود امیر جماعت قادیانی نے ان سے مل کر مطالبہ کیا کہ ہمارے حقوق مسلمانوں سے علیحدہ سکھوں اور پارسیوں کی طرح مقرر کئے جائیں۔

۲...... جس وقت باؤنڈری کمیشن کے سامنے دونوں ممالک کی حد بندی کا معاملہ پیش ہوا تو ہندوؤں کی طرف سے کانگرس نمائندہ کی حیثیت سے پیش ہوئی اور تمام مسلمانوں کی طرف سے مسلم لیگ نے چوہدری ظفر اللہ کو اپنا نمائندہ بنا کر پیش کیا۔ لیکن اس کے مرزائی ہونے کے باوجود بھی مرزائیوں نے اس پر اعتماد نہ کیا اور مسلم لیگ یعنی مسلمانوں کے نمائندہ سے علیحدہ شیخ بشیر احمد کو ''جماعت احمدیہ'' کے نمائندہ کی حیثیت سے پیش کیا اور جسٹس تیجا

سنگھ کے روبرو اعلان کیا کہ قادیان ایک بین الاقوامی یونٹ بن چکا ہے اور اسے حق ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ وہ پاکستان میں جانا چاہتا ہے یا ہندوستان میں۔

۳...... پاکستان میں آنے کے بعد بھی مرزائیوں نے اپنے طرز عمل میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کی۔ بلکہ ربوہ میں اپنا جدا شہر اس انداز سے بسایا کہ کوئی غیر قادیانی وہاں آباد نہ ہو سکے۔

۴...... اس سے ہٹ کر پھر مرزائیوں نے ''فرقان فورس'' کے نام پر اپنی جدا خالص مرزائی فوج کی تشکیل دی جو انگریز افسروں کے ایماء سے ایک عرصہ تک کشمیر کے محاذ پر پڑی رہی اور آخر ۲۳؍اپریل ۱۹۵۰ء کو لاہور اور دوسری تاریخوں کو جہلم اور راولپنڈی میں سردار آفتاب احمد خان سیکرٹری جموں و کشمیر مسلم کانفرنس اور اللہ رکھا ساغر صدر جموں و کشمیر کانفرنس کے شدید احتجاج پر ربوہ واپس کر دی گئی۔

۵...... مرزا بشیر الدین نے اپنے مبلغوں کو حکم دیا کہ وہ تمام بلوچستان کو احمدی بنالیں تا کہ پاکستان میں ایک صوبہ تو ایسا ہو سکے جسے وہ اپنا صوبہ کہہ سکیں۔

مرزائیوں نے اپنے ان اعمال اور ان عزائم سے پوری طرح واضح کر دیا ہے کہ وہ خود کو مسلمان سے علیحدہ سمجھتے ہیں اور پاکستان میں ان کی سرگرمیاں فلسطین میں یہودیوں کی طرح ایک نئے اسرائیل کا پیش خیمہ ہیں۔ اس لئے ہم ملک وملت کی حفاظت کے نام پر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے جدا اقلیت قرار دے تا کہ ملت ومملکت ان کے جارحانہ عزائم سے محفوظ رہ سکیں۔ (روزنامہ آزاد لاہور، ۲۵؍جنوری ۱۹۵۲ء)

## قادیانیوں کی شکست کی تاریخ

امت مرزا کا فتوے تھا ۔۔۔ مومنین غرق کفر ہیں سارے
ووٹ پھر ان کو کس طرح دیتے ۔۔۔ جوکہ ختم الرسل کے ہیں پیارے
قادیانی امیدواروں نے ۔۔۔ ہاتھ پاؤں ادھر ادھر مارے
کامیابی مگر انہیں نہ ہوئی ۔۔۔ ہوئے ناکام آہ بیچارے
ٹوٹ کر گر پڑے زمین پہ تمام ۔۔۔ قادیانی فلک کے سیارے
ہندوؤں، سکھوں کی سوئے قسمت ۔۔۔ آہ دارالاماں کے نظارے
ان کی ایسی شکست کی تاریخ
خوب ہے انتخاب میں ہارے

بشکریہ روزنامہ آزاد لاہور ۳۰؍اپریل ۱۹۵۱ء

# کیا آپ جانتے ہیں؟

- آج گھر گھر لڑائی اور دنگا فساد کیوں ہو رہا ہے؟
- اولاد والدین کیلئے کیوں دردِ سر بنی ہوتی ہے؟
- خاوند بیوی سے کیوں نالاں ہے؟
- بیوی ہر وقت کیوں خاوند سے ناراض ہے؟
- بچے والدین کے کنٹرول میں کیوں نہیں آ رہے؟
- ساس بہو کو بیٹی کیوں نہیں سمجھ رہی؟
- بہو ساس کو ماں کا مقام کیوں نہیں دے رہی؟
- اچھی رفیقہ حیات بننے کیلئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے؟
- ہر قسم کے اسباب راحت کے باوجود گھر کے افراد بے سکونی کا شکار کیوں ہیں؟
- نوجوان نسل، مادر پدر آزاد، اعلیٰ اخلاقی اقدار سے عاری کیوں ہوتی جا رہی ہے؟
- گھر کا سربراہ ہونے کے ناطے ماتحت افراد کی کیسے تربیت کی جائے؟
- بہترین شوہر کے اوصاف کیا ہیں؟ جنہیں اپنانے سے گھر کا سکون بحال ہو سکتا ہے؟
- گھر کے تمام جھگڑوں کو کس طرح ختم کر کے خوشگوار زندگی بسر کی جا سکتی ہے؟
- اولاد کی کیسے تربیت کی جائے کہ وہ آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بن سکے؟

**اگر آپ ان سب بنیادی سوالوں کا جواب چاہتے ہیں.....تو کتاب ’’پرسکون گھر‘‘ کا مطالعہ کیجئے**

جس میں درج قرآن وحدیث اور اکابر اولیاء کی تعلیمات سے وہ منتخب مضامین دیئے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے ہزاروں گھر آباد اور سینکڑوں ایسے افراد جو خودکشی پر آمادہ تھے بحمداللہ آج پرسکون زندگی کا لطف اٹھا رہے ہیں۔

اس مبارک کتاب میں درج تمام مضامین گھر کے سکون کیلئے تیر بہدف نسخے ہیں جن کے مطالعہ سے بیسیوں پریشان خواتین خوش وخرم زندگی بسر کر رہی ہیں۔ آج کے تمام مادی اسباب راحت کے باوجود سکون وراحت کیسے حاصل ہو سکتا ہے اور گھر واقعی کیسے گھر بن سکتا ہے۔ گھر کے تمام افراد اپنے حقوق کا علم حاصل کر کے ان کی ادائیگی کیسے کر سکتے ہیں۔ یہ سب آپ کتاب ’’پرسکون گھر‘‘ میں پڑھ سکتے ہیں۔ الحمدللہ آج ملک بھر سے ہزاروں خواتین جو حضرات اس کتاب کو پڑھ کر اراکین ادارہ کو ڈھیروں دعاؤں سے نواز رہے ہیں۔

گھر بیٹھے تمام اسلامی کتب حاصل کرنے کیلئے آج ہی رابطہ فرمائیں۔

# مولانا سید انظر شاہ کشمیریؒ خودنوشت سوانحی خاکہ!

ادارہ

> نورپورنورنگا ضلع بہاولپور کے بیدار مغز عالم دین مولانا رشید احمد نورپوری نے مولانا سید انظر شاہ کشمیریؒ سے ان کی زندگی میں سوانحی خاکہ طلب کیا۔ آپ نے اپنے قلم سے یہ تحریر بجھوائی۔ آج سید انظر شاہ مرحوم ہم میں موجود نہیں لیکن ان کی تحریر ہمارے لئے تبرک کا درجہ رکھتی ہے۔ ادارہ!

۱۳۴۷ھ شعبان کی پندرھویں رات، نورسحر، تاریکی شب سے دست وگریباں ہے کہ یہ بدنام کنندہ نکونامے چند، محلہ خانقاہ واقع دیوبند میں تولد ہوا۔ والد مرحوم پشاور کے سفر سے مراجعت فرما ہوئے تو بڑی بہن نے نام پوچھا ارشاد ہوا کہ: ’’اخیر الزمان‘‘ نام رکھ دو یہ ہمارا آخری بچہ ہے۔ والدہ مرحومہ رونے لگیں تو خود ’’انظر شاہ‘‘ تجویز فرمایا۔ عمر ابھی پورے چار سال نہ ہونے پائی تھی کہ سایہ پدری سر سے اٹھ گیا۔ مجھے اپنے والد مرحوم کی شکل وصورت قطعاً یاد نہیں۔ مبارک شمائل اور کچھ باتیں حافظہ میں اب بھی تازہ ہیں۔ اتنالیس والا عدد عمر نے پورا کیا تو گذشتہ سال والدہ مرحومہ کے میمون سایہ سے بھی حرمان نصیب ہوا۔ رب ارحمهما كما ربياني صغيرا!

ابتدائی تعلیم دیوبند کے مختلف حفاظ سے لی۔ حافظ پیارے نامی استاد ابھی بقید حیات ہیں۔ جن سے قرآن ناظرہ ختم کیا۔ ۱۳۵۲ھ میں دارالعلوم کے شعبہ فارسی میں داخل ہوا اور ۱۳۵۷ھ تک فارسی مکمل کی، ابتداہی سے پڑھنے سے طبیعت اچاٹ تھی لے کر برادر اکبر ’’اکبر شاہ‘‘ جو شکل وشمائل میں والد محترم کا واقعی وہ یادگار تھا۔ کھینچ تان کر پڑھاتا، وہ دنیا سے اٹھا تو مجھ سیاہ باطن نے شعبہ فارسی کو خیرباد کہا۔ اس کے بعد مسلسل تعلیم سے دور، کبھی انگریزی پڑھتا کبھی ابتدائے عربی۔ مولانا مرحوم قاری اصغر علی صاحب، استاد دارالعلوم دیوبند نے محنت سے میزان پڑھائی۔ امتحان حضرت مولانا اعزاز علی صاحب نے لیا۔ امتحان میں مسلسل ناکامی نے تعلیم کا دروازہ ایک بار پھر بند کردیا۔ بچپن میں میرے کھیل یا بچوں کے ایک ہنگامی مکتب میں معلمی تھا یا پھر چارپائی پر کرسی رکھ کر اور چادر کو عبا کی صورت میں جسم پر ڈال کر حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کی واعظانہ نقل اور بعد کی زندگی نے ابتداء میں یہ کھیل مستقبل کی پرچھائیاں ثابت کردیں۔ والدہ مرحومہ کی شفقت نے دیوبند سے باہر نکلنے کی اجازت نہ دی۔ بہن اس صورت حال پر دلگیر ہوتیں اور میرے تعلیمی سلسلہ کے لئے تجویز ہمیشہ ان کے پیش نظر رہتی۔ ایک روز ابھی والدہ بستر سے نہ اٹھیں تھیں۔ بہن نے ناشتہ کرایا اور ڈھیر روپیہ دے کر دہلی، خالہ زاد بھائی حکیم سید اختر حسین صاحب جو اپنی سخت گیری اور تربیت میں کڑی نگرانی کے لئے ہم سب کے لئے مرعوب کن شخصیت تھے پاس روانہ کردیا۔

دہلی کا یہ سفر سچی بات ہے۔ پڑھنے پڑھانے کے خیال سے قطعاً نہیں بلکہ دلی کی ایک سیر کے ارادہ سے ہوا۔ گاڑی شام کے لگ بھگ دہلی اسٹیشن پر پہنچی تو یہ شام کی چائے کا وقت تھا۔ گھر کی یاد نے چٹکی لی اور غربت نے بے غریبی کے مہیب منظر دکھا کر واپس دیوبند ہی کر دینا چاہا۔ حسن اتفاق سے سامنے خالہ زاد بھائی آتے دکھائی دیئے جو کسی ضرورت سے اسٹیشن آئے تھے۔ یوں لطیفۂ قدرت نے حصول علم کی راہیں اپنے دست لطیف سے تیار کیں۔ دہلی میں رہ کر پنجاب یونیورسٹی سے منشی، منشی فاضل، ادیب، عالم اور ادیب فاضل اور میٹرک کے امتحان دیئے۔

بہن کے منصوبہ کے مطابق تعلیم جاری تھی کہ اچانک دہلی تقسیم ہونے دہلی کی پرسکون زندگی کا نقشہ ہی بدل دیا۔ حالات کی شدت سے تنگ آ کر خالہ زاد پاکستان روانہ ہوئے اور تیرہ بخت دیوبند آ کر مقیم ہوگیا۔ ایک رات کسی ضرورت سے دارالعلوم میں حاضر ہوا۔ سامنے سے پرانے استاد قاری اصغر علی صاحب مرحوم آتے دکھائی دیئے۔ بات چیت کے بعد گھر لے گئے اور خیر الفادہ پہلا سبق پڑھ کر اگلے دن حاضری کا نادرہ حکم صادر ہوا۔

صرف اس خیال سے کہ امتحانات یونیورسٹی میں عربی کتابیں رکھ دی جاتی ہیں۔ ان کو سمجھنے کی سوادا گر اس وقفہ میں پیدا کر لی جائے تو کیا جرم ہے۔ عربی شروع کر دی گئی۔ قاری صاحب مرحوم نے ایک سال میں عربی ابتدائی کی دس بارہ کتابیں اس طرح پڑھائیں کہ عربی سے ذہنی دلچسپی کا رابطہ قائم ہوگیا۔ اس کے بعد اب مولانا اعزاز علی مرحوم صاحب کے سپرد کر دیا۔ مرحوم نے ڈھائی برس میں ''نفحۃ العرب'' ایک ایک سطر یوں پڑھائی کی نحو، صرف، ادب کے تمام ابتدائی مراحل طے ہوگئے۔ اب بھی مرحوم کے سوالات اور یہ موضوع کیوں ہوگیا؟ منصوب کس لئے ہے۔ صرف کبیر کیجئے صرف صغیر کیجئے پرخشونت جملے کانوں میں گونج رہے ہیں اور دل کی وہ دھڑکنیں آج بھی یاد ہیں جوان کے دروس میں بیٹھ کر بڑھ جاتیں۔ پھر فقہ، اصول فقہ، ادب، نحو وغیرہ اکثر کتب حضرت مرحوم سے پڑھنے کی سعادت میسر آئی۔ ۱۳۶۷ھ میں عربی شروع کی اور ۱۳۷۲ھ میں ظاہری فراغت، کتابیں چھوڑ کر تعلیم پوری کی۔ لیکن یہ حضرت شیخ الادب کی باکمال تعلیم کا اثر ہے کہ تدریس کے زمانہ میں بھی کتابیں زیر تعلیم رہیں تو کوئی دشواری محسوس نہیں ہوئی۔ صحاح ستہ میں بخاری شریف اور ترمذی شریف، عارف باللہ سیدی و آقائی حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے سبقاً سبقاً پڑھی ہیں اور بخت کی بہروزہ مندی کی حدیث ایک صاحب نسبت شیخ نے حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۳۷۲ھ کے آخر میں حضرت مولانا اعزاز علی مرحوم کی شفقت نے دارالعلوم دیوبند میں معلمی کی خدمت پر مامور کر دیا۔ اب کہ ۱۳۸۸ھ ہے۔ ابن کثیر، جلالین شریف، متنبی اور دوسری کتابیں زیر دروس ہیں۔

سب سے پہلا مضمون ''شمس المشائخ'' نامی رسالہ میں والد مرحوم کی وفات پر قلم سے نکلا۔ جس پر نام میرا تھا اور الفاظ و معانی برادر محترم مولانا انظر شاہ صاحب کے۔ حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی نے اصلاح کی۔ لیکن تحریر کے نوک و پلک جس حد تک درست ہوئے وہ برادر اکبر ہی کی شفقت و عنایت ایک خوشگوار انجام ہے۔

تذکرۃ الافراز، ترجمہ ابن کثیر مکمل، حواشی تفسیر حقانی، ترجمہ تفسیر مظہری، ترجمہ تفسیر مدارک، ترجمہ فتاویٰ عالمگیری اردو ترجمہ تکمیل الایمان شیخ عبدالحق محدث دہلوی نامہ سیاہ کے سیاہ نامہ سے تیار ہوئے۔ تفسیر سے خاصا ذوق اور فقہ و حدیث و ادب سے تھوڑی بہت دلچسپی ہے۔ سیاسی زندگی کے سارے جھمیلے جمعیت العلماء ہند کے ساتھ

وابستہ ہیں۔طبیعت نکتۂ آخر میں مائل،اس لئے نہیں علمائے تاٗثر جن کی تصانیف دقیقہ سنجوں کا مرقع ہے دلی لحہ کا ذوق فطری طور پر حصہ میں آیا۔خدا جانے کتنا اور کتنا کیا کچھ پڑھ ڈالا۔لیکن لطف لم یزل ولا یزال کا شکر یہ کس زبان سے ادا ہو کہ آج تک ایک افسانہ،ناول یا فحش لٹریچر کی ایک سطر بھی پڑھی نہ جاسکی۔

تصوف اور سلوک پر اس قدر پڑھا کہ صحیح عدد بھی حافظہ کی گرفت سے باہر اور زندگی میں جو کچھ احتیاط ہے وہ اسی پاکیزہ لٹریچر کا خاموش اثر لیکن جو آج اثر اب فن زندگی کے یہ تین تھپیڑے،تدریس،تقریر و تحریر سولہ سال گذرتے ہیں کہ مولانا سید احمد رضا صاحب مؤلف انوار الباری کی برادری سے نکاح ہوا۔پانچ بچے پرورش میں ہیں۔شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ نے بیعت کے بعد اس خاص شعبہ کی ناکہ سے بادیہ پیائی ابھی حصہ میں آئی نصف عمر گذر چکی جو غبار راہ کی طرح نظر آتی ہے۔باقی زندگی کے روز و شب پردۂ غیب میں ہیں۔

جو کرنا چاہئے تھا وہ ہو نہ سکا۔جو ہونا چاہئے اس کے لئے گرمی عمل،سراسر مفقود دامن زندگی کے داغ دھونے کی سبیل کیا ہے۔جب کہ آلائش اعمال پوری زندگی کو داغدار بنائے ہوئے ہے۔بدعمل کے طوفانوں میں سفینۂ رحمت کا انتظار یا متاع حیات ہے اور ناکامیوں کے ہجوم میں ابر کرم کے لئے چشم براہ۔

## حضرت مولانا محمد ایوب مدنی ملتانی کا انتقال

جامع مسجد مدنی کے خطیب مولانا قاری نذیر احمد صاحب کے جواں صاحبزادہ مولانا محمد ایوب مدنی صاحب ۳۰ رنومبر کو انتقال فرما گئے۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!مولانا محمد ایوب مدنی نے ۲۰۰۳ء میں جامع خیر المدارس ملتان سے فراغت حاصل کی۔بلوکی کے معروف حکیم مولانا محمد عبداللہ سے حکمت کی تعلیم حاصل کی۔اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم۔اے اسلامیات کیا۔خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے بیعت کا تعلق تھا۔حضرت مولانا عبدالستار تونسوی سے فن مناظرہ سیکھا۔والد گرامی کی سرپرستی میں جامع مسجد مدنی کے خطیب اور مدرسہ کے ناظم تھے۔بھرپور محنتی اور جفاکش عالم دین تھے۔کچھ عرصہ پہلے ان کا نوعمر بیٹا اور پھر والدہ فوت ہوگئیں۔ان صدمات نے انہیں متاثر کیا جو فطری تقاضہ تھا۔اللہ رب العزت کی شان صمدیت کہ گردن توڑ بخار میں مبتلاء ہوئے۔لاہور ملتان کے بڑے ہسپتالوں میں علاج ہوتا رہا۔لیکن تقدیر غالب آئی اور جان کی بازی ہار گئے۔اگلے دن جنازہ ہوا۔حضرت مولانا محمد عابد مدرس خیر المدارس نے جنازہ پڑھایا۔ملتان کے علماء،طلباء،سیاست دان اور عوام نے بھرپور شرکت کی۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔آمین!

## حضرت مولانا سیف الرحمان کے والد گرامی کا انتقال پر ملال

حیدر آباد جامعہ مفتاح العلوم کے ناظم وفاق المدارس کی متحرک شخصیت حیدر آباد کے مذہبی و سماجی رہنما حضرت مولانا سیف الرحمان آرائیں کے والد گرامی گذشتہ دنوں ڈگری سندھ میں انتقال فرما گئے۔حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا سیف الرحمان کے اس صدمہ میں برابر کی شریک غم ہے۔اللہ تعالیٰ سب کے حامی و ناصر ہوں۔آمین!

# قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ نمبر۲!

آخری قسط

ازافادات: مولانا محمد امین صفدرؒ

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

۱...... آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ میں جاتا تھا۔اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔مگر میرے نزدیک آپ کی یہ عادت جائے افسوس نہیں۔کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵)

۲...... یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔جن جن پیش گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت تورات میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵)

۳...... اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا اور پھر ایسا ظاہر کیا کہ گویا میری تعلیم ہے۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶)

۴...... آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶)

۵...... عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھتے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶)

۶...... ممکن ہے آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔اس تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کردیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو معجزہ آپ کا نہیں اسی تالاب کا معجزہ ہے۔آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے کچھ نہیں تھا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷)

۷...... آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں زناکار کسبی عورتیں تھی جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔آپ کو کنجریوں سے میلان اور محبت بھی شاید اسی وجہ سے تھی کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اسے سر پر ناپاک ہاتھ لگائے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔سمجھنے والے سمجھ لیں کہ یہ انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷)

۸...... ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جاویں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف

طور پر جھوٹی نکلیں اور کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی ص۱۴)

نوٹ: مرزا قادیانی اپنے آپ کو مثیل مسیح کہتا ہے تو قادیانیوں سے پوچھنا چاہئے کہ جب مسیح کی تین نانیاں اور دادیاں زنا کار عورتیں تھیں تو یقیناً مرزا قادیانی کی بھی تین نانیاں اور دادیاں زنا کار عورتیں ہوں گی۔ ان کا نام بتایا جائے؟ اور مرزا قادیانی کے سر پر کونسی کنجری اپنی ناپاک کمائی کا عطر ڈالا کرتی تھی؟۔ یقینی بات ہے کہ مرزا قادیانی مسیح تھا۔ وہ گالیاں بھی دیتا تھا اور جھوٹ بھی بکتا تھا۔ بلکہ اس کے ہاتھ میں مکروفریب کے سوا کچھ نہیں تھا۔ الغرض جو باتیں مرزا قادیانی مسیح میں تسلیم کرتا ہے مرزائیوں کا فرض ہے کہ وہ باتیں مرزا قادیانی میں بھی تسلیم کریں۔ تاکہ اس کا مثیل ہونا ثابت ہو سکے۔

## مسئلہ جہاد

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد کا مسئلہ جو قرآن میں موجود ہے ایک پاک مسئلہ ہے جو شرائط کے ساتھ قیامت تک فرض رہے گا۔ قرآن کریم میں ہے کہ: ''کتب علیکم القتال · بقره '' ﴿فرض ہوئی تم پر لڑائی۔﴾ ''ان اللّٰه اشتریٰ من المؤمنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنه · توبه '' ﴿اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔﴾ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''لن يبرح هذا الدين قائماً يقاتل عليه عصابة من المسلمين حتىٰ تقوم الساعة · رواه مسلم، مشكوٰة ص ۳۳۰ '' ﴿ہمیشہ رہے گا یہ دین قائم، قتال کرتی رہے گی مسلمانوں کی ایک جماعت۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے: صفدر﴾

## جہاد کا انکار

اس کے برخلاف مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''جہاد یعنی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے نہیں بچا سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا۔ پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ قتل سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔'' (حاشیہ اربعین نمبر۴، ص۱۵) کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص۲۵) پھر لکھتا ہے کہ یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔ (اعجاز احمدی ص۳۴)

نوٹ: مرزا قادیانی ازالہ اوہام ص۵۸ پر لکھتا ہے کہ اب کوئی ایسی وحی یا الہام من جانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تردید یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی اس عبارت میں کسی ایک حکم کے منسوخ کرنے کو کفر قرار دیا۔ لیکن دوسری طرف اتنے بڑے حکم جہاد کو منسوخ کر دیا اور اس کی منسوخی کے ساتھ ہی جزیہ، غنیمت اور خمس کے سب احکام منسوخ ہو گئے اور مرزا قادیانی باقرار خود کئی کفروں کے نیچے دب گیا۔

## معراج جسمانی

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب سرور کائناتﷺ کو معراج جسمانی ہوئی: ”سبحان الذی اسریٰ بعبدہ ۰ بنی اسرائیل “ ﴿پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندے کو۔﴾ کسی روح کا آسمان پر جانا یہ کوئی قابل تعجب بات نہیں کہ اس پر سبحان کا جملہ لکھا جائے۔ اسریٰ بھی عربی میں جسمانی سیر کو کہتے ہیں اور عبدہ کا اطلاق بھی جسم اور روح پر ہوتا ہے۔ آیت میں اقصیٰ سے مراد بعض نے بیت المقدس والی مسجد لی ہے۔ وہ اس آیت سے اسریٰ ثابت کرتے ہیں اور سورۃ نجم کی آیات سے معراج ثابت کرتے ہیں۔ لیکن بعض مفسرین اسی آیت میں مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المعمور لیتے ہیں۔ جو بیت المقدس کے بالمقابل آسمانوں پر فرشتوں کا قبلہ ہے۔

## معراج جسمانی کا انکار

اس کے برعکس مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا اور اس کے کشفوں میں مؤلف خود بھی صاحب تجربہ ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۰)

نوٹ: مرزا قادیانی سبحان الذی اسریٰ کا مطلب یہ بیان کرتا ہے کہ رسول اقدسﷺ کی پیدائش دنیا میں دو مرتبہ ہوئی۔ پہلی صدی ہجری میں مکہ شریف میں آپ پہلی رات کا چاند بن کر پیدا ہوئے۔ پھر دوسری مرتبہ چودھویں صدی میں مسجد اقصیٰ میں جس سے مراد قادیان کی مسجد ہے چودھویں رات کا بدر تام بن کر مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں پیدا ہوئے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲۷)

## مرزا قادیانی کے جھوٹ اور شوخیاں

۱...... مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح ان پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔ (اربعین ص ۳، ۹)

نوٹ: یہ صریح جھوٹ ہے۔ بتاؤ کہاں اور کس کتاب میں ایسا لکھا ہے؟۔ غلام دستگیر کی کتاب مدت سے شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو کس دلیری سے لکھتا ہے کہ: ”ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔“

(اشتہار انعامی ۵۰۰ ص ۶۰)

۲...... اخبار بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء میں لکھتا ہے کہ جتنے لوگ ہمارے سامنے مباہلہ کے لئے آئے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

نوٹ: یہ دعویٰ بھی محض غلط اور بڑا بھاری جھوٹ ہے۔ صوفی عبدالحق کے سوا کسی سے مرزا قادیانی نے مباہلہ نہیں کیا اور وہ زندہ رہے۔ صوفی صاحب نے مرزا قادیانی کے مباہلہ کے ۱۵ ماہ بعد ۱۳۱۲ھ میں اس کے اثر کا اشتہار دیا اور اس کی شروع کی عبارت یوں ہے۔ ”کیونکہ مرزا جی پر مباہلہ کی لعنت اچھی طرح پڑ گئی یا کچھ کسر ہے۔ مگر مریدوں کے جھوٹ کا یہ حال ہے کہ مرزا قادیانی کے ہر جھوٹ کو سچ مان جاتے ہیں۔“

۳...... مرزا قادیانی تحفۃ الندوۃ میں لکھتا ہے کہ: ’’قرآن نے میری گواہی دی ہے۔ رسول ﷺ نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کردیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن نے بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کردیا ہے جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی ہے اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہ دے چکا۔‘‘

نوٹ: یہ محض جھوٹ اور شوخیاں ہیں۔ قرآن کے بارے میں لکھتا ہے کہ: ’’میں نے کشفی حالت میں قرآن کھولا کہ اس میں لکھا تھا انا انزلناہ قریباً من القادیان (ازالہ اوہام) (بے شک ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو قادیان کے قریب: صفدر)‘‘ پھر لکھتا ہے قرآن پاک میں میرے بابت خبر ہے انکسف الشمس والقمر فی رمضان فبای الآء ربکما تکذبان (ریویو بٹالوی ص۳) (سورج اور چاند گرہن ہووے رمضان میں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے: صفدر)

۴...... حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا الخطاب المسیح فی تحقیق المہدی والمسیح۔ ادھر حضرت گنگوہیؒ آخری عمر میں نابینا ہوگئے تو اس (مرزا) نے فوراً ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھ مارا کہ رشید احمد گنگوہیؒ نے میرے خلاف ایک رسالہ الخطاب المسیح لکھا اور وہ اس کے فوراً بعد اندھا ہوگیا۔ حالانکہ حضرت حکیم الامت نے یہ رسالہ لکھا تھا۔

۵...... میرے ہی زمانہ میں ملک میں موافق احادیث صحیحہ اور قرآن شریف اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی۔ (حقیقت الوحی ص۴۵)

نوٹ: قرآن میں اور حدیث میں کہیں طاعون کا ذکر نہیں۔ مناظرہ میں (یعنی استاذ صاحب کا ایک مرزائی سے مناظرہ ہوا) مرزائی مناظر کہنے لگا کہ: ’’رجزاً من السماء ۔ اعراف‘‘ ﴿عذاب آسمان سے﴾ کا معنی طاعون ہے۔ میں نے کہا چلو تسلیم ہے تو یہ کہاں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ میں ہوگا۔ مناظر نے کہا کہ کچھ احادیث اور سابقہ کتابوں سے ملا جلا کر الفاظ اکٹھے کئے ہیں۔ اسی طرح بن جاتا ہے۔ میں نے کہا ایسے ہی قرآن کریم سے الگ الگ جگہ سے غلام، احمد، خنزیر، شیطان الفاظ لیں اور ان سب کو ملائیں تو پھر کیا بنے گا؟۔ جواب دیں۔ وہ خاموش رہا۔

۶...... میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت تورات اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اس وقت پر خسوف، کسوف ہوگا اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی۔ (دافع البلاء ص۱۸)

نوٹ: صرف انجیل میں ذکر ہے کہ آخری زمانہ میں طاعون پڑے گا۔ اس وقت جھوٹے مسیح ظاہر ہوں گے جو بڑے بڑے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ اگر وہ گلی میں ہوں تو اپنے مکان کا دروازہ بند کرلو اور اگر وہ صحن میں ہوں تو اندر جاکر کنڈی لگالو۔ مرزا قادیانی کذاب حدیث کا آدھا ٹکڑا لکھتا ہے۔ اسی طرح باطل فرقے بھی آدھی آیت یا آدھی حدیث پڑھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان فتنوں سے محفوظ فرمائیں اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ اور حضرت استاذ ؒ کے مزید درجے بلند فرمائیں اور ان کی قبر مبارک کو جنت الفردوس کا باغ بنائیں۔ آمین!

# پاکستانی قادیانی جماعت کی اسرائیل دوستی!

## (قادیانیوں کا واویلا اور اس کا جواب)

از عرفان محمود برق (سابق قادیانی)

روزنامہ نوائے وقت میں ۵/اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز اتوار کو ایک خبر شائع ہوئی جس میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ سے تعلق رکھنے والے یہودی محقق ڈاکٹر آئی ٹی ٹونی نے اپنی کتاب ''اسرائیل اے پروفائل'' میں انکشاف کیا ہے کہ:

''قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے ۱۶۰۰ افراد اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔''

''لندن پوسٹ'' یکم اکتوبر کو ایک رپورٹ میں یہودی محقق نے انکشاف کیا ہے کہ: ''پاکستان بھارت کارگل جنگ کے دوران قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھاری مقدار میں چندہ جمع کر کے بھارت کو عطیہ دیا تھا۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے ترجمان کا کہنا ہے کہ عرب، عیسائی فلسطینی اور اسرائیلی مسلمان اور دنیا بھر کے دیگر خطوط کے مختلف معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اسرائیلی ڈیفنس فورسز کا حصہ ہیں۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں کام کرنے والا ہر رکن رضا کارانہ خدمات پیش کرتا ہے۔ اسرائیلی ڈیفنس فورسز کی ویب سائٹ پر دنیا کے کسی بھی باشندے کو بلا تخصیص نسل، مذہب، زبان، اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں شمولیت کی دعوت موجود ہے۔ انبال نوئے کا دعویٰ ہے فورسز میں شامل کئی مسلمان مختلف جنگوں میں ہلاک بھی ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ اسرائیل میں ہر بالغ مرد و عورت پر فوجی خدمات مقررمدت تک انجام دینا لازمی ہے۔''

اس کے بعد ۶/اکتوبر اور ۱۷/اکتوبر کو روزنامہ نوائے وقت میں مختلف انداز میں تبصرہ بھی کیا گیا۔ ۶/اکتوبر کے ایڈیٹوریل میں لکھا گیا کہ: ''ایک برطانوی اخبار کی رپورٹ کے مطابق پاکستان سے تعلق رکھنے والے چھ سو سے زائد قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں اور مختلف عہدوں پر رضا کارانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔''

اسرائیلی ڈیفنس فورسز کے ترجمان نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ مختلف مذاہب، ممالک اور معاشرتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے افراد اسرائیلی فوج میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ''لندن پوسٹ'' میں شائع ہونے والی اس رپورٹ میں یہ انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ پاکستان، بھارت کارگل جنگ کے دوران قادیانی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھاری مقدار میں چندہ جمع کر کے بھارت کو عطیہ دیا تھا۔ اگر اس رپورٹ کے مندرجات درست ہیں تو یہ انتہائی تشویشناک صورتحال ہے۔ جس کی حکومت کو اعلیٰ سطح پر فوری تحقیقات کرانی چاہئے۔

پاکستان کے شہری قادیانیوں کا اسرائیلی فوج میں بھرتی ہونا اس پاکستان دشمن ملک کو پاکستان کی سالمیت پروار کرنے کا نادر موقع فراہم کرنے کے مترادف ہے۔ اگر قادیانیوں سے متعلق اس معاملہ میں موجودہ حکومت کا

کوئی عمل دخل ہے جس کی نشاندھی برطانوی اخبار میں شائع ہونے والی رپورٹ سے بھی ہوتی ہے تو ملکی سالمیت کے حوالے سے اس سے زیادہ تشویش ناک اور کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ اس لئے حکومت کو اس رپورٹ کا باریک بینی سے مشاہدہ کر کے قوم کو اپنے مؤقف سے آگاہ کرنا چاہیے۔

ہر محب وطن کی خواہش ہے کہ حکومت کو اس رپورٹ کا مشاہدہ کر کے قوم کو اپنے مؤقف سے آگاہ کرنا چاہیے۔ اس رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد قادیانی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے اور وہ ان حقائق کو اپنی باطل تاویلات کے دبیز پردوں میں چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سچ کے سنہری موتیوں کو جھوٹ کے عمیق غاروں میں چھپا دینے میں ان کے گرو مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر ایک عام قادیانی تک سب کو مہارت حاصل ہے۔ قادیانیوں کے رسالے ہفت روزہ ''لاہور'' لاہور میں ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۸ء کے شمارے میں ان واضح حقائق سے صاف انکار کرنے کی کوشش کی گئی۔

صفحہ ۳،۴ پر لکھا ہے کہ: ''اگرچہ نوائے وقت کی پیشانی پر تو یہ لکھا ہوا ہے کہ بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔'' یہ تو اسی وقت ممکن ہے جب جہاد کرنے والا سچ بولے پورا تولے...... نوائے وقت اس مفروضہ کتاب کی طرف یہ بیان منسوب کرتا ہے کہ ۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے ہیں۔ ہم نوائے وقت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس جھوٹ کو سو پر تقسیم کر کے صرف چھ احمدی پاکستانی ہونے کا ثبوت پیش کر دے۔ ذرا آگے چل کر اس قادیانی رسالے میں یہ بھی لکھا گیا کہ نوائے وقت آج کل جماعت احمدیہ کے خلاف منفی پروپیگنڈے میں مصروف ہے اور یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی دوستی اسرائیل سے ہے۔ جسے عالم اسلام اچھا نہیں سمجھتا۔ یہ بہت پرانا الزام ہے جو بار بار لگایا گیا۔ لیکن آج تک ثابت نہیں ہوسکا۔

قادیانی کالم نگار کی یہ بات پڑھنے کے بعد ہم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔'' لعنۃ اللہ علی الکاذبین '' اس قادیانی کالم نگار سے کوئی پوچھے کہ کیا تمہارے کہنے سے ایک ثابت شدہ حقیقت جھوٹ میں بدل سکتی ہے؟ آفتاب کی کرنیں اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ بزم ہستی کو منور کر رہی ہوں اور تم کہو کہ نہیں نہیں۔ اس وقت تورات کی کالی دیوی نے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں اور ہر طرف اندھیرا ہے تو لوگوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ تمہیں پاگل کہیں۔

تم قادیانی تو یہ بھی کہتے ہو کہ تمہارا مرزا قادیانی نہ شراب پیتا تھا، نہ زنا کرتا تھا، نہ افیون کھاتا تھا، نہ سینما دیکھتا تھا، نہ چوری کرتا تھا، نہ قمیص کے بٹن الٹے بند کرتا تھا، نہ الٹے جوتے پہنتا تھا، نہ مراقی تھا، نہ جھوٹا تھا، نہ گالیاں نکالتا تھا۔ یہ سب الزامات ہیں جو ثابت نہیں لیکن جب یہی باتیں تمہیں تمہارے مرزے قادیانی اس کے بیٹوں اور دیگر قادیانیوں کی مصدقہ کتب کے حوالے سے دکھائی جاتی ہیں تو تم پھر بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ دراصل تمہارے کانوں، آنکھوں اور دل ودماغ پر اللہ کی طرف سے مہریں لگ چکی ہیں کہ تم سب کچھ دیکھنے اور سننے کے باوجود بھی نہیں سمجھتے۔

## اسرائیل میں قادیانی مشن

دوست محمد شاہد قادیانی کی کتاب تاریخ احمدیت کے مطابق فلسطین میں یہودی ریاست (اسرائیل) کے

معرض وجود میں آنے سے پہلے اور بعد میں یہ خطہ قادیانیوں کی خصوصی دلچسپیوں کا مرکز بنا رہا اور قادیانیوں کے مبلغ باقاعدہ وہاں اپنی ارتدادی سرگرمیوں میں مشغول رہے۔ اللہ دتہ جالندھری، محمد سلیم چوہدری، محمد شریف، نور احمد، رشید احمد چغتائی جیسے معروف قادیانی مبلغ تبلیغ کے نام پر عربوں کو محکوم بنانے کی مذموم سازشیں کرتے رہے۔۱۹۳۴ء میں خلیفہ قادیان مرزا بشیرالدین محمود نے اپنے استعماری صیہونی مقاصد کے لئے اس تحریک کی بنیاد رکھی اور جماعت سے سیاسی مقاصد کے لئے اس تحریک کے لئے بڑی رقم کا مطالبہ کیا۔ (تاریخ احمدیت)

## ظفراللہ خان قادیانی کا اعتراف

غدار اسلام، غدار وطن قادیانی جماعت کے سرکردہ راہنما اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی نے آتش فشاں لاہور کو ایک تفصیلی انٹرویو دیا۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کے بارے میں ان سے چند سوال کئے گئے۔ جن سے اسرائیل میں قادیانی مشن کی حقیقت طشت ازبام ہوئی۔ پڑھیے:

”س...... لیکن یہ بات عام ہے کہ آپ لوگ اسرائیل کے جاسوس ہیں اور آپ کا وہاں پر مشن موجود ہے؟۔

ج...... ہاں ہے ہمارا وہاں مشن، لیکن وہ اسرائیل کے قائم ہونے سے مدتوں پہلے سے ہے۔ اسرائیل کی ریاست کے قیام کے وقت اسرائیل کی حدود کے اندر ایک خاص تعداد مسلمان اور عیسائی عربوں کی تھی۔ جن میں بعض تو اپنا وطن ترک کر کے ساتھ کے عرب ممالک میں منتقل ہوگئے اور بعض وہیں مقیم رہے۔ ہماری جماعت میں سے بعض اسرائیل کی حدود سے باہر چلے گئے اور بعض وہیں مقیم رہے...... وہ دیکھیں کہ یہ اسرائیل میں بیٹھ کر بھی اسلام (یعنی قادیانیت۔ ناقل) کی تبلیغ کرتے ہیں۔“ (آتش فشاں لاہور ص۲۷ ج۹، ش۹، یکم مئی ۱۹۸۱ء)

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ قادیانی اسرائیل میں بیٹھ کر اپنی ارتدادی تبلیغ کیسے کرتے ہیں؟ اگر وہ یہ کہیں کہ مسلمانوں کو تو یہ بات ہی خلاف حقیقت ہے۔ اسرائیل میں تو یہودی بستے ہیں نہ کہ مسلمان اور اگر کہیں کہ یہودیوں کو تو یہ اس سے بھی بڑا جھوٹ ہے۔ یہودیوں کو تو قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کر سکتے ہی نہیں۔ کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے اب تک کتنے یہودیوں کو قادیانیت کے گٹر میں پھینکا ہے؟ اسرائیل جو عربوں کے قلب میں ناسور ہے۔ یہاں قادیانی مشن کے وجود کا مقصد یہی ہے کہ وہ عربوں کے خلاف اسرائیل کی جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ جہاں اسرائیلی یہودی کے ظالم دانتوں میں فلسطینیوں اور دیگر عربوں کے گوشت کے ریشے نظر آتے ہیں۔ وہاں ساتھ ساتھ قادیانی بھی اس فعل قبیح میں برابر کے شریک ہیں۔

اسرائیل میں قادیانی مشن کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ پاکستان کی اندرونی سیاست کے راز لئے جائیں۔ پاکستان کے ایٹمی راز لئے جائیں اور اس پاک وطن میں عالمی استعمار اور یہودی استحصال کی راہیں قائم کی جائیں۔ یہی کام ان کا شیطانی سپوت ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی پوری زندگی کرتا رہا۔ جس کے پاکستان کے ایٹمی نقشے کو امریکہ بہادر تک پہنچانے کے واضح ثبوت منظر عام پر آچکے ہیں۔

## ربوہ (پاکستان) کا مشن اسرائیل میں (ناقابل تردید ثبوت)

پاکستانی قادیانیوں کی اسرائیل میں ان کے مشن سے وابستگی کا اندازہ آپ (ربوہ) موجودہ چناب نگر کی تنظیم تحریک جدید کے سالانہ بجٹ ۶۷،۱۹۶۶ء کے ص ۲۵ سے بھی لگا سکتے ہیں۔

واضح رہے کہ (ربوہ) موجودہ چناب نگر (پاکستان) قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے اور قادیانی جماعت کی تمام تنظیمیں اسی مرکز سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر انتظام چل رہی ہیں۔ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی سے جب پوچھا گیا کہ کیا اسرائیل میں ربوہ کا مشن قائم ہے تو اس نے بوکھلا کر کہا تھا کہ: ''حکومت کے نوٹس میں ایسی کوئی اطلاع نہیں۔'' لیکن جب مذکورہ بالا ربوہ کا سالانہ بجٹ شائع ہوا جس میں ''اسرائیل مشن'' کا میزانیہ بھی موجود تھا تو قادیانیوں کو اس منافقانہ روش پر جھنجھوڑا گیا تو کہنے لگے کہ: ''اسرائیل میں قادیانی مشن تو قائم ہے اور ہے بھی ربوہ کے ماتحت۔ لیکن وہ کوئی سیاسی مشن نہیں بلکہ تبلیغی مشن ہے۔''

## مرزا قادیانی کے پوتے مبارک احمد کا اعتراف

مرزا قادیانی کے پوتے مبارک احمد قادیانی نے اپنی کتاب (Our Forign Mission) ''آور فارن مشن'' جو ربوہ سے چھپی ہے کے ص ۷۹ پر اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ: ''احمدیہ مشن اسرائیل میں حیفہ (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر واقع ہے اور وہاں ہماری ایک عبادت گاہ ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بک ڈپو اور ایک سکول موجود ہے۔ ہمارے مشن کی طرف سے ''البشریٰ'' کے نام سے ایک ماہانہ عربی رسالہ جاری ہے جو ۳۰ مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی مردود۔ ناقل) کی بہت سی تحریریں اس مشن نے عربی میں ترجمہ کی ہیں۔''

## چھ سو پاکستانی اسرائیلی فوج میں

جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ روزنامہ نوائے وقت کی اس سنسنی خیز خبر کہ: ''۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے ہیں۔'' پر تبصرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کے شمارے ہفت روزہ ''لاہور'' لاہور نے اس خبر کو مفروضہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بات بالکل ثابت نہیں۔ حالانکہ روزنامہ نوائے وقت نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں لکھی بلکہ لندن سے شائع ہونے والی کتاب اسرائیل اے پروفائل (Israel A Profile) کے حوالے سے لکھی ہے۔ جس کا مصنف کوئی مسلمان نہیں بلکہ پولیٹیکل سائنس کا ایک یہودی پروفیسر آئی ٹی ٹونی ہے اور یہ کتاب کسی اسلامی ادارے نے نہیں چھاپی بلکہ اسے عیسائیوں کے ادارے ہال، مال لندن نے ۱۹۷۲ء میں شائع کیا ہے اور یہ تفصیل اس کتاب کے صفحہ ۷۵ پر موجود ہے۔ اگر قادیانیوں کی عقل تھوڑی بہت بھی کام کرتی ہے تو وہ اس کتاب کو بلا جھجک لندن کے ادارے ہال مال سے منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔ قابل توجہ بات یہ بھی ہے کہ اسی کتاب کے صفحہ ۵۴ پر صاف طور پر بتایا گیا ہے۔ عربوں پر یہ پابندی اب بھی قائم ہے کہ وہ کسی سر سبز گاؤں میں نہیں رہ سکتے اور اسرائیلی فوج میں بھرتی بھی نہیں ہو سکتے۔

## قادیانیوں کی اسرائیل دوستی

قادیانیوں کے رسالے ہفت روزہ ’’لاہور‘‘ لاہور کے اس اعتراض کہ: ’’ان پر لگایا گیا اسرائیل دوستی کا الزام بہت پرانا ہے جو بار بار لگایا گیا۔لیکن آج تک ثابت نہیں ہوسکا۔‘‘ کا دندان شکن جواب آپ گزشتہ سطور میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔آیئے یہاں ان کی اسرائیل گٹھ جوڑ کی مصدقہ کہانی، شرمناک سرگرمیوں اور استحصالی ہتھکنڈوں کی چند جھلکیاں انہیں کے رسائل وجرائد سے ملاحظہ کرتے ہیں۔

قادیانی مبلغ چوہدری محمد شریف ۱۵؍اگست ۱۹۴۸ء سے جون ۱۹۴۹ء کے عرصہ کی اسرائیل سے پاکستان بھیجی گئی رپورٹ میں لکھتا ہے کہ: ’’ہماری آنکھوں کے سامنے شہر گر گئے۔آبادیاں ویران ہوگئیں۔ان ایام میں جب کہ چاروں طرف گولیاں برستی تھیں اور ہر رات معلوم ہوتا تھا کہ صبح ہم پر طلوع ہوگی یا نہیں۔دعوت احمدیت کا کام باجود محصور ہونے کے جاری رکھا۔‘‘

جب چوہدری محمد شریف قادیانی اسرائیل سے پاکستان آنے لگا تو اسرائیلی صدر بن زیوی نے اس کو خصوصی پیغام ارسال کیا کہ وہ وطن جانے سے پہلے اس سے ضرور ملے۔۲۸؍نومبر کو چوہدری شریف نے اس سے ملاقات کی۔مرزامحمود نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۵؍ستمبر ۱۹۵۸ء میں اس ملاقات کا ذکر بڑے فخر ومباہات سے کیا ہے۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت ج۵ ص۷۰۵، از دوست محمد شاہد قادیانی)

قادیانی مبلغین کا اسرائیلیوں پر گولیوں کی برسات میں اور ظلم واستبداد کی سیاہ رات میں تبلیغ کرنا اور چوہدری شریف قادیانی سے ملنے کا اسرائیلی صدر کا اشتیاق پھر اس مرزائی مبلغ سے ملاقات یہ سب حقائق قادیانیوں کی اسرائیل دوستی کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں۔

۱۹۵۷ء میں سالانہ جلسے ربوہ کی تقریب میں مرزا قادیانی کے پوتے مرزا مبارک احمد نے اسرائیلی حکومت اور قادیانی مشن کے مابین دوستانہ تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا تھا کہ: ’’گزشتہ دنوں ہمارے مبلغ نے بیفا (اسرائیل) کے میئر سے ملاقات کی اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔چنانچہ ہماری تعلیمی سرگرمیوں سے متاثر ہوکر انہوں نے کہا کہ وہ کبابیر (اسرائیل) میں مدرسہ کی عمارت بنا کر دینے کے لئے تیار ہیں اور کہا کہ میں کبابیر ملنے کے لئے آؤں گا۔چنانچہ بعد میں وہ مقررہ تاریخ پر چار دیگر آدمیوں سمیت آئے۔جن میں مہندس البلاد بھی تھا۔اس موقع پر جماعت کے دوستوں اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا اور ان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔واپسی سے قبل میئر صاحب نے مشن کے رجسٹر میں عمدہ تاثرات کا اظہار کیا۔ہمارے دارالتبلیغ میں ایک صحافیہ ملنے کے لئے آئی۔جس نے تبادلہ خیالات کیا اور بعد میں ہمارے مبلغ مسجد اور مشن ہاؤس کی تصاویر ایک اخبار میں شائع کروائیں اور جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔‘‘

(اشاعت اسلام اور ہماری ذمہ داریاں، از مرزا مبارک احمد قادیانی ص۷۱، مطبوعہ ربوہ)

قارئین کرام! آپ اندازہ کیجئے کہ تعصب کی عینک لگائے اور ہٹ دھرمی کا ہیٹ پہنے ہوئے اسرائیل جہاں دنیا کے کسی بھی مذہب کی تبلیغ ناجائز قرار پاتی ہے۔حتیٰ کہ عیسائی جو یہودیوں کے محسن و مربی ہیں وہ بھی اس فعل سے محروم ہیں۔لیکن پاکستانی قادیانی کھلے عام وہاں تبلیغ کے نام پر اپنا مشن چلا رہے ہیں۔روزنامہ ’’مارننگ نیوز‘‘ کراچی ۲۶ ستمبر ۱۹۷۳ء میں یہ خبر چھپی۔’’عیسائی مشنریوں نے بہت سے مواقع پر مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل انہیں تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے۔‘‘

## قادیانیوں کا اسرائیل کو تسلیم کرنا

لاکھوں عرب مسلمانوں کی تکہ بوٹی کرنے والے، ظلم و بربریت کا محشر بپا کرنے والے، خمیدہ کمر بوڑھوں کو بے رحمانہ طریقے سے موت کے گھاٹ اتارنے والے، معصوم بچوں کو موت کی ہچکیاں سن کر شیطانی قہقہے لگانے والے، عفت مآب عورتوں کی اجتماعی عصمت دری کر کے ننگا ابلیسی رقص کرنے والے یہودیوں نے جو ازل سے اسلام اور مسلمانوں کے شدید دشمن ہیں۔ظلم و زیادتی کا یہ طوفان بپا کیا اور عربوں کے سینے میں ایک ناسور یعنی صیہونی ریاست اسرائیل کا قیام کیا۔

دنیائے اسلام نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔لیکن یہودیوں کے آلہ کار قادیانی اسرائیل کو تسلیم کرتے ہیں۔قادیانی جماعت کے تیسرے سربراہ مرزا ناصر احمد قادیانی ۱۹۸۰ء میں جن دنوں یورپی دورے پر تھا۔ اس نے پکاڈلی لندن کے کیفے رائل میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک سوال کے جواب میں کہا کہ:’’ آیا وہ اسرائیل کو تسلیم کرتے ہیں؟‘‘ کے جواب میں کہا تھا کہ:’’میں تاریخ کی اس حقیقت کے اسرائیل قائم ہے کو قبول کرنے سے انکار نہیں کرتا۔‘‘ (بحوالہ قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز لندن فروری ۱۹۸۴ء ص ۴۰)

## لمحہ فکریہ!

غرقاب عشق رسول ﷺ علامہ اقبالؒ نے قادیانیوں کے بارے میں دو تاریخی جملے کہے تھے۔

۱...... قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔

۲...... قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔

قادیانیوں کی اسلام اور وطن سے غداریوں کی فہرست شیطان کی آنت سے بھی زیادہ لمبی ہے۔

✿...... انہوں نے پاکستان کے وجود کو آج تک تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ پاکستان ٹوٹ جائے گا اور اکھنڈ بھارت بنے گا۔

✿...... اس جماعت نے خلافت عثمانیہ کی تباہی پر قادیان میں چراغاں کیا تھا۔

✿...... شاتم رسول راجپال کو قتل کرنے والے عظیم عاشق رسول غازی علم الدین شہیدؒ پر تنقید کرتے ہوئے جماعت مرزائیہ کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ:’’ وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی حفاظت کے لئے خون میں ہاتھ رنگنے پڑیں۔‘‘

✿ ...... جس کے نمائندہ وزیر خارجہ سر ظفر اللہ نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ اس لئے نہ پڑھی کیونکہ قائداعظم قادیانیوں کے نزدیک کافر تھے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے تھے۔

✿ ...... انہوں نے سقوط مشرقی پاکستان پر ربوہ کے بازاروں میں بھنگڑا ڈالا۔

✿ ...... انہوں نے شاہ فیصل کی شہادت پر جشن منایا۔

✿ ...... انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو کی موت پر خوشی مناتے ہوئے حلوے کی دیگیں تقسیم کیں اور بھٹو کو ایک غلیظ جانور سے تشبیہ دی۔

✿ ...... انہوں نے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل امریکہ پہنچایا۔

✿ ...... اوران سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے ایک فاترالعقل، بدشکل مراقی، افیونی مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ کے نام سے متعارف کروایا۔ (نعوذ باللہ)

## اے محبان پاکستان!

آج یہود و نصاریٰ کے یہ ایجنٹ پوری دنیا میں اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ لوگوں کے ایمانوں کو ارتداد کی چھری سے ذبح کر رہے ہیں۔ نئی نئی سازشیں ہو رہی ہیں۔ نئے نئے جال بنے جا رہے ہیں۔ دشمن گھر کی دیوار میں نقب لگا چکا ہے۔ خدارا بیدار ہو جاؤ۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اسلام و وطن کے ان غداروں سے برسرپیکار ہو جاؤ۔ ارض وطن کا پتا پتا، بوٹا بوٹا اور ذرہ ذرہ پاک وطن کے مکینوں کو چیخ چیخ کر صدا دے رہا ہے۔

رات اندھیری سونا جنگل چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

...... ...... ......

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھے آشیانوں میں

---

## ہڑپہ شہر میں دفتر ختم نبوت کا افتتاح

مورخہ ۳ر نومبر ۲۰۰۸ء بروز پیر کو ہڑپہ شہر راوی چوک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت کے نام سے موسوم اسلامی لائبریری کا افتتاح ہوا۔ پروگرام باقاعدہ ایک جلسہ کی صورت میں ہوا۔ جلسہ کی صدارت حضرت صاحبزادہ عزیز احمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں میانوالی نے کی اور خصوصی خطاب شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے فرمایا۔

# ابتدائے دجل وفریب!

ماسٹر تاج الدین انصاریؒ

قادیانیوں نے پاکستان کے پہلے الیکشن میں حصہ لیا اور خیر سے الیکشن میں اس طرح بری شکست کھائی کہ ان کا ایک امیدوار بھی کامیاب نہ ہوسکا۔ تب ۳۰ر اپریل ۱۹۵۱ء کو روزنامہ آزاد لاہور نے تشکر نمبر شائع کیا۔ ہمارے مخدوم راہنمائے احرار حضرت ماسٹر تاج الدین انصاری کا اس میں مضمون شائع ہوا۔ جسے تقریباً ساٹھ سال بعد ان صفحات میں شائع کرنے کی سعادت ہم حاصل کر رہے ہیں۔ ادارہ!

مالک حقیقی نے معلم الملکوت کو نافرمانی کے جرم میں جب راندہ درگاہ ایزدی قرار دیا تو شان بے نیازی سے اس کی یہ درخواست بھی قبول فرمالی کہ وہ بندگان خدا کو بھٹکا سکتا ہے تو بیشک یہ بھی کر دیکھئے۔ اللہ کے نیک بندے شیطان لعین کے مقابلہ کے لئے کافی ہیں۔ روز اوّل سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ جس طرح مالک کل ہر جگہ موجود ہے۔ اسی طرح شیطان بھی آنکھ بچا کر اپنا اڈہ بنا ہی لیتا ہے۔ وہ انسانوں کو سبز باغ دکھا کر ہر آن گمراہ کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ نصف صدی سے کچھ اوپر کی بات ہے۔ ہمارے ہاں لدھیانے میں مرزا غلام احمد آنجہانی حکیم نورالدین کے ہمراہ محلہ جدید میں ایک شخص مسمی منشی احمد جان کے ہاں وارد ہوئے۔ حکیم نورالدین منشی احمد جان کے داماد تھے۔ منشی احمد جان اس محلّہ کے مشہور و معروف آدمیوں میں سے تھے۔ لدھیانہ ایک تاریخی شہر ہے۔ یہاں کابل کے شہزادے ججھر کے نواب اور کشمیر کے مشہور خاندانوں کے لوگ آباد تھے۔ اکثر امراء کے مکانوں پر علمی مجلسیں ہوتیں۔ غلام احمد تو معمولی قابلیت کے انسان تھے۔

مگر حکیم نورالدین جو خاصہ پڑھے لکھے عالم تھے۔ مداریوں کی طرح غلام احمد کو لئے پھرتے تھے۔ جن لوگوں نے حکیم نورالدین کے علمی مباحث سے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ شخص کس قدر حاضر جواب اور علم مجلس کے زیور سے آراستہ و پیراستہ تھا۔ انہی دنوں جب یہ بیوپاری قافلہ پیری کا جال پھیلانے کی غرض سے لدھیانہ آیا ہوا تھا۔ تحصیل جگراؤں میں ایک مجذوب کا عرس ہورہا تھا۔ یہ مجذوب تھا تو مسلمان مگر سکھ چونکہ زیادہ عقیدت مند تھے۔ اس لئے بہت جلد قریبی علاقے میں چرچا ہوا اور عرس میلے کی صورت اختیار کرگیا۔ اس مجذوب کا نام محکم دین تھا جو وارفتگی کے عالم میں لوگوں کو اپنا کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتا تھا۔ یہ تھا کلمہ:

’’لا الہ الا اللہ محکم دین رسول اللہ ‘‘ یہ کفر صریح علاقہ بھر میں اس روز سے پھیلا اور نذر نیاز یں اس قدر آنے لگیں کہ مجاوروں اور گدی نشینوں کے وارے نیارے ہوگئے۔ اس واقعہ نے غلام احمد اور

نورالدین کو چوکنا کیا۔ شیطان جو روز ازل سے بازی لگا کر میدان میں اتر چکا تھا کب چوکنے والا تھا۔ چپکے سے دونوں ہوس پرستوں کے کان میں پھونک ماری دونوں نے بیٹھ کر گورستا پکایا مسودہ تیار ہوگیا۔ ایک روز منشی احمد جان کی بیٹھک میں جو نئے محلے میں پیرجی کی مسجد کے بالکل قریب تھی۔ بیٹھے بیٹھے غلام احمد نے کہا کہ بھئی دوستو! سنو مجھے ابھی ابھی الہام ہوا ہے۔ میرے رب نے مجھے کہا ہے کہ تو نبی ہے۔ اگر اس الہام کو چھپاتا ہوں تو خود گنہگار ٹھہرایا جاؤں گا۔ اس لئے تمہارے سامنے اعلان کرتا ہوں۔

بغل میں بیٹھے ہوئے حکیم نورالدین نے جھٹ کہا کیا فرمایا آپ نے؟ غلام احمد نے کہا کہ بھئی مجھے ابھی ابھی الہام ہوا ہے کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔ زور سے بسم اللہ کہتے ہوئے حکیم نورالدین نے پکائے ہوئے گورمتا اور سکھائے ہوئے منتر کے مطابق دونوں ہاتھ غلام احمد کی طرف بڑھا دیئے اور کہا بیعت کیجئے۔ حضور، اچانک یہ ہتھ ناٹک اس خوبصورتی سے کھیلا گیا کہ حکیم صاحب کے خسر منشی احمد جان کے علاوہ صوفی عباس علی شاہ بھی چکر میں آ گئے تو چل اور میں چل، درجن ڈیڑھ درجن مسلمان ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ پاس ہی محلہ موچپورہ میں حضرات علماء کرام کا مرکز تھا۔ انہیں جب یہ خبر ہوئی کہ اس شیطان کے چیلے نے ارتداد پھیلانا شروع کیا ہے تو حضرات علماء کرام دلائل کے ہمراہ لٹھ بھی اٹھالائے کہ اگر لاتوں کا بھوت باتوں سے نہ مانا تو خوب اچھی طرح خبر لی جائے گی۔ زمانہ گذر گیا مدت کی بات ہے۔ بچپن کا زمانہ تھا ابھی ہم جماعت اوّل میں قاعدہ لئے بیٹھے تھے کہ باہر سڑک پر ایک ہنگامہ ہوا۔ ارے بھئی کیا ہوا؟ معلوم ہوا کہ کسی فاطر العقل نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ مولوی صاحبان لٹھ لے کر بھیجا توڑنے کی فکر میں ہیں۔ ہم کچھ سمجھ نہ سکے۔ یہ شورشرابا کیسا ہے؟ اور کیوں ایک پاگل کو مار دینے کے منصوبے ہورہے ہیں۔ وقت گذرتا گیا۔ یہ چرچا محلہ جدید سے نکل کر گل چمنگلی بھی آ پہنچا۔ رشتہ داریوں کی پیچ در پیچ راہوں سے شیطان کے چیلے کو چل نکلنے کا میدان مل گیا۔

خواجہ احمد شاہ مرحوم اور میر احمد شاہ سکتر ہمارے ہاں کے دو مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ اوّل الذکر بہت بڑے رئیس اور زبردست پالیٹیشن تھے۔ ثانی الذکر درویش منش انگریزی دان تھے۔ غلام احمد کا یہاں بھی آنا جانا تھا۔ خواجہ صاحب کی کوٹھی کے سامنے ایک محلہ آباد ہے۔ یہاں ایک پھلیرن رہتی تھی۔ غلام احمد کی ان سے بھی یاد اللہ تھی۔ اس پھلیرن کا نام تھا ماہو۔ بہت مشہور عورت تھی اور مرزا قادیانی کی کرامتیں بتایا کرتی تھی۔ مرزا قادیانی آنجہانی نے خوش ہو کر ماہو کو چار کرسیاں بھی خرید کر دے دی تھیں۔ یہ تاریخی کرسیاں ماہو کے پاس اب تک موجود تھیں۔ ماہو بچاری تقسیم ملک سے کچھ عرصہ پہلے فوت ہو چکی تھی۔ اب تو بہت عمر رسیدہ تھی۔ مگر جن دنوں حضرت مرزا قادیانی ماہو کے ہاں جایا کرتے تھے تو لوگ بلاوجہ بدگمانیاں کیا کرتے تھے۔ بہرحال لدھیانے سے نبوت کاذبہ نے ایسا سر اٹھایا کہ انگریز کی برکت سے تھوڑے ہی عرصہ میں طوطی بولنے لگا۔

## شعبدہ بازی کی تلاش

مولوی ولی محمد صاحب واچ مرچنٹ لدھیانے کے مہاجران دنوں انارکلی کے پچھواڑے میں رہتے ہیں۔ وہ اس بات کے عینی شاہد ہیں کہ ساڈھورہ کے ایک عامل مسمّی سید جلال شاہ کو غلام احمد آنجہانی نے کچھ شعبدہ کرتے

ہوئے دیکھا۔ وہ بیٹھے بیٹھے اپنے ہاتھوں پر چادر پھیلا کر خالی تھالی کو زروجواہرات سے بھردیتا اور اسی طرح غائب بھی کردیتا تھا۔ غلام احمد اس کمی کو سختی سے محسوس کررہا تھا۔ اس قسم کے ہتھکنڈے اگر آجائیں تو نبوت فرنٹیئر میل کی رفتار سے زیادہ تیز چل سکتی تھی۔ اس بیچارے عامل کو غلام احمد کے آدمیوں نے پکڑلیا۔ جہاں کہیں بھی جاتے اسے الگ کوٹھڑی میں بند رکھتے اور تقاضا یہ ہوتا کہ غلام احمد کو یہ فن سکھاؤ۔ بیچارہ عامل تنگ آچکا تھا۔ مولوی ولی محمد صاحب کا بیان ہے کہ جب یہ خبر ان کے حلقہ میں پہنچی تو اس عامل کو اس لالچی کے پنجہ سے چھڑا کر ساڈھورہ کا ٹکٹ لے دیا اور گاڑی میں سوار کر کے لدھیانہ سے چلتا کردیا۔ جن لوگوں نے یہ کچھ ہوتے دیکھا ہے ان سے مرزائیوں کے مبلغ بحث کرتے ہیں اور مناظرہ کی ٹھان لیتے ہیں تو وہ حیرانی سے ان فریب خوردگان دجل کا منہ تکنے لگتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی سن لیجئے کہ جب سید عباس علی شاہ مرحوم نے مرزا غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت کی تو ان کے پانچ سات سو مریدوں نے بھی غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت کرلی تھی۔ جس سے نبوت کا ذبہ کا کام خوب چل نکلا۔ غلام احمد نے سید عباس علی شاہ کو السابقون الاولون کے لحاظ سے صدیق اکبر کا خطاب دیا۔ مگر چند دنوں بعد جب عباس علی شاہ پر غلام احمد کے فریب وریا کاری کا حال کھلا تو انہوں نے بیعت توڑتے ہوئے ایک پوسٹر شائع کیا اور لوگوں کو خبردار کیا۔ غلام احمد حسب عادات گالیاں بکنے لگے۔ جب انگریز نے سہارا دیا تو نبوت کاذبہ کو چار چاند لگ گئے۔ ابتداء وہ تھی انتہاء یہ ہے۔

## دارالبیعت

لدھیانے میں وہ مکان اب تک موجود ہے جس میں غلام احمد قادیانی نے نبوت کا اعلان کیا تھا اور حکیم نورالدین نے ڈرامہ کا پہلا پردہ اٹھایا تھا۔ طالب علمی کا زمانہ بھی کیا جستجو وتلاش کا زمانہ ہوتا ہے۔ ہمارے بچپن کے ساتھی نئے محلہ میں جہاں مرزائیوں کا پہلا دارالبیعت ہے رہتے تھے۔ ہمیں اسی کوچہ میں گذر کر اپنے ہم مکتبوں کے گھر تک جانا ہوتا تھا۔ جیسے ہم کم علم تھے۔ ویسے ہی ہمارے ساتھی بھی تھے۔ ہم کیا جانے دارالبیعت کسے کہتے ہیں۔ عربی رسم الخط تو یوں بھی ہمارے لئے معمہ تھا۔ چند شریر ہمراہیوں کے ساتھ ہم اس کوچہ خاص سے گذر رہے تھے کہ دارالبیعت پر نظر پڑی۔ اسی کے نیچے کسی منچلے کاتب نے دارالخلا بھی لکھ رکھا تھا۔ مسجد کے امام صاحب جو اس طرف سے گذرے تو ہمراہی انہیں گھیر کر کھڑے ہوگئے۔ اجی مولوی صاحب! اجی مولوی صاحب یہ کیا لکھا ہے؟ مولوی صاحب نے فرمایا بیعت لینے کی جگہ۔ پیر ماننے کی جگہ۔ ہمارے ایک شریر ساتھی نے کہا اور نیچے کیا لکھا ہے؟ مولوی صاحب فرمانے لگے کہ کسی شرارتی کاتب نے مرزائیوں کو چڑانے کے لئے یہ مذاق کیا ہے۔ تم بھاگو یہاں سے تمہیں ان قصوں سے کیا کام۔

خدا جانے مرزائیوں کا یہ تاریخی مقام اب کس سکھ کے قبضہ میں ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ اوپر کے کتبہ پر عمل ہوتا ہے یا نچلی شرارت پر۔ بہر حال اسی منحوس کوچہ میں کذب وافتراء اور دجل مجسم کا خاتمہ ہوجاتا تو آج یہ مصیبت اس طرح ہولناک صورت اختیار نہ کرلیتی۔

# نبوت کسبی نہیں وہبی ہے!

پیرزادہ سید ریاض الدینؒ

مرزائیوں اور دیگر باطل فرقوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر شخص مجاہدات وعبادات کے ذریعہ سے انبیاء کے درجات تک پہنچ سکتا ہے سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور یہ اس لئے کہ نبوت اکتسابی نہیں بلکہ عطائے الٰہیہ ہے اور عطائے الٰہیہ محنت ومشقت سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین سے اپنی اہلیہ کے ہمراہ مصر کی طرف آرہے تھے تو رات کے وقت جاڑے کے موسم میں ان کی اہلیہ کو جبکہ وہ حاملہ تھیں ایک مقام پر سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو کچھ فاصلے پر آگ کے شعلے دکھائی دیئے۔ آپ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ: ''انی انست نار العلی آتیکم منہابقبس اواجد علی النار ہدی''

آپ آگ لینے کے لئے جب وادئ طور کی طرف بڑھے اور آگ کے مقام پر پہنچے تو یہ آواز آئی: ''انی انا ربك فاخلع نعلیك '' ﴿تحقیق میں تیرا رب ہوں۔ اپنی نعلین اتار دے۔﴾ ''انك بالواد المقدس طوی '' ﴿ایک مقدس ومتبرک مقام میں کھڑے ہوئے ہو﴾ ''وانا اخترتك فاستمع لمایوحیٰ '' ﴿اور میں نے تمہیں منتخب کرلیا ہے۔ پس سنو! جو وحی کیا جاتا ہے۔﴾ خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال کہ آگ لینے کو جائیں اور پیغمبری مل جائے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ''یایحییٰ خذالکتاب بقوۃ وآتینہ الحکم صبیا '' ﴿اے یحییٰ کتاب تو پوری قوت کے ساتھ پکڑ۔﴾ حضرت یحییٰ کی عمر اس وقت تین سال کی تھی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عقل کامل عطا فرمائی اور ان کی طرف وحی کی اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔

تیسرے مقام پر فرمایا: ''قال انی عبداللہ آتنی الکتاب وجعلنی نبیا '' ﴿عیسیٰ علیہ السلام ابھی ایک دو دن کے بچہ ہی تھے۔ جبکہ انہوں نے پنگوڑے میں کلام کیا اور فرمایا﴾ ''میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب (انجیل) عطا فرمائی اور مجھے منصب نبوت بخشا''

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ''کنت نبیا والآدم بین الماء والطین '' میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم مٹی اور پانی میں تھے۔ یعنی ابھی ان کے جسم کا ڈھانچہ بھی تیار نہ ہوا تھا۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات اور حدیث رسول ﷺ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نبوت ورسالت ریاضات وعبادات سے حاصل نہیں کی جاتی۔ بلکہ یہ بخشش رب ہے جس کو جب چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام آگ لینے کو گئے تو وہاں نبوت مل گئی۔ یحییٰ تین سال کے تھے کہ رب العزت نے انہیں نبوت وحکمت عطا فرمائی۔ عیسیٰ علیہ السلام چند دن کے معصوم بچہ تھے کہ انہوں نے اپنے نبی ورسول ہونے کا اعلان فرمادیا۔

آنحضرت ﷺ ابھی مبعوث بھی نہ ہوئے تھے کہ انہیں اپنے نبی ہونے کا علم ویقین حاصل تھا۔

اب خود فیصلہ کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کب نمازیں پڑھیں۔ کب روزے رکھے۔ کب عبادات وریاضات میں وقت صرف کیا اور کب محنت ومشقت کے ذریعہ سے منصب نبوت ورسالت پر پہنچنے کے لئے کوشش کی؟۔

کوئی شخص خواہ زندگی کے ایک ایک لمحہ کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں کیوں نہ گزار دے نبی تو کیا، نبی کے ایک صحابی کے ادنی درجہ تک بھی اس کی رسائی ناممکن ہے۔ اکتساب کیونکر عطائے الٰہیہ کے مقابلہ میں آسکتا ہے۔

چہ نسبت خاک را باعالم پاک

اور پھر یہ مسئلہ بھی غور طلب ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے جو عبادتیں کیں، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور زندگی کے ہر ہر قدم پر اعمال صالحہ کئے۔ کیا ان کے ان اعمال کو کسی دوسرے انسان کے اعمال صالحہ سے کوئی نسبت ہے۔ ہرگز نہیں۔ انبیاء معصوم اور مبّرا عین الخطا ہوتے ہیں۔ ان کے اعمال عام انسانوں کی طرح ان کی دنیوی اور دنیاوی نجات وبخشش کا سبب نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے اعمال محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور ان کے بلندیٔ درجات کا باعث بنتے ہیں۔ برخلاف اس کے دوسرے انسانوں کے اعمال ان کی جزاوسزا کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اگر برے اعمال ہیں تو دنیا وآخرت میں ان کا خمیازہ بھگتے بغیر نہیں رہ سکتے اور اگر اچھے اعمال ہیں تو وہ ان کی خطاؤں اور لغزشوں کی معافی کے ساتھ ساتھ حصول جنت کا ایک ذریعہ بن جاتے ہیں۔ نہ کہ ان اعمال کے ذریعہ سے انہیں نبوت ورسالت کے مناصب پر فائز کردیا جاتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

## نبی اور رسول میں بہت بڑا فرق ہے

نبی وہ ہوتا ہے جو اپنے سے پہلے رسول کی متابعت میں احکام شریعت کی تبلیغ کرتا ہو۔ جیسے بنی اسرائیل کے انبیاء۔ یہ سب کے سب موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔

رسول صاحب کتاب ہوتا ہے۔ وہ اپنے سے پہلے نبی کا متبع نہیں ہوتا۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

معلوم ہوا کہ جو صاحب کتاب ہوتا ہے اسے تشریعی نبی اور جو صاحب کتاب نہ ہو اسے غیر تشریعی نبی کہا جاتا ہے۔ دیگر انبیاء اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت میں یہ فرق تھا کہ آنحضرت ﷺ کے علاوہ باقی سب نبی اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے علاقہ کی طرف ہی مبعوث ہوکر آئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی نبوت چونکہ کائنات ارض سماوی کے لئے تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے متعلق قل انی رسول اللہ الیکم جمیعا فرمایا گیا۔

آپ چونکہ تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے ہیں۔ اس لئے آپ کو خاتم النّبیین۔ یعنی نبیوں کو ختم کرنے والا بھی کہا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا کہ میرا نام عاقب ہے۔ اس لئے کہ میں سب کے بعد آیا ہوں۔ میرے بعد اب کوئی نبی ورسول بن کرنہیں آئے گا۔ لفظ خاتم میں ت کے نیچے اگر زیر پڑھا جائے تو معنی ہوں گے نبیوں کا ختم کرنے والا اور اگر ت پر زبر پڑھا جائے تو معنی ہوں گے نبیوں کی آمد پر مہر لگانے والا اور یہی تفسیر روح البیان میں لکھا ہے۔

خاتم النبیین۔ یعنی مہر پیغمبراں یعنی بدو مہر کردہ شد در نبوت وپیغمبراں رابدو ختم کردہ اندو خاتم النبیین ای کان خاتم یعنی انبیاء کا ختم کرنے والا۔

روح البیان میں ہے۔ گفتہ اند معنی خاتم النبیین آنست کہ رب العزت صوت ہمہ انبیاء جمع کردودل مصطفی راسعد آن کردو مہر نبوت برآ نہاوتا ہیچ دشمن بموضع نبوت رانیافت نہ ہوائی نفس ونہ وسوسۂ شیطان ونہ خطرات نہ موہمہ ودیگر پیغمبراں ایں مہر نبوت نبود۔ پس رب العالمین کمال شرف مصطفی را آں مہر کہ دردل وی نہاد نگہداشت ووکفت وی آشکاراکرد۔

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ پیغمبر را مہر گفت تادانند کہ تصحیح دعوت محبت الٰہی جزبتباعت حضرت رسالت پناہی نتواں کرد ومشرف بزرگوارئ کتاب بمہر اوست بشرف جملہ انبیاء نیز بداں حضرت است وشاہد کتاب مہر است پس شاہد ہمہ درمحکمہ قیامت اوخواہد (وجئنابک علیٰ ہولاء شہیدا) وچوں کتاب راہر کرند است کتاب درجہاں باقی شد دیگر چوں ازہمہ انبیاء بمہر مخصوص بحیثیت ایشاں نیز اختصاص یافت۔

ان دو مثالوں سے خاتم اور خاتم کے معنی روز روشن کی طرح آشکارا ہوگئے اور معلوم ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ کی ذات ستودہ صفات تمام نبیوں کی ختم کرنے والی اور آپ کی کتاب (قرآن مجید) تمام کتابوں کی خاتم ٹھہری۔ آپ کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے اور نہ قرآن کے بعد کوئی اور آسمانی کتاب نازل ہوسکتی ہے۔

اگر حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمد ممکن ہوتی تو آپ یہ کیوں ارشاد فرماتے: ”لوکان بعدی نبی لکان عمر “یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے اور پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کے متعلق ارشاد فرمایا: ”انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی “اے علیؓ! تو میرے لئے بمنزلہ ہارون کے ہے۔ ہارون موسیٰ کے بعد نبی ہوئے۔ مگر لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

یہاں رافضیوں کا رد بھی ہوگیا۔ جن کا عقیدہ یہ ہے کہ بان الارض لامخلوعن النبی والنبوت صارت میراثاً لعلی واولادہ ویفرض (روح البیان) ”زمین کسی وقت بھی نبی سے خالی نہیں رہتی۔ نبوت حضرت علیؓ اور ان کی اولاد کے لئے ورثہ کے طور پر چلی آتی ہے۔“

جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کے نبی نہ ہونے کا اعلان فرمادیا تو اب وہ اور ان کی اولاد کیونکر نبی بن سکتی ہے۔ یہاں مرزائیوں کے اس عقیدہ کا زبردست رد ہوتا ہے کہ ان کے عقیدہ کے مطابق غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ گزشتہ سطور میں آپ نے یہ معلوم کرلیا ہے کہ نبی غیر تشریعی اور رسول تشریعی ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث میں خود غیر تشریعی نبی کی آمد کی تردید فرمادی ہے۔ جب غیر تشریعی نبی کی آمد ممکن نہیں تو تشریعی نبی کی آمد بدرجہ اولیٰ ناممکن ٹھہری۔

جیسا کہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں لکھا: واذکان لانبی بعده فلا رسول بطریق الاولیٰ لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوة وکذافی الفصوص درشرعه للجامی لانبی بعده لاشرعا مشرعاله! یعنی آپ کے بعد تشریعی اور غیر تشریعی دونوں قسم کے نبی نہیں آسکتے۔

شیخ اسماعیل حنفی رومی روح البیان میں لکھتے ہیں: کان له علیه السلام نوران النبوة ونور الولایة فلما انتقل من الهدیٰ لمومن بقی نورا النبوة فی الشریعة حی بیننالم یمت وانتقل نور ولاثه الی باطن قطب الاقطاب وهوو احد فی کل حصر دیفال له قطب الوجودوهم مظهر

یعنی رسول اللہ ﷺ کے لئے دونور تھے۔ ایک نور نبوت اور دوسرا نور ولایت۔ آنحضرت ﷺ کے عالم دنیا سے عالم آخرت کی طرف منتقل ہونے پر نور نبوت آپ ﷺ کی شریعت مطہرہ میں باقی رہا جیسے کہ خود صاحب شریعت یعنی آپ ﷺ کی ذات مبارک ہم میں زندہ موجود ہے اور نور ولایت قطب الاقطاب کے بواطن میں منتقل ہوگیا اور ایسا قطب ہر زمانہ میں صرف ایک ہی ہوتا ہے اور وہ انوار تجلیات کا مظہر ہوا کرتا ہے۔

مطلب یہ کہ آپ کی شریعت مبارکہ قیامت تک چونکہ جاری وساری ہے اور آپ کا نور نبوت اس شریعت میں ہر آن موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔ لہٰذا کسی تشریعی یا غیر تشریعی نبی کی آمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور کمال ڈھٹائی سے آپ کو ایک خط بھی لکھا کہ مسیلمہ کو خدا نے آپ کی نبوت میں شریک کیا ہے۔ لہٰذا خدا کی زمین کو دونوں میں تقسیم کردیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ تو جھوٹا ہے۔ میں فی الحقیقت خدا کا نبی اور رسول ہوں۔ زمین خدا تعالیٰ کے نیک برگزیدہ اور سچے انسانوں کا ہی حق ہوا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد اسود عنسی، طلیحہ حتیٰ کہ ایک عورت سجاح نامی نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان جھوٹے نبیوں کا کیا حشر ہوا۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تو غازیان اسلام کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئے اور طلیحہ وسجاح نے بہزار ندامت اسلام قبول کرلیا۔ اسی طرح سرزمین ہند میں قادیان کے مقام پر انگریزوں کی اشیرباد پر مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور جس طرح طلیحہ اور مسیلمہ کذاب نے نبی بننے کے بعد بعض نمازیں اڑادیں یا نماز میں سجدہ موقوف کردیا اور زنا وغیرہ کو مباح کرلیا۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے اپنے درینہ بھائیوں کی اطاعت میں جہاد کو ناجائز قرار دے دیا۔

مرزا قادیانی کے جھوٹا نبی ہونے کی سب سے بڑی سند میرے نزدیک منسوخی جہاد ہے۔ جسے اس نے انگریزوں کی خوشنودی کے لئے منسوخ کردیا۔ جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک سے اب تک قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔ آنحضرت ﷺ فی الحقیقت خاتم الانبیاء اور خاتم المرسلین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا شمار ان لوگوں میں ہوسکتا ہے جن کے متعلق حضور ﷺ نے چودہ سو سال پیشتر ارشاد فرمایا:

’’سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انه نبی اللّٰہ وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ۰ ابوداؤد، ترمذی ‘‘ ﴿عنقریب میرے بعد میری امت میں تیں کذاب انسان پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک یہی زعم کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔﴾

ہدایت المومنین میں ہے:فاذآمن بانه رسول ولم یؤمن بانه خاتم الرسل لایکون مؤمنا الی یوم القیامة ﴿پس جب ایمان لایا کوئی کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے خاتم الرسل ہونے پر ایمان نہیں وہ قیامت تک مومن نہیں ہوسکتا۔﴾

اشباہ فی کتاب السیر میں ہے:اذالم یعرف ان محمد علیه السلام آخر الانبیاء فلیس بمسلم ﴿جس نے یہ اعتراف نہ کیا کہ محمد ﷺ آخرالانبیاء ہیں تو وہ مسلمان نہیں۔﴾

یعنی آپ ﷺ کو خاتم الرسل اور خاتم الانبیاء تسلیم نہ کرنے والا نہ مومن ہے نہ مسلمان۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کل حسب ونسب ینقطع الاحسبی ونسبی ۔میرے حسب ونسب کے سوا ہر ایک کا حسب ونسب منقطع ہے۔اس سے یہ ثابت ہوا کہ آپ کی نبوت ورسالت تا قیامت جاری وساری رہے گی۔ پس مومن اور مسلمان بننے کے لئے آنحضرت ﷺ کو تا قیامت خاتم الرسل اور خاتم الانبیاء ماننا ضروری ہے۔

روح البیان میں ہے:من قال بعد نبینا نبی یکفر لانه انکر النص ومن ادعیٰ النبوة بعد موت محمد لایکون دعواہ الاباطلہ یعنی جس نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے اس نے کفر کیا۔اس لئے کہ کفر صریح کا انکاری ہے اور جس نے آپ ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا اس کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مناقب میں ہے:رجل فی زمن ابی حنیفه وقال امهلونی حتیٰ اجئی بالعلامات فقال ابوحنیفه من طلب منه علامة فقد کفرلقوله علیه السلام لانبی بعدی یعنی ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ اسے الہام ہوتا ہے۔حتیٰ کہ اسے اپنے نبی ہونے کے متعلق بعض علامتیں بھی حاصل ہوگئیں ہیں۔امام صاحبؒ کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا جو شخص اس نبوت کے دعویٰ کرنے والے سے کوئی علامت طلب کرے تحقیق اس نے کفر کیا اور وہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمادیا ہے لانبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ان آیات قرآنی اور احادیث نبوی نیز مذکورۃ الصدر دلائل کی روشنی میں یہ فیصلہ کرنا نہایت آسان ہوگیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں سرتاپا جھوٹا تھا۔اس نے خدا اور رسول ﷺ سے صراحۃً کفر کیا۔وہ اپنے باطل دعویٰ کی بنا پر نہ مومن مرا نہ مسلمان۔اس کے ماننے والے تمام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے عقائد پر پوری سختی کے ساتھ کاربند ہیں اور مرزائی ہتھکنڈوں سے کسی وقت بھی غفلت نہ برتیں۔ ان کی مخالفت اپنا ایمان سمجھیں۔

(بشکریہ روزنامہ آزاد لاہور ۳۰؍اپریل ۱۹۵۱ء)

# حیات فیضؒ!

قسط نمبر:۳

مولانا خدا بخش ملتانی

## مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی زندگی کا ایک ورق

منڈی یزمان جنوبی پنجاب سے تیرہ کلومیٹر کے فاصلے پر چک نمبر ۱۰۸ میں ایک دینی مدرسہ تھا، سالانہ امتحان کے لیے مولانا فیض احمدؒ، مولانا خیر محمدؒ کے ہمراہ تشریف لے گئے، واپسی پر صبح یزمان تک تو سائیکلوں پر سفر کیا ،آگے بہاولپور تک بس کا سفر تھا، مگر کسی وجہ سے بس نہ ملی، دوسری بس شام کو ملنی تھی، مولانا خیر محمدؒ نے فرمایا: کہ شام تک انتظار کرنا وقت ضائع کرنا ہے، حکم فرمایا: کہ چلو! سائیکلوں پر سفر کرتے ہیں، دو سائیکل تھے، ایک سائیکل پر ایک نوجوان اور پیچھے حضرت مولانا خیر محمدؒ دوسرے سائیکل پر دوسرا نوجوان پیچھے مولانا فیض احمدؒ ، بہر حال نوجوانوں نے ہمت کر کے چند گھنٹوں میں بہاولپور پہنچا دیا اس طرح سائیکلوں کے ذریعے تقریباً ۲۷۔۲۸ میل کا سفر طے کیا گیا، مولاناؒ تو جوان تھے، لیکن مولانا خیر محمدؒ تو عمر رسیدہ تھے، پیرانہ سالی کے باوجود اتنا طویل سفر سائیکل پر کیا، آپ کا وجود مسعود اگر چہ مختصر تھا، مگر ہمت وعزم کے پہاڑ تھے۔

### وعظِ خیر:

مولانا خیر محمدؒ اکثر و بیشتر خیر المدارس میں جمعے کے خطبے میں وعظ فرمایا کرتے تھے، آپ کی تقریر و وعظ کا موضوع اکثر اسلامی اخلاق ہوتا تھا مثلاً قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ وغیرہ آیات پر متعدد جمعے آپ کا خطاب جاری رہتا، آواز میں نشیب وفراز نہیں ہوتا تھا، درمیانی آواز میں ٹھہر ٹھہر کر بولتے تھے، کتابی درس بھی اسی نہج پر فرماتے تھے۔

### غریب کی دعوت:

بعض مخلص غرباء حضرتؒ کی دعوت کرتے، تو آپ بخوشی قبول فرماتے، ایک صاحب حسین آگاہی میں رہتے تھے اور غریب تھے، بہر حال آپ کی اور دیگر اساتذۂ خیر کی سال میں ایک بار دعوت کیا کرتے تھے، تو آپؒ مع دیگر اساتذہ کرام نماز مغرب کے بعد ان کے ہاں پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس آتے، دعوت بھی سادہ ہوتی تھی، پُر تکلف کھانے نہیں ہوتے تھے، حسین آگاہی ، خیر المدارس سے ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

### مجمع البحار شخصیت:

اللہ تعالیٰ نے مولانا خیر محمدؒ کو بے شمار کمالات سے نوازا تھا، تقویٰ ، زہد، توکل علی اللہ، قناعت، کفایت

شعاری، جودوسخا، تدبر، دوراندیشی، مردم شناسی، جوہر شناسی، اعتدال ومیانہ روی گویا آپؒ کے مخصوص اوصاف وکمالات تھے، اوراتباع سنت گویا آپ کی فطرۃ ثانیہ تھی، بالخصوص عدل وانصاف اوراعتدال کا جوہر آپؒ میں زیادہ تھا، آپؒ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے اجل خلفاء میں سے تھے،آپ کے ہاں مدنی وتھانوی بزرگ، رائپوری واحراری، ختم نبوت کے مجاہد، جمعیۃ علماء ہندو جمعیۃ علماء اسلام، تنظیم اہل سنت اور تبلیغی جماعت کے احباب سب تشریف لاتے رہتے تھے، خیرالمدارس کا سالانہ جلسہ گویا سب کے لیے جنکشن کا درجہ رکھتا تھا،علم وعرفان اوردینی جدوجہد کے سارے دریا اسی سمندرِ خیر میں آگرتے، اورسکون وقرار پاتے ، بلامبالغہ آپ کی معتدل اور جامع کمالاتِ شخصیت ’’مجمع البحار‘‘ کا درجہ رکھتی تھی۔

## جامعیت:

مولانا خیر محمدؒ تمام علماء وفنون میں کامل دسترس رکھتے تھے، اگر دورانِ سال کوئی مدرس چلا جاتا تو آپ پریشان نہ ہوتے، کوئی بھی سبق ہوتا خود پڑھانا شروع کردیتے، یا کسی اور مدرس کی طرف منتقل فرمادیتے، آخری دور میں آپ صرف بخاری شریف پڑھاتے رہے۔ مولانا خیر محمدؒ کی تدریس میں دسترس اور ملکہ اس قدر تھا کہ بایدوشاید۔

منچن آبادی کے علاقے میں ایک اہل حدیث زمیندار نے اپنے ہاں چھوٹا سا مدرسہ قائم کیا ہوا تھا، اور اس کا لڑکا بھی طالب علم تھا، اورذہین وذی استعداد تھا، کسی مدرس کے قابو میں نہ آتا تھا، اس مدرسہ میں بھی بعض شرائط کے ساتھ مولانا خیر محمدؒ کا بطور مدرس تقرر ہوا، مولاناؒ تشریف لے گئے ، اتفاق سے عشاء کا وقت تھا، جاتے ہی فرمایا: کہاں ہیں طلباء؟ طلباء حاضر ہوگئے ،فرمایا: کتاب لاؤ، جو پڑھنی ہے، اس جماعت کی اہم کتاب شرح جامی تھی طلباء کتاب لائے، مولانا نے فرمایا: کہ کہاں ہے سبق؟ کتاب کھولو، اورسبق شروع کرو! طلباء نے عبارت پڑھی اور حضرتؒ نے اس طرح تشریح کی کہ طلباء دنگ رہ گئے، اس ذہین طالب علم نے اپنے والد کو کہا: کہ یہ پختہ مدرس ہیں میں بالکل مطمئن ہوں، چنانچہ چند سال آپؒ نے وہاں پڑھایا، اورتدریس کی دھوم مچ گئی ۔

یہ کیا گل کھلا کہ نظروں میں آگیا　　　چرچے گلی گلی ہوئے فصلِ بہار کے

## درسِ بخاری شریف:

مولانا خیر محمدؒ کی تقریر ہو یا درس، بہرصورت آپ کی آواز میں اعتدال اور بیان میں ٹھیراؤ ہوتا تھا، طالب علم ہو یا عام مخاطب بآسانی سمجھ جاتا تھا، بخاری شریف کی شروح میں سے اہم اقتباسات عربی میں لکھے ہوئے تھے، یا لکھوائے ہوئے تھے، ان کو سامنے رکھ کر درس دیا کرتے تھے، لان الضبط بالکتابة احوط من الضبط بالصدر ۔ حضرتؒ نے غالباً اسی لیے یہ صورت اختیار کررکھی تھی، مولانا فیض احمدؒ نے بخاری شریف مولانا خیر محمدؒ سے پڑھی تھی۔

## صرف ایک حج:

مولانا خیر محمدؒ کی تنخواہ مختصر تھی، تنخواہ اور دیگر آمدنی سے کچھ بچا کر حج کی رقم جمع کر کے فریضہ حج ادا کیا اور صرف ایک ہی حج ادا کر سکے، مدرسہ کی خدمت کو ہمیشہ اولیت دیتے تھے۔

## نظم ونسق:

حضرت مولانا فیض احمدؒ فرماتے ہیں کہ ''ہم چند طلباء ایک استاذ مکرم مولانا عبدالجلیلؒ کے پاس میبذی کا سبق پڑھتے تھے، استاذ مکرم قدرے تیز تیز بولتے تھے، تو میرے علاوہ تمام ساتھیوں نے حضرت مہتمم صاحبؒ کی خدمتِ عالیہ میں درخواست دی کہ ہمارا سبق کسی اور استاذ کے پاس تبدیل کر دیا جائے، میں نے دستخط نہیں کیے تھے کہ اس میں استاذ صاحب کی بے ادبی کا پہلو دکھائی دے رہا تھا، حضرت مہتمم صاحبؒ نے جواباً تحریر فرمایا کہ سبق چھوڑ سکتے ہو لیکن تبدیل نہیں ہوگا، میں اکیلا سبق پڑھتا رہا، بس استاذ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر میبذی کی عبارت پڑھ کر خود اردو میں تشریح کرتا اور حضرت استاذ صاحب کی دعائیں لے کر واپس آ جاتا'' ولنعم ماقلت۔

آنکہ شد محبوب پیشِ عالماں در گروہ اولیا محبوب شاں

## خودرائی سے اجتناب:

ایک دفعہ کسی دینی جلسہ پر بعض طلباء بغیر اجازت چلے گئے، صبح کو دارالاہتمام میں ان کی پیشی ہوئی، حضرت مہتمم صاحبؒ نے فرمایا: کہ دینی جلسے میں بزرگوں کی تقریر و وعظ سننا اچھی بات ہے، مگر اجازت سے، بدوں اجازت جانا غلط ہے، اس سے خودرائی پیدا ہوتی ہے، جو مضر ہے۔

## معتمد انتظامیہ:

ایک مرتبہ طلباء کے لیے کوئی چیز آئی، بعض جلد باز طلباء نے مطالبہ کیا اور شور مچایا کہ یہ چیز طلباء کے لیے کسی نے دی ہے تو فوراً تقسیم کر دی جائے، حضرت مہتمم صاحبؒ نے طلباء کو بلا کر فرمایا اور سمجھایا کہ یہ چیز بے شک تمہارے لیے آئی ہے اور آپ کو ہی ملے گی، مگر دینے والے نے براہِ راست آپ کو نہیں دی، بلکہ انتظامیہ کو دی ہے کہ وہ اپنی صواب دید سے تقسیم کرے، لہٰذا انتظامیہ آپ کی مصلحت کے پیش نظر تقسیم کرے گی، آپ مطمئن رہیں، ہاں اگر کوئی شخص براہ راست آپ کو تقسیم کرنا چاہے، تو اس میں انتظامیہ اور اہتمام دخیل نہیں ہوں گے، یہ سن کر تمام طلباء مطمئن ہو گئے۔

## دینی سیاست:

حضرت مولانا خیر محمدؒ تقسیم کار کے اصول کے قائل تھے اور اس پر عمل پیرا تھے، اور عملی سیاست سے کنارہ کش

رہتے تھے، جو حضرات دینی تعلیم و تعلم میں مصروف ہوتے ان کے لیے عملی سیاست کو علمی مہارت کے لیے حائل و مانع سمجھتے تھے، ہاں! جو علماء، اسلامی حدود اور اسلامی اقدار و اخلاق کے اندر رہتے ہوئے دینی مفاد کے لیے عملی سیاست میں حصہ لیتے تھے، ان کا حضرت مولانا خیر محمدؒ پورا پورا احترام کرتے تھے، جمعیت علماء ہند ، جمعیت علماء اسلام اور مجلس احرار وغیرہ کے اکابر و احباب جو عملی سیاست میں سرگرم عمل رہتے وہ سب آپ کے ہاں واجب الاحترام گردانے جاتے اور آپ کے ہاں آتے جاتے رہتے، خیر المدارس کے سالانہ اجتماعات میں آپ کی دعوت پر مذکورہ بالا تمام مکتبۂ فکر کے رہنما شرکت کرتے تھے۔

## دیگر خیر الاساتذہ کرام

### قاری محمد ابراہیمؒ:

جدید داخلہ لینے والے طلباء جو شعبۂ کتب میں ہوتے، خواہ وہ کسی بھی درجہ کے طلباء ہوں پہلی جماعت میں ہوں یا آخری جماعت میں کریما پڑھنا چاہتے ہوں یا بخاری شریف ،ان سب کا تجوید میں بھی امتحان لیا جاتا تھا، جن کی تجوید کمزور ہوتی ان کے لیے تجوید و مشق لازمی اور ضروری تھی، فارغ اوقات میں وہ کسی قاری صاحب سے مشق کرتے تھے، مولانا فیض احمدؒ کے دور میں قاری محمد ابراہیم ہشیار پوریؒ مغرب سے عشاء تک مشق کراتے تھے، مولاناؒ نے بھی ان سے کچھ مشق کی تھی، بہت بزرگ اور رحیم و شفیق استاذ تھے۔

### قاری رحیم بخشؒ:

دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد جب مولاناؒ مدرس مقرر ہوئے، تو تقریباً ایک سال تک صبح گیارہ بجے سبق پڑھا کر حضرت مولانا قاری رحیم بخشؒ کی خدمتِ عالیہ میں مندروالی درسگاہ میں حاضر ہو کر تجوید و قرآءت کی مشق کرتے رہے، حضرت قاری صاحبؒ سید حسین احمد مدنیؒ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور حضرت قاری فتح محمدؒ کے قابلِ فخر تلمیذ و جانشین تھے۔

### مفتی محمد عبداللہؒ:

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیروی، ملتانیؒ بھی خیر الاساتذہ کے ایک فردِ فرید تھے، موصوف کو اللہ تعالیٰ نے متنوع اور گوناگوں فضائل و خوبیوں سے نوازا تھا، تواضع ،تقویٰ ، زہد، سادگی، محبت، ریاضت، توکل، مخلوق کی خیر خواہی و ہمدردی، اکابر کی تعظیم اور احباب و اصاغر پر شفقت جیسے اخلاق میں آپ کو ممتاز مقام حاصل تھا، حضرت والا تقریباً ۳۰۔۳۵ سال خیر المدارس ملتان اور قاسم العلوم ملتان دونوں بڑے جامعات میں درجۂ عالیہ میں کتابیں پڑھاتے رہے، اس کے ساتھ ساتھ مفتی اعظم کا منصب بھی آپ کے سپرد رہا، اور دونوں مدرسوں میں شیخ الحدیث بھی رہے، حضرت مفتی صاحبؒ کا رہائشی مکان خیر المدارس کے قریب تھا، صبح کو خیر المدارس میں پڑھا

کر اپنے بائیکل پر قاسم العلوم تشریف لے جاتے جو خیر المدارس سے تقریباً ڈیڑھ، دو میل پر واقع ہے، وہاں سے اپنے مکتبہ صدیقیہ بیرون بوہڑ گیٹ تشریف لاتے، وہاں پر ماہنامہ ’’الصدیق‘‘ کی نشرواشاعت کے کام کی نگرانی کرتے، غالباً عشاء کے بعد اپنے دولت خانہ پر تشریف لاتے، بعض اوقات مدرسہ کے اوقات بدل جاتے تو قاسم العلوم میں شام کو پڑھاتے۔

حضرت مفتی صاحبؒ دونوں جامعات میں سالہا سال دینی خدمات انجام دیتے رہے، کافی زمانے کے بعد جب آپ نے عقدِ ثانی کیا اور اخراجات زیادہ ہوگئے، تو بوقتِ ضرورت اور بقدرِ ضرورت اصول کے مطابق تنخواہ لینے لگے۔

حضرت مفتی صاحبؒ میں ایک انوکھی صفت یہ تھی کہ اگر کوئی سائل آتا جو کمانے کی قدرت نہ رکھتا ہوتا، تو اس سے فرماتے: کہ یہ کتابیں صاف کر کے فلاں جگہ رکھ دو، کام کرنے کے بعد اسے مزدوری دے کر روانہ کردیتے، حالانکہ آپ کو اس کام کی ضرورت نہ ہوتی تھی، محض سائل کو کسب ومحنت کی عادت ڈالنے کے لیے خود کام پیدا کرتے، پھر اپنی جیب سے مزدوری ادا کرتے۔

مولانا فیض احمدؒ فرماتے ہیں: کہ ہم تین چار ساتھی حضرت مفتی صاحبؒ کی خدمت میں ہدایہ پڑھ رہے تھے کہ حضرت نے فرمایا: کہ خواندہ سبق کا تکرار کرنا چاہیے، بالخصوص کمزور ساتھیوں کو بڑے اہتمام اور محنت سے تکرار کرانا چاہیے، پھر اپنا طالب علمی کے زمانے کا واقعہ سنایا کہ ہم دارالعلوم دیوبند میں پڑھتے تھے، باہم تکرار بھی کرتے تھے، ایک ساتھی کمزور تھا، ایک دن میں نے اُسے تکرار کرا کے پوچھا کہ سبق سمجھ میں آیا؟ اس نے نفی میں جواب دیا، میں نے دوبارہ تکرار کرا کر پوچھا، تو اب بھی اس نے نفی میں جواب دیا، میں نے سہ بارہ تشریح کر کے دریافت کیا کہ اب سمجھ گیا؟ تو پھر اس نے رو کر نفی میں جواب دیا، تو اس کے رونے پر مجھے بھی رونا آ گیا۔

حضرت مفتی صاحبؒ کا کھانا پینا بالکل معمولی اور سادہ ہوتا تھا، بعض اوقات بازار سے روٹی اور مختصر سادہ سا سالن دال وغیرہ منگوا کر ضرورت پوری فرماتے، برتن کو صاف کرتے، آخر میں تھوڑا سا پانی سالن کے برتن میں ڈال کر انگلی پھیر کر پی لیتے، سبحان اللہ یہ تھی نعمتِ خداوندی کی قدردانی اور شکر گزاری۔

حضرت مفتی صاحبؒ کی تواضع اور سادگی کا یہ عالم تھا کہ کھدر کا لباس زیب تن فرماتے، چادر موٹی پنڈلی تک باندھتے تھے، نماز کے وقت دوکان بالکل بند کر دیتے اور سب ساتھیوں سمیت نماز باجماعت ادا کرتے، آپ کو دیکھ کر بعض دیگر مکتبہ والے بھی ایسا ہی کرنے لگ گئے، اور بحمداللہ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے، خصوصاً مکتبہ حقانیہ، مکتبہ امدادیہ اور مکتبہ مجیدیہ وغیرہ، رِجَالٌ لَّاتُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ.

آپ کا مکتبہ صدیقیہ بازار میں بہت موزوں مقام پر تھا، ایک دفعہ مالکِ دوکان نے کہا: کہ دوکان خالی

کرکے ہمیں واپس کردیں، تو حضرت مفتی صاحبؒ نے بلاتامل فوراً دوکان خالی کردی اور سامان اٹھا کر کرایے کے چوبارے پر رکھ دیا، لوگوں نے کہا بھی کہ مالک دوکان قانون کی رو سے خالی نہیں کراسکتا، لیکن آپؒ نے فرمایا: کہ قانون پر عمل کرنے سے شریعت پر عمل کرنا بہتر ہے، خدا کی شان تھوڑے سے عرصے کے بعد اس سے بہتر کرائے پر دوکان مل گئی، یہ دوکان بھی اُسی پہلے مالکِ دوکان کی تھی، وہ بھی آپ کے کردار سے بہت متاثر ہوا۔

حضرت مفتی صاحبؒ حافظ قرآن بھی تھے، مگر منزل پختہ نہ تھی، شیخ الحدیث اور مفتی اعظم ہونے کے باوجود گردان کے لیے ایک طالب علم کی حیثیت سے محترم قاری رحیم بخش صاحبؒ کے ہاں حاضر ہوتے تھے اگر کبھی تاخیر سے تشریف لاتے تو درسگاہ کے اصول کے مطابق ازخود کھڑے ہوجاتے، راقم الحروف احقر خدا بخش عفااللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ بندہ کے استاذ مکرم حضرت قاری رحیم بخشؒ نے ازخود بندہ کو بتایا کہ حضرت مفتی صاحبؒ پہلے بھی گردان کے لیے مجھے کہتے رہتے تھے، مگر میں انکار کردیتا، مفتی صاحبؒ حج پر تشریف لے گئے واپسی پر بتایا کہ میں نے حجاز مقدس میں خواب میں دیکھا کہ خانہ کعبہ میں آپ کو منزل سنا رہا ہوں، فرمایا: کہ اس کے بعد میں نے گردان کی اجازت دیدی۔

## قاری رحیم بخشؒ:

سید القراء امام المجودین حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ پاکستان کے بننے سے قبل حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے مدرسے جامع مسجد سَرّاجاں، حسین آگاہی میں مدرس تھے، پاکستان بننے کے بعد جب خیرالمدارس ملتان منتقل ہوا، تو مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنا مدرسہ، مدرس، طلباء، سامان اور کتابیں وغیرہ سب کچھ خیرالمدارس کے سپرد کردیا، حضرت قاری رحیم بخشؒ اس وقت سے لے کر تادم آخر خیرالمدارس میں ہی خدمتِ قرآن کرتے رہے۔

پاکستان میں غالباً سب سے پہلے اور سب سے زیادہ حضرت قاری رحیم بخشؒ ہی کو قراءات سبعہ وعشرہ کی تدریس واشاعت کا شرف حاصل ہے، سینکڑوں بلکہ ہزاروں طلباء وطالبات، حفاظ وحافظاتِ قرآن وقراءاتِ عشرہ بنادیا نیز اردو زبان میں سبعہ وعشرہ قراءات پر رسالے لکھ کر شائع کرکے فنِ قراءات کو آسان ترین بنادیا، وقت کی بہت پابندی فرماتے تھے اور طلباء پر خوب گرفت تھی اور حلال روزی کی بھی بڑی فکر رکھتے تھے، جوانی میں طلباء کی خوب پٹائی کرتے، آخر عمر میں بہت نرم پڑ گئے تھے، طلباء کے لیے بہت دعائیں کرتے تھے، (راقم الحروف کی رائے ہے کہ جو استاذ اپنے شاگردوں کے لیے بوقتِ تہجد دعائیں نہیں کرتا اُسے مارنے کا کوئی حق نہیں) آپ کی محنت وخلوص کا اثر تھا کہ طلباء آپ کو چھوڑ کر نہیں جاتے تھے، نیز آپ خوددار و مستقل مزاج بھی تھے، حج وعمرے بھی ماشاءاللہ خوب کیے، رفقاء سے بہت مختصر کلام کرتے۔

# رزق بقدر مقدر!

محمد معاویہ

بنی اسرائیل کا ایک شخص وقت کے پیغمبر کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ذی روح وہی کھاتا ہے جو اس کے نصیب میں ہوتا ہے۔ تو بتائیں کہ یہ میرے ہاتھ میں دانہ کس کے نصیب میں ہے؟ انہوں نے وحی کے ذریعے بتادیا کہ وہاں سے بہت دور فلاں علاقہ میں ایک پرندہ ہے یہ دانہ اس کے نصیب میں ہے۔ اس آدمی نے ان کا مذاق اڑایا اور وہ دانہ اپنے منہ میں ڈال لیا۔ وہ دانہ اس کے گلے میں پھنس گیا۔ نہ وہ اسے نگل اور نہ ہی اگل سکتا ہے۔ بہت پریشان ہوا۔ مختلف طبیبوں سے علاج کرایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پھر کسی آدمی نے اسے بتایا کہ فلاں علاقے میں (وہی علاقہ جہاں وہ پرندہ تھا) ایک ماہر طبیب ہے تم اس کے پاس جاؤ شاید وہ تمہارا علاج کردے۔ وہ شخص اس طبیب کے پاس پہنچا تاکہ اس سے علاج کروائے۔ جب اس طبیب نے اس کے حلق سے وہ دانہ نکالا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ جب تم یہ دانہ پھینکنے لگو تو مجھے ضرور دکھانا۔ وہ طبیب اسے باہر لے گیا اور ایک کنارہ پر دانہ ڈال دیا۔ ابھی وہ پھینک کر پیچھے ہٹے ہی تھے کہ اچانک وہی پرندہ (جس کے بارے میں وقت کے نبی نے پیشین گوئی کی تھی) آیا اور وہ دانہ اٹھا کر لے گیا۔ یہ دیکھ کر وہ آدمی حیران رہ گیا وہ نبی پر ایمان لے آیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر جاندار کا رزق اللہ رب العزت اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مقرر فرمادیتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقها'' کہ ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمانا ہے اور کوئی بھی جاندار اپنے نصیب سے نہ تو کم کھا سکتا ہے نہ زیادہ۔ حضورﷺ فرماتے ہیں کہ: ''الا وان نفساً لن تموت حتیٰ تستکمل رزقها'' کہ کوئی جاندار اپنے رزق کو پورا کرنے سے پہلے ہرگز نہیں مرے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ مال کی حرص، دنیا کی محبت کے بجائے اپنے آپ کو عبادت میں لگائیں اور اپنی ہمت وقوت زیادہ سے زیادہ دین کی سربلندی میں صرف کریں۔ کیونکہ رزق تو مل ہی جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''نحن نرزقکم وایاهم'' کہ ہم نے تمہیں بھی رزق دینا ہے اور تمہاری اولاد کو بھی۔ لیکن عبادت اور آخرت کی فکر بغیر محنت کے ناممکن ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے رزق کا ذمہ اپنے ہاتھ میں لیا ہے تاکہ میرے بندے زیادہ سے زیادہ عبادت میں محنت کریں۔

ارشاد خداوندی ہے کہ: ''وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون'' کہ میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ مال وزر کی محبت کے لئے نہیں۔ بزرگ فرماتے ہیں: ''رزق بقدر مقدر، عبادت بقدر مشقت'' رزق اتنا ہی ملنا ہے جتنا نصیب میں ہے۔ لیکن عبادت اتنی حاصل ہوگی جتنی مشقت برداشت کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ہمت وطاقت کو دنیا کی بجائے دین کے کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

# جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

## بلوچستان میں عشرہ محرم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی تحریک پر صوبائی دارالحکومت کے تمام مکاتب فکر کے ممتاز اور جید علماء کرام نے محرم الحرام میں امن وامان کے قیام کے لئے ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد کرنے کا اعلان کیا۔ علماء نے قرار دیا کہ ملک کے حالات انتہائی پرآشوب ہیں۔ بھارت مسلسل پاکستان کے خلاف مسلح جارحیت کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ اس وقت علماء کا فرض ہے وہ ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کریں۔

اپیل کرنے والوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد، مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی، جامع مسجد سنہری کے خطیب مولانا قاری عبداللہ منیر، جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن کے خطیب قاری عبدالرحیم رحیمی، جامع مسجد صابری کے خطیب علامہ افتخار احمد حبیبی، ممتاز شیعہ عالم دین علامہ شیخ یعقوب علی توسلی، جامعہ امامیہ کے پرنسپل علامہ محمد جمعہ اسدی، امام جمعہ علامہ مہدی نجفی، امیر اہل سنت علامہ عباس قادری، مولانا علی محمد ابوتراب، مفتاح العلوم کے شیخ القرآن مولانا عبدالباقی، جامع مطلع العلوم کے شیخ الحدیث مولانا غلام غوث آربانوی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد یوسف نقشبندی، جامع مسجد نورانی کے خطیب سید نورالدین ہاشمی، جامع مسجد اقصیٰ نواں کلی کے خطیب مولانا رحمت اللہ موسیٰ خیل، پیر سید نقیب اللہ آغا، صاحبزادہ عبدالقدوس ساسولی، جماعت اہل سنت کے رہنما آغا سید حبیب اللہ شاہ چشتی، جامع مسجد طوبیٰ کے خطیب مفتی عبدالرزاق مردان زئی، مفتی محمد احمد خان، صاحبزادہ احسان الحق حقانی شامل ہیں۔

علماء نے عشرہ محرم الحرام میں خاتم النبیین رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ کے نواسہ سیدنا حضرت امام حسینؓ کو تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اتحاد اور یکجہتی کی فضاء میں خراج عقیدت پیش کیا۔ کسی مسلمان کی دل آزاری نہ کی۔ علماء کرام اور ذاکرین فروعی اور اختلافی مسائل کو نہ چھیڑا۔ بلکہ اپنے خطبوں اور وعظوں میں رواداری اور اتحاد امت پر خصوصی زور دیا۔ توحید باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ، عقیدہ ختم نبوت ﷺ، عظمت صحابہؓ فضائل اہل بیت اطہارؓ اور واقعات کربلا بیان ہوئے۔ انہوں نے اپیل کی کہ ہر ایسے قول وفعل سے اجتناب کیا جائے جس سے ان ذوات مقدسہ کی بالواسطہ تنقیص یا اہانت کا شائبہ ہو۔

تمام مسالک کے علماء کرام اور پیروکار اپنے مسلک کو نہ چھوڑیں اور نہ ہی کسی اور کے مسلک کو چھیڑو پر سختی سے کاربند رہیں۔ لہٰذا علماء امن وآشتی کے لئے حکومت انتظامیہ اور پولیس سے مکمل تعاون کریں اور عوام اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور ایسے عناصر پر کڑی نگاہ رکھیں جو امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔

## عالمی مجلس گنمبٹ کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک عید ملن پارٹی کا پروگرام جامع مسجد رحمانی فاروق اعظم چوک میں منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خاص حضرت مولانا عبدالرحیم پٹھان صاحب تھے۔ انہوں نے اپنے خصوصی بیان میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ رحمت کائنات ﷺ والے نورانی اعمال کے بغیر دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب نہیں ہوسکتی۔ قادیانی فتنہ سے بائیکاٹ کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہر مسلمان کو عقیدہ ختم نبوت کے کام کو کرنا ہے اور نبی کے دشمن قادیانیوں کا پوری دنیا میں تعاقب کرنا ہے۔ انہوں نے مزید اپنے بیان میں فرمایا کہ باطل قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے۔ قادیانیت کے خاتمے تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

آخر میں انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ناموس رسالت کا کام کرنے والوں پر اللہ رب العزت کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ دنیا کی زندگی عارضی ہے۔ آخرت کی ابدی زندگی کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔ ہر مسلمان کو عقیدہ ختم نبوت کے باغیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں سے امت مسلمہ کو بچانے کے لئے بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ پروگرام کی صدارت حکیم عبدالواحد بروہی صاحب نے کی۔ جمعیت علماء اسلام، جمعیت طلباء اسلام اور ختم نبوت کے رضا کاروں نے پروگرام میں شرکت کی اور تعاون کیا۔

## سزائے موت کا قانون

صدر پاکستان آصف علی زرداری نے سزائے موت کا قانون ختم نہ کرنے کے بارے میں وزارت داخلہ کے ذریعہ ہوم سیکرٹری پنجاب، سرحد، سندھ، بلوچستان چاروں صوبوں سے فوری رپورٹ طلب کر لی ہے۔ اس کی اطلاع وزارت داخلہ کی سیکشن آفیسر حنا خان نے ایک مراسلہ کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو دی ہے۔ جنہوں نے ایک یادداشت کے ذریعہ صدر مملکت سے مطالبہ کیا تھا کہ ملک بھر میں امن وامان کے تحفظ کے پیش نظر سزائے موت کا قانون ختم نہ کیا جائے۔ جب کہ توہین رسالت قانون کے تحت مجرم کو صرف اور صرف سزائے موت ہی دی جاسکتی ہے۔ توہین رسالت قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے۔ قرآنی سزاؤں قصاص حدود کو برقرار رکھا جائے۔

قرآن پاک کے مطابق صدر پاکستان اور وزیراعظم سزائے موت معاف کرنے کے مجاز نہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حق مقتول کے وارثوں کو دیا ہے۔ اگر سزائے موت ختم کردی جائے تو ہر طرف قتل وغارت گری کا بازار گرم ہو جائے گا۔ کیونکہ قبائلی علاقوں میں ہر قسم کا اسلحہ گولہ بارود مل جاتا ہے اور افغانستان سے جدید اسلحہ پاکستان میں عام ہے۔ جب کہ غیر مسلم قادیانیوں، مرزائیوں، احمدیوں کے پاس بہت اسلحہ ہے۔ جس کی وہ نمائش کرتے رہتے ہیں۔ جس کے پیش نظر سزائے موت کا قانون برقرار رکھا جائے۔

# تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ادارہ!

**مجالس نفیس**: مرتب: مولانا شیراز شورکوٹی: صفحات: ۲۲۴: قیمت: درج نہیں: ناشر و ملنے کا پتہ: مکتبہ شیخ لدھیانوی کہروڑپکا ضلع لودھراں!

جامع باب العلوم کہروڑپکا کے ناظم حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کے خطبات حکیم العصر، مجالس حکیم العصر و دیگر معیاری کتب شائع کیں اور اپنے ادارہ کا نام مکتبہ شیخ لدھیانوی رکھا۔انہوں نے حال ہی میں مجالس نفیس کے نام سے کتاب شائع کی ہے۔ جو حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔اس پر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہ سے مقدمہ تحریر فرمایا۔ فاضل اجل حضرت مولانا نعیم الدین کا حضرت سید نفیسؒ کے سوانحی خاکہ پر مشتمل ضخیم مضمون جو تیس صفحات پر محیط ہے شامل کتاب کیا گیا ہے۔اس کے بعد رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ کی ۱۸ مجالس پر مشتمل حضرت شاہ صاحبؒ کے ارشاد کردہ ملفوظات کو جمع کیا گیا ہے۔ واقفین جانتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے نام کی طرح تمام کام نفیس تھے۔ مجالس نفیس، کلام نفیس، خط نفیس، ملفوظات نفیس، معلومات نفیس، زندگی کے شب و روز نفیس، گفتار و کردار نفیس۔اس نفیس معلومات کے سمندر بے بہاء کی یہ پہلی قسط ہے۔ جو اس کتاب پر مشتمل ہے۔اس کے جامع و مرتب مولانا مفتی شیراز شورکوٹی نے کمال احتیاط سے انہیں آبدار موتیوں کی مالا میں پرودیا ہے۔مکتبہ شیخ لدھیانوی نے طباعت و کاغذ و جلد بندی، ٹائٹل میں بھی ذوق نفیس کا عملی ثبوت دیا ہے۔ پند و نصائح، شریعت و طریقت، سیاست و مذہب، ادب و تاریخ کی نادر معلومات کا بے بیش بہاء خزانہ یہ کتاب ہے۔ تبصرہ نگار نے جب شروع کیا تو کتاب نے ایسا گرفت میں لیا کہ جب تک کتاب مکمل نہیں پڑھ لی ادھر ادھر جھانکنے کا بھی موقع نہیں ملا۔ پڑھیں تو آپ بھی جھوم اٹھیں گے۔ کاش اس کی مزید جلدیں بھی جلد شائع ہوجائیں تو صاحب ذوق حضرات کی بے قراری کا سامان ہوجائے۔

**خطبات امیر شریعتؒ**: ترتیب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی: صفحات: ۲۱۶: قیمت: ۱۶۰: ناشر: مکتبہ ختم نبوت بیرون بوہڑ گیٹ ملتان!

زیر تبصرہ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی و امیر، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرتب کیا ہے۔ شاہ جیؒ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ اسلام کی گذشتہ پانچ صدیوں نے اتنا بڑا خطیب پیش نہیں کیا۔ آغا شورش کشمیریؒ فرماتے تھے کہ شاہ جیؒ جب قرآن پڑھتے تو فضاء میں اڑتے ہوئے پرندے ٹھہر کر ان کا قرآن سنتے۔ دریاؤں اور سمندروں کی موجیں گوش برآواز ہوتیں۔ انسان تو انسان حیوانات پر ان کے قرآن پڑھنے سے وجد کی کیفیت طاہر ہوجاتی۔ مرتب نے شاہ جیؒ کی تقاریر کو تخریج اور حوالہ جات کی تصحیح کے ساتھ نہایت آب و تاب سے شائع کیا ہے۔

# صلی اللہ علیہ وسلم

مدح تیری لکھنے کی صاحب ﷺ
کوشش ناتمام کررہا ہوں میں
لفظ جتنے بھی معتبر ملے
سب تیرے نام کررہا ہوں میں

درود تجھ پر سلام تجھ پر
حبیب خدا لکھ رہا ہوں میں
تو سب سے اعلیٰ تو سب سے اکمل
افضل البشر لکھ رہا ہوں میں

سارے نبی بنے تیرے مقتدی
امام الانبیاء لکھ رہا ہوں میں
خلق میں اول نبوت میں آخر
خاتم الانبیاء لکھ رہا ہوں میں

تیرا اخلاق، تیرا کردار، تیری گفتار
خلق قران لکھ رہا ہوں میں
تو بیکسوں کا رہبر تو غمزدوں کا والی
رحمت دوجہاں لکھ رہا ہوں میں

جو نہ مانے ہوگا مردود دو جہاں میں
شفیع المذنبین لکھ رہا ہوں میں
ختم نبوت کا ستارہ چمکتا ہی رہے گا
قادیانیوں کو کافر لکھ رہا ہوں میں

ہمت ہوئی تمام اب تو کہہ دے اعجاز
سمندر کا قطرہ لکھ رہا ہوں میں
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
سب نے یہی لکھا یہی لکھ رہا ہوں میں

اعجاز احمد خان سنگھانوی

## جملہ ارباب مدارس اہل علم علماء و طلباء کیلئے خوشخبری

# تحفۃ المدارس

۲ جلد

دارالعلوم دیوبند اور پاکستان بھر کے معروف مدارس
اور اکابرین کے مقابر کی یادگار رنگین تصاویر کے ساتھ

قطب العالم مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ❖ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ ❖ حکیم الامت مجدد الملت تھانویؒ
شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ ❖ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ
استاذ العلماء مولانا خیر محمد صاحبؒ ❖ مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ
شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ ❖ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحبؒ

جیسے اکابرین رحمہم اللہ کے ارشادات وتجربات کا مرقع

- ❖ کیا آپ مدارس کا مزاج اور نصب العین جانتے ہیں؟
- ❖ اکابر کا کیا کمال تھا کہ انکے مدارس کا فیض آج بھی جاری ہے؟
- ❖ دارالعلوم دیوبند کی تاسیس کیسے ہوئی جس کیلئے نصرت خداوندی کارفرما رہی کہ آج بھی اسکا فیض جاری ہے۔
- ❖ اہل مدارس کو ہر معاملہ میں کس اخلاق وکمال کی ضرورت ہے؟
- ❖ بانیان مدارس کا فقید المثال کردار کیا تھا؟
- ❖ مدیر و مہتمم کے کیا اوصاف ہونے چاہئیں؟
- ❖ مدیر کے حقوق وفرائض کیا ہیں؟
- ❖ شعبہ مالیات میں ہمارے اکابر کی کیا احتیاط تھی؟
- ❖ چندہ کے سلسلہ میں کیسے شریعت کی پاسداری کی جاسکتی ہے؟
- ❖ کیا موجودہ دور میں چندہ کا باوقار طریقہ اپنایا جاسکتا ہے؟
- ❖ علماء خود چندہ کرسکتے ہیں یا نہیں؟
- ❖ حصول چندہ کا صحیح طریقہ کیا ہے؟
- ❖ امراء سے تعلق کی شرعی حدود کیا ہیں؟
- ❖ ہمارے اکابر کی شان استغناء کیسی تھی؟
- ❖ مدرسین اور طلبا سے مدیر کا برتاؤ کیسا ہونا چاہیے؟
- ❖ کسی بھی اختلافی امور میں اکابر کا طرز عمل کیا تھا؟
- ❖ موجودہ دور میں اہل علم و ارباب مدارس کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟
- ❖ اسلاف نے حصول علم کیلئے کیا کیا مجاہدات کئے ہیں؟
- ❖ مدرسین و معلمین قرآن کیلئے کیا شرعی احکام ہیں؟
- ❖ حق الخدمت کے بارہ میں اکابر کا نکتہ نظر کیا تھا؟
- ❖ طلبا کو سزا و تادیب کے شرعی احکام کیا ہیں؟
- ❖ ہمارے اسلاف نے اہل علم کو کیا نصائح کی ہیں؟
- ❖ اہل مدارس کیلئے اصلاح نفس کیوں ضروری ہے؟
- ❖ علم نبوت کیساتھ نور نبوت کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے؟
- ❖ اہل اللہ ومشائخ کی صحبت واصلاح نفس کیوں فرض کے درجہ میں ہے؟
- ❖ ہر دور کے اہل علم نے کس طرح اصلاح نفس کا اہتمام کیا؟
- ❖ جن اہل مدارس کا فیض جاری ہوا ان کا طرہ امتیاز کیا تھا؟
- ❖ اہل علم کیلئے کامل بننے کا طریقہ کیا ہے؟
- ❖ صحبت صالح کے آداب وشرائط کیا ہیں؟
- ❖ ایک بڑے عالم نے کیسے اپنے شاگرد سے اصلاحی تعلق قائم کیا؟
- ❖ گنگوہ دیوبند اور تھانہ بھون کے ماحول کی کیا تاثیر تھی؟
- ❖ اعمال باطنہ کی اصلاح کے بغیر علم کا فیض ناممکن کیوں؟
- ❖ مدارس کے طلباء کو مدرسہ میں کس طرح رہنا چاہیے؟
- ❖ اساتذہ کے حقوق اور ان کے آداب کا تقاضہ کیا ہے؟
- ❖ علم میں برکت کیلئے کیا دستور العمل اپنایا جائے؟
- ❖ حقیقی طالب علم کے کیا اوصاف ہونے چاہئیں؟
- ❖ مطالعہ کتب کا صحیح طریقہ کیا ہے؟
- ❖ طلبا کے سیاست میں آنے کے مفاسد کیا ہیں؟
- ❖ موجودہ دور کے طلبا اپنے وقت کی قدر کیسے کرسکتے ہیں؟
- ❖ اساتذہ کی خدمت کے کیا ثمرات وبرکات ہیں؟
- ❖ اسلاف اہل علم نے طلبا کو کیا نصائح کی ہیں؟
- ❖ مجالس علم کے آداب وتقاضے کیا ہیں؟

اس طرح کے بیسیوں اہم بنیادی سوالوں کے جوابات پر مشتمل ایک مستند دستاویز ''تحفۃ المدارس'' جو موجودہ دور میں ارباب مدارس کیلئے ایک مشعل راہ ہے جس کی روشنی میں چلتے ہوئے ہم بھی صحیح انداز میں خدمت دین کرسکتے ہیں۔ ان شاء اللہ اس کتاب کا مطالعہ ارباب مدارس مدرسین اور طلباء کیلئے روحانی انقلاب کا ذریعہ ہوگا اور ہر معاملہ میں اکابر کا طرز عمل اور ذوق معلوم ہوگا اور یہی چیز ہماری کامیابی کی کلید ہے۔

صرف فون کیجئے اور گھر بیٹھے بذریعہ ڈاک رعایتی قیمت پر حاصل کیجئے

**ادارہ تالیفات اشرفیہ** چوک فوارہ ملتان پاکستان

(0092-61-4540513-4519240 Mob: 0322-6180738

Email:taleefat@mul.wol.net.pk Ishaq90@hotmail.com

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

ختم نبوت زندہ باد

ہفتہ 11 اپریل 2009

اسلام زندہ باد

# تاریخی عظیم الشان ختمِ نبوّت کانفرنس ﷺ لاہور

زیرِ صدارت

خواجہ خواجگان حضرت مولانا قطب الاقطاب مخدوم المشائخ خواجہ خان محمدؒ صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

مہمانِ خصوصی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب دامت برکاتہم

نائب امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

## عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت لاہور

قیمت فی شمارہ -/10 روپے

قیمت سالانہ -/100 روپے